www.alqalamonline.com

القلم پشاور
ہفت روزہ
529
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

اَلَمْ تَرَ

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔۔۔ لا الہ الا اللہ۔۔۔۔۔ یہ ہوگیا سب سے افضل ذکر۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

''ذکر اللہ'' کہتے ہیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے بہترین اور افضل طریقہ ''لاالہ الا اللہ'' ہے۔۔۔۔۔ یہ سوچ کر پڑھیں تو دل نور سے بھر جاتا ہے۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

یاد کسے کہتے ہیں؟ یاد کہتے ہیں ''دل جوڑنے'' کو۔۔۔۔۔ ہمارے دل پر جب کوئی چھا جائے۔۔۔۔۔ دل پر جب کوئی نقش ہو جائے۔۔۔۔۔ دل پر جب کوئی رک جائے تو یہ کہتے ہیں کہ فلاں ہمیں بہت یاد آرہا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کی سچی یاد چاہیے تو زبان کے ساتھ دل سے بھی پڑھیے۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

ذکر یعنی ''یاد'' ایک خفیہ چیز ہے۔۔۔۔۔ ایک آدمی آپ کے سامنے بیٹھا ہے وہ آپ کو دیکھ رہا ہے، آپ سے بول رہا ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کے دل پر کوئی اور سوار ہے۔۔۔۔۔ آپ دوربین لگا کر بھی نہیں دیکھ سکتے کہ وہ کس سے دل کو جوڑے بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے تو ''ذکر'' سب سے افضل عبادت ہے کیونکہ اس میں رازداری ہے۔۔۔۔۔ یہ خفیہ تعلق ہے۔۔۔۔۔ یہ اندر کی دوستی اور یاری ہے۔۔۔۔۔ اس میں دکھاوا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ یہ بڑا گہرا عمل ہے۔۔۔۔۔ کبھی دل و دماغ کو سب سے کاٹ کر ایک اللہ تعالیٰ سے جوڑ کر تو دیکھیں پھر تو کوئی اور نظر ہی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ صرف اللہ، صرف اللہ، صرف اللہ

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

آپ جس کو پوری توجہ سے یاد کریں گے۔۔۔۔۔ اس کا اثر آپ پر آجائے گا۔۔۔۔۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔۔۔۔۔ اچھے لذیذ کھانوں کی یاد سے بھوک چمکتی ہے۔۔۔۔۔ منہ میں پانی آتا ہے۔۔۔۔۔ حرص بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔ کوئی گندی غلیظ اور بدبودار چیز کو یاد کریں تو دل متلانے لگتا ہے۔۔۔۔۔ کبھی الٹی آنے لگتی ہے اور طبیعت پر گھن چھا جاتی ہے۔۔۔۔۔ شہوت والی چیزوں کو یاد کریں تو طبیعت اکھڑنے لگتی ہے۔۔۔۔۔ گندے نغموں اور گانوں کو یاد کریں تو طبیعت بہکنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

''یاد'' کا مطلب ''یاد'' ہے۔۔۔۔۔ دل پر مکمل چھا جانا۔۔۔۔۔

اب اندازہ لگائیں کہ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے انسان پر کیسے اثرات پڑتے ہیں۔۔۔۔۔ نہ ان جیسا کوئی حسین۔۔۔۔۔ نہ ان جیسا کوئی عظیم، نہ ان جیسا کوئی کامل، نہ ان جیسا کوئی محسن، نہ ان جیسا کوئی محبوب۔۔۔۔۔ اسی لئے تو ''ذکر اللہ'' کرنے والے حسن میں رہنے والے بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔ عظمتوں میں بسنے والے بن جاتے ہیں۔۔۔۔۔ سخاوتوں میں نہائے جاتے ہیں، احسان میں چمکنے لگتے ہیں اور محبتوں میں مہکنے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ ان کا اپنا کمال نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ یہ ذکر اللہ جو ان کے دل میں اترتا ہے۔۔۔۔۔ وہ سارا رنگ اسی کا ہوتا ہے۔

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

انسان کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات میں سب سے افضل اور سب سے اشرف ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کتنی ہیں؟ کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ کوئی جان سکتا ہے؟۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوقات جو نظر آرہی ہیں۔۔۔۔۔ اور وہ مخلوقات جو ہم سے پوشیدہ ہیں۔۔۔۔۔ ان سب میں بڑے رتبے والا۔۔۔۔۔ ''انسان'' ہے۔۔۔۔۔ ساری دنیا مل کر بھی ایک ''انسان'' نہیں بنا سکتی۔۔۔۔۔ سائنسدان بہت زور لگا رہے ہیں۔۔۔۔۔ طرح طرح کے روبوٹ بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔ جو کچھ نہیں بنا سکتے ان پر فلمیں بنا کر دل کو تسلی دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ مگر یہ ایک عام سا انسان نہیں بنا سکتے۔۔۔۔۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خفیہ اور بہت سی ظاہری طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔۔۔۔۔ انسان کی ایک بڑی طاقت۔۔۔۔۔ ''انکار'' کی طاقت ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا۔۔۔۔۔

انسان جس چیز کی دل سے نفی کردے وہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔۔۔۔۔ کوئی انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو اور شیر کی نفی کردے۔۔۔۔۔ یعنی دل میں اس کا خوف نہ آنے دے تو شیر بھی اس کے پاؤں چاٹنے لگتا ہے۔۔۔۔۔ ایسا تاریخ میں کئی بار ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ جو لوگ سانپ کا خوف دل سے نکال دیتے ہیں۔۔۔۔۔ سانپ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔۔۔ کئی لوگ ستاروں سے ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔ کوئی سورج سے ڈرتا ہے اور کوئی چاند سے۔۔۔۔۔ ہر وقت طرح طرح کے حساب اور زائچے بنا کر خوف کے پھندے میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر جو ان چیزوں سے نہیں ڈرتے ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ انسان کی یہ ''قوت انکار'' جس قدر بڑھتی جاتی ہے وہ اسی قدر طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ذکر اللہ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ مان کر اس کی یاد میں ڈوب جانا۔۔۔۔۔ یہ انسان کی قوت اور طاقت کا اصل راز ہے۔

حضرات صحابہ کرام کو دیکھ لیں۔۔۔۔۔ دریاؤں اور سمندروں میں گھوڑے ڈال دیئے۔۔۔۔۔ ہواؤں کا رخ پھیر دیا۔۔۔۔۔ آگ کو ٹھنڈا بنا دیا۔۔۔۔۔ ان کی طاقت کیا تھی؟۔۔۔۔۔ یہی انکار کی طاقت۔۔۔۔۔ اور اس طاقت کو پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ

''لا الہ'' ہم نہیں مانتے کسی بھی معبود کو۔۔۔۔۔ کسی بھی طاقت کو ''الا اللہ'' سوائے ایک اللہ کے۔۔۔۔۔ ''غار حرا'' سے یہ کلمہ اترا تو بالکل ''اکیلا'' تھا۔۔۔۔۔ ہر طرف اس کلمے کے دشمن تھے۔۔۔۔۔ اگر حکم یہ ہوتا کہ آپ یہ کلمہ پڑھتے رہیں تو مشکل کام نہ تھا۔۔۔۔۔ روح محمد ﷺ تو ہمیشہ سے یہی کلمہ پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر حکم تھا اب اس کلمہ کا ''اعلان'' کرنا ہے۔۔۔۔۔ اور یہ کلمہ مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلانا ہے، چلانا ہے۔۔۔۔۔ یہ بہت بھاری ذمہ داری تھی۔۔۔۔۔ اگر کسی اور پر ڈالی جاتی تو وہ سنتے ہی بوجھ سے مر جاتا۔۔۔۔۔ اور اس کا سینہ پھٹ جاتا مگر یہ سینہ حضرت آقا مدنی ﷺ کا تھا۔۔۔۔۔ پسینے میں تو ڈوب گیا مگر مرجھایا نہیں۔۔۔۔۔ مشرکین کے لئے ''لاالہ الا اللہ'' ایک ایسی گالی تھی جسے وہ ہرگز برداشت نہ کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ ان کے نزدیک ''لاالہ الا اللہ'' ایک ایسا جرم تھا جس کی سزا موت سے کم کوئی نہ تھی۔۔۔۔۔ مگر مشرک کیا کرتے؟۔۔۔۔۔ جو شخص کلمہ پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کلمہ اس کے دل میں اترا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور جس دل میں کلمہ اترا ہوا ہو۔۔۔۔۔ اس دل کو شکست نہیں دی جا سکتی۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ''کلمہ'' کا اعلان شروع ہوا۔۔۔۔۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔۔۔ مگر کلمہ ہر اندھیرے کی نفی کرتا ہے۔۔۔۔۔ جب نفی ہوئی تو اندھیرے بھاگ گئے۔۔۔۔۔ ہر طرف مایوسی تھی۔۔۔۔۔ مگر کلمہ ہر مایوسی کی نفی کرتا ہے۔۔۔۔۔ جب نفی ہوئی تو مایوسی بھاگ گئی۔۔۔۔۔ شیطان کی حکومت کا زمانہ ختم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ''لاالہ الا اللہ'' میدان میں اتر آیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ ہمیشہ کے لئے مکمل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ ''محمد رسول اللہ'' کو لازمی طور پر جوڑ دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ تاکہ اگر کوئی پوچھے کہ ''لا الہ الا اللہ'' تک ہم کیسے پہنچیں گے تو فرمایا گیا ''محمد رسول اللہ'' کے ذریعے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کا بس ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے ''لاالہ الا اللہ''۔۔۔۔۔ اور ''لا الہ الا اللہ'' کو پانے کا بس ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے ''محمد رسول اللہ''۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہ مبارک کلمہ۔۔۔۔۔ خود ایک طاقت ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے ''ابوجہل'' کی شرکیہ حکومت اس کو نہ روک سکی۔۔۔۔۔ کلمہ بڑھتا گیا۔۔۔۔۔ کچھ عرصہ صبر کے ساتھ، تحمل کے ساتھ یہ اپنا راستہ بناتا گیا۔۔۔۔۔ اور پھر جب ''کلمہ والے'' گھروں کو چھوڑ کر وفا کے امتحان میں کامیاب ہوگئے تو۔۔۔۔۔ کلمہ طیبہ۔۔۔۔۔ جہاد فی سبیل اللہ کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔۔۔۔۔ حضرت آقا مدنی ﷺ نے اعلان فرمایا:

امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کو قبول کر لیں۔۔۔۔۔ اب کلمہ تھا اور جہاد۔۔۔۔۔ سبحان اللہ! زمین کا رنگ بدلنے لگا۔۔۔۔۔ کلمہ چارسو گونجنے لگا۔۔۔۔۔ بدر، احد سے لے کر تبوک اور موتہ تک۔۔۔۔۔ اب کلمہ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوا۔۔۔۔۔ اور آج تک وہ وہاں فاتح ہے۔۔۔۔۔

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مسلمان جس قدر اس کلمہ کے قریب آتا ہے۔۔۔۔۔ اسی قدر بلندی پاتا ہے۔۔۔۔۔ عزت و مرتبہ پاتا ہے۔۔۔۔۔ فتح وسعادت پاتا ہے۔۔۔۔۔ اور جس قدر اس کلمہ سے دور ہوتا ہے اسی قدر ذلتوں میں گرتا ہے۔۔۔۔۔ قرآن مجید نے ہمیں کلمہ طیبہ کے ذریعے قوت انکار سکھائی۔۔۔۔۔ فرعون کا تذکرہ کیوں فرمایا؟۔۔۔۔۔ قارون کا انجام کس لئے بیان فرمایا؟۔۔۔۔۔ مشرکین مکہ کا نقشہ کس لئے کھینچا؟۔۔۔۔۔ اسی لئے تاکہ ہم ہر فرعون کا انکار کریں۔۔۔۔۔ فرعون کوئی بھی نام رکھ کر آجائے۔۔۔۔۔ وہ کوئی بھی کھال اوڑھ کر آجائے۔۔۔۔۔ ظلم کے جو بھی تیشے اٹھا کر آجائے۔۔۔۔۔ فرعون روئے زمین کی ایک کفریہ ایٹمی طاقت کا نام تھا۔۔۔۔۔ قرآن مجید میں جھانک کر دیکھ لیجئے۔۔۔۔۔ مگر ہمیں یہ نہیں سکھایا گیا کہ ہم فرعون کو مان لیا کریں۔۔۔۔۔ فرعون کے اتحادی بن جایا کریں۔۔۔۔۔ فرعون کی بندگی کیا کریں۔۔۔۔۔ قارون روئے زمین کی کفریہ اقتصادی اور معاشی طاقت کا نام تھا۔۔۔۔۔ حکم دیا گیا کہ نہ اس جیسا بنو اور نہ اسے کامیاب سمجھو۔۔۔۔۔ ہر قارون اپنی دولت سمیت اسی طرح تاریخ کے غار میں دفن ہوگیا۔۔۔۔۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا قارون ہوا۔۔۔۔۔

''لا الہ الا اللہ'' والے کل بھی کامیاب رہے۔۔۔۔۔ اور ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔۔۔۔۔

> ذکر یعنی ''یاد'' ایک خفیہ چیز ہے۔۔۔۔۔ ایک آدمی آپ کے سامنے بیٹھا ہے وہ آپ کو دیکھ رہا ہے، آپ سے بول رہا ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کے دل پر کوئی اور سوار ہے۔۔۔۔۔ آپ دوربین لگا کر بھی نہیں دیکھ سکتے کہ وہ کس سے دل کو جوڑے بیٹھا ہے۔۔۔۔۔

''لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ''

کلمہ سکھانے اور سمجھانے کے لئے قرآن مجید نازل ہوا۔۔۔۔۔ انسان کی آنکھیں کمزور ہیں۔۔۔۔۔ ظاہری مناظر دیکھ کر وہ دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔ تب قرآن پاک آتا ہے اور آنکھوں سے دھوکے کی پٹی نوچ کر پھینک دیتا ہے۔۔۔۔۔ مکہ کے طاقتور مشرک سازش کر رہے تھے کہ۔۔۔۔۔ حضرت محمد ﷺ اور آپ کے رفقاء کو ختم کردیں۔۔۔۔۔ چالیس، پچاس افراد ہیں۔۔۔۔۔ عربوں کے اصول کے مطابق زیادہ سے زیادہ خون بہا یعنی دیت ہی دینی پڑے گی۔۔۔۔۔ یہ مشورے روز ہوتے۔۔۔۔۔ روز تلواریں اور دانت تیز کئے جاتے۔۔۔۔۔ روز خوفزدہ کرنے والی خبریں اڑائی جاتیں۔۔۔۔۔ روز راستوں میں رکاوٹیں اور کانٹے بچھائے جاتے۔۔۔۔۔ ظاہری آنکھیں یہ دیکھ رہیں تھی کہ۔۔۔۔۔ اسلام اور مسلمان دونوں کا بچنا بالکل بالکل ناممکن ہے۔۔۔۔۔ بس پانچ دس منٹ کی تلوار بازی ہوگی اور پھر کلمہ پڑھنے والا ایک بھی نہ بچے گا۔۔۔۔۔ ہر تجزیہ نگار یہی تجزیہ پیش کر رہا تھا اور کچھ لوگ مسلمانوں کو ڈرانے میں مشغول تھے کہ۔۔۔۔۔ اسلام چھوڑو تو جان بچے گی ورنہ مارے جاؤ گے۔۔۔۔۔ تب آسمان سے وحی کڑکی

اَلَمْ تَرَ۔۔۔۔۔ اَلَمْ تَرَ۔۔۔۔۔ اَلَمْ تَرَ۔۔۔۔۔

کیا تم نے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

سبحان اللہ! عجیب الفاظ ہیں۔۔۔۔۔ آنکھوں کی چربی پگھلانے والے۔۔۔۔۔ آنکھوں کا دھوکہ دھونے والے۔۔۔۔۔ آنکھوں کا رخ حقیقت کی طرف پھیرنے والے۔۔۔۔۔ ارے تم ابھی ابوجہل کی طاقت دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔ تم صرف مکہ والوں کی عسکری قوت ناپ رہے ہو۔۔۔۔۔ تم ابھی قریش کے جنگی جنون کو دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔ تم ابھی مسلمانوں کی قلت اور کمزوری دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔ چھوڑو ان سب چیزوں کو۔۔۔۔۔

آؤ دیکھو! آؤ دیکھو! آؤ دیکھو

کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ

تمہارے رب نے ہاتھی والے لشکر کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔۔۔

سبحان اللہ! آنکھوں کا رخ زمین سے آسمان کی طرف ہوگیا۔۔۔۔۔ دھوکے سے حقیقت کی طرف ہوگیا۔۔۔۔۔ اندھیرے سے روشنی کی طرف ہوگیا۔۔۔۔۔ مایوسی سے امید کی طرف ہوگیا۔۔۔۔۔ اب ہاتھی نہیں بلکہ ابابیل طاقتور نظر آرہے ہیں۔۔۔۔۔

اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر طاقت کی نفی دل میں اتر رہی ہے

لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ، لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آج کچھ اور لکھنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔۔ محبوب مالک کا شکر کہ ''افضل الذکر'' کی شان لکھنے میں لگا دیا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ کلمہ نصیب فرمائے۔۔۔۔۔ اور اسی پر موت دے اور آپ سب کو بھی یہ کلمہ ہمیشہ کے لئے نصیب فرمادے۔۔۔۔۔

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔☆

> قرآن مجید نے ہمیں کلمہ طیبہ کے ذریعے قوت انکار سکھائی۔۔۔۔۔ فرعون کا تذکرہ کیوں فرمایا؟۔۔۔۔۔ قارون کا انجام کس لئے بیان فرمایا؟۔۔۔۔۔ مشرکین مکہ کا نقشہ کس لئے کھینچا؟۔۔۔۔۔ اسی لئے تاکہ ہم ہر فرعون کا انکار کریں۔۔۔۔۔

اچھے شوق، کامیابی کی ضمانت

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد
l.maqsood313@yahoo.com

شوق، شوق ہوتا ہے اور انسان اپنے شوق کی کوئی بھی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے، اسی لیے بڑے کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھے شوق مانگا کرو۔ نماز کا شوق، مسنون روزوں کا شوق، اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کا شوق، راہِ خدا میں اپنی جان کھپا دینے کا شوق، غریبوں، ضعیفوں اور کمزوروں کی مدد کرنے کا شوق، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے پیارے مالک جل شانہ کے سامنے آنسو بہانے اور اپنے گناہوں پر استغفار کرنے کا شوق اور ایسے دیگر اچھے اچھے کاموں کا شوق۔

اچھا شوق مل جانا، یہ توفیق الٰہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے بڑے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ نیکی کا شوق، جذبہ اور توفیق، اسباب کے محتاج نہیں ہوتے۔ یہ اس رب تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں، جو خود مسبب الاسباب ہے۔ اسباب اور وسائل اس کے اشارہ کُن کے محتاج ہیں۔ اُس کی طرف سے جب نیکی کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے تو اسباب و وسائل کے بند دروازے خود بخود کھلنے لگتے ہیں اور منزلیں خود مسافر کو پکارتی ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ سے اچھے شوق مانگنا ضروری ہے، ویسے ہی بُرے شوق سے اللہ تعالیٰ کی پناہ بھی ہمیشہ مانگتے رہنا چاہئے۔ گناہ بڑا ہو یا چھوٹا وہ آگ ہے اور عقلمند انسان جیسے آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہے، ویسے ہی چنگاریوں سے بھی بچتا ہے۔ گانے بجانے کا شوق، بدنظری کا شوق، غیبت، جھوٹ اور بیکار زبان چلانے کا شوق، بُرے خیالات اور وساوس پالنے کا شوق، دوسروں کا مال ناحق کھانے کا شوق، نمازیں چھوڑنے کا شوق اور لغویات میں اپنی زندگی کے قیمتی اوقات برباد کرنے کا شوق، یہ سب تباہی کے راستے ہیں۔ یہ گندے اور غلیظ شوق جب تک انسان کی دنیا اور آخرت تباہ نہ کر ڈالے، تب تک یہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ انسان اپنی جیب سے قیمت ادا کرکے یہ غلیظ شوق پالتا ہے اور پھر یہ شوق اُس کو برباد کرکے چھوڑتے ہیں۔

جب بُرے شوق انسان کے حواس پر چھا جائیں تو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تباہی سے نہیں بچا سکتا، یہ جادو جب سر چڑھ کر بولتا ہے تو اچھے اچھے ذہین اور سمجھدار لوگ خود اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کا سامان کرلیتے ہیں، تب کوئی نصیحت کی بات کام دیتی ہے، نہ ہی عبرت کا کوئی واقعہ کارگر ہوتا ہے۔ حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیہ کے مواعظ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک جواری، جوا کھیل رہا تھا۔ داؤ چل رہا تھا کہ اتنے میں گھر سے اطلاع آئی کہ اکلوتا بیٹا شدید بیمار ہے، طبیعت سخت خراب ہے، جلدی گھر پہنچو۔ اس نے جواب دیا کہ ابھی آیا اور پھر جوئے میں مصروف ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر سخت تقاضے کا پیغام پہنچا کہ حالت بہت ہی نازک ہے اور سانس اُکھڑ رہی ہے، جلدی آو، لیکن اس کے دل ودماغ پر تو جوے کی نحوست سوار تھی، اس نے پھر کہا کہ ابھی آیا اور جوئے میں لگا رہا۔ اتنے میں خبر آگئی کہ بیٹا چل بسا۔ اب سر پیٹنے اور واویلا کرنے لگا، لیکن اب کیا ہوسکتا تھا؟ یہ برے شوق انسان کو ایسے ہی تباہ کردیتے ہیں اور پتہ تب چلتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔

''پانی سر سے گزر جانا'' تو ایک عام سا محاورہ ہے، لیکن کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ دنیا کے کاموں میں تو معاملہ ہاتھ سے نکل جائے اور بگڑا کام، بن نہ سکے تو پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے اور اب نقصان کی تلافی ممکن نہیں رہتی، لیکن آخرت کے معاملے رب رحمان جل شانہ نے اتنا کرم فرمایا ہے کہ جب تک دم میں دم ہے، سانس چل رہی ہے، حواس سلامت ہیں اور انسان ہوش میں ہے تو پانی سر سے نہیں گزرا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ کوئی شخص کتنا بدکردار کیوں نہ ہو اور اس نے اپنی عمرِ عزیز کو کتنے ہی بیکار اور فضول کاموں میں کیوں نہ برباد کیا ہو، وہ صبح واپس آنا چاہے تو آسکتا ہے، شام کو واپس آنا چاہے تو آسکتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ دل ندامت سے رو رہا ہو اور آنکھیں بھی آنسو بہا رہی ہوں۔ یہ میں تو نہیں کہہ رہا، آپ کا قرآن عالی شان اعلان کررہا ہے!

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ، ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا، انہ ھو الغفور الرحیم [الزمر:53]

ترجمہ: کہہ دو کہ: ''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کررکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ یقین جانو! اللہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔

آپ نے وہ حدیث پاک تو سن رکھی ہوگی، جس میں رحمت دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

فطوبی لعبد جعلہ اللّٰہ مفتاحا للخیر مغلاقا للشر. وویل لعبد جعلہ اللّٰہ مفتاحا للشر مغلاقا للخیر ۔ (سنن ابن ماجہ، باب من کان مفتاحا للخیر)

''خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ تعالیٰ خیر کے کاموں کے لیے ''چابی'' بنادیں اور برائی کے کاموں کے لیے ''تالا'' بنادیں۔ اور تباہی ہے اس شخص کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کے کاموں کے لیے ''چابی'' بنادیں اور بھلائی کے کاموں کے لیے ''تالا'' بنادیں''۔

چابی کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام اس سے پھیلا اور یہ اُن کا ذریعہ بن جائے، جب کہ تالا بننے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ذریعے یہ کام رک جائیں اور یہ ان کی رکاوٹ بن جائے۔

اب آپ غور فرمائیں کہ وہ لوگ جو نیک کاموں کا ذریعہ بنتے ہیں، کیسے کیسے ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟ بسا اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ خود ان کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے ذریعے کس طرح کے سلسلے چل رہے ہیں اور وہ کن کن بھلائیوں کا سبب بن رہے ہیں۔

اسی طرح وہ لوگ جو برائی پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں، وہ خود بھی بسا اوقات نہیں جانتے کہ ان کے ذریعے کہاں کہاں شر پھیل رہا ہے۔ آپ اس کی سادہ سی مثال دیکھنا چاہیں تو موجودہ حالات پر ایک نظر ڈال لیں۔

ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو مشکل سے مشکل حالات میں، سخت سے سخت رکاوٹیں عبور کرکے دشمنان اسلام کے عزائم کو خاک میں ملا رہے ہیں۔ ان کے شوق اور ولولے کے سامنے چٹانیں جھک جاتی ہیں اور سمندر سمٹ جاتے ہیں۔ ان کے ایمانی جذبوں کے ذریعے دنیا بھر کے سیکیورٹی نظام فیل ہوجاتے ہیں اور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے والے اپنے ہی ائیربیسز کے اندر چوہوں کی طرح مارے جاتے ہیں۔ اگر آپ انٹرنیٹ پر دشمن کی تیاریوں اور ہتھیاروں کی تفاصیل پڑھیں تو پسینے چھوٹ جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے کے شوق ان باتوں سے ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ سچے پیروکار خوفزدہ تو کیا ہوتے، ان کا ایمان مزید جوش مارتا ہے اور یہ بزبان حال اور بزبان قال یہ کہتے ہیں:

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

(ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کام بنانے والا ہے)

اب آئیں دوسرے مزاج کے لوگوں کی طرف۔ یہ لوگ کفار کو خوش کرنے کے شوقین ہوتے ہیں۔ ان کو معلوم بھی ہوتا ہے کہ یہ دینی جذبات رکھنے والے مخلص مسلمان اُن کے خلاف نہیں، اُن کے ملکوں اور سلطنتوں کے خلاف نہیں، یہ عہدے اور منصب کے خواہش رکھتے ہیں اور نہ مال و دولت کے حریص، لیکن یہ لوگ، جو بدقسمتی سے مسلمانوں کے حکمران طبقے میں، ہر جگہ ہی زیادہ ہیں، اپنا شوق پورا کرنے کے لیے دینی ذہن رکھنے والوں کو ستاتے ہیں، اُنہیں دربدر کرتے ہیں اور بنیادی انسانی حقوق تک سے اُنہیں محروم کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانی کا شوق رکھنے والوں کو تو خوش ہونا چاہئے کہ اُن سے نیکیاں پھیل رہی ہیں اور برائیاں ختم ہورہی ہیں۔ کفر کا رعب اور دبدبہ اُن سے ٹوٹ رہا ہے اور منافقین اُن سے خوفزدہ ہیں۔ انہی کی برکت سے لاکھوں انسانوں تک اسلام اور قرآن کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو تو زبانِ نبوت سے بشارت مل چکی ہے کہ ان کے لیے ''طوبیٰ'' ہے۔ جانتے بھی ہیں ''طوبیٰ'' کیا ہے؟ مفسرین کرام نے قرآن مجید کی سورۃ الرعد کی آیت نمبر 29 کی تفسیر میں اس کی بہت تفصیل لکھی ہے۔ بس خلاصہ یوں سمجھ لیں کہ ''طوبیٰ'' میں دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں اور خوشیاں جمع ہوگئی ہیں اور یہ دونوں جہانوں میں خوش حالی اور کامیابی کا نام ہے۔

جو لوگ آج اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور سمجھنے کے باوجود صرف عہدے اور منصب کے لیے بیگناہ لوگوں کو ستا رہے ہیں اور نیکی کے کاموں کو بند کرنے کے درپے ہیں، اُنہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ ان کا یہ عہدہ اور منصب ہمیشہ رہیگا اور نہ ہی ان کے چاہنے سے دین کا کوئی کام ختم ہوجائیگا، لیکن ضرور اُس ''ویل'' کے مستحق ہوں گے، جس کی وعید پہلے حدیث پاک میں گزر چکی ہے۔ ''ویل'' کسے کہتے ہیں؟ عظیم مفسر حضرت سعد ابن مسیب فرماتے ہیں کہ ''ویل'' جہنم میں ایک وادی ہے۔ اگر اس میں جہنم کے پہاڑ بھی جلائے جائیں تو وہ ریت بن جائیں یا شدتِ حرارت سے بالکل پگھل کر پانی کی طرح بہہ جائیں۔ امام بغویؒ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''ویل'' جہنم میں ایک وادی ہے کہ کافر اس میں چالیس برس تک اُترتا چلا جائیگا۔ (تفسیری مظہری)

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اچھا شوق دیا ہے، اُنہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس پر بھرپور عمل کرنا چاہئے کہ نیکی کا شوق اور داعیہ بندہ مومن کے دل میں مہمان ہوتا ہے۔ انسان جس مہمان کا اکرام کرتا ہے اور اُس کی خدمت کرتا ہے، وہ مہمان اتنا ہی زیادہ آتا ہے اور جس مہمان کے ساتھ انسان بے اکرامی اور بدتمیزی کا معاملہ کرے، وہ روٹھ جاتا ہے اور دوبارہ نہیں آتا۔ اسی طرح جب انسان نیکی کا شوق پیدا ہونے پر، اُس پر عمل بھی کرلیتا ہے تو یہ شوق پختہ ہوجاتا ہے اور بار بار عمل پر اُبھارتا ہے، لیکن اگر دل میں نیکی کا شوق تو آگیا، مگر اس پر عمل نہیں کیا، ٹال مٹول سے کام لیا تو پھر یہ ذوق و شوق زیادہ عرصہ نہیں رہتا اور بہت جلد انسان نیکی کے اس جذبے سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔

آئیں! اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں کہ وہ ہمیں نیکی کے کاموں کا شوق اور توفیق نصیب فرمائے اور بُرے کاموں سے ہمیں دلی نفرت عطا فرمائے۔ آمین

اظہار تعزیت

بھائی حاجی محمد اقبال (منتظم حیدرآباد) کی والدہ محترمہ، قاری حامد (شجاع آباد) کے والد محترم اور تحفظ ختم نبوۃ ڈیرہ غازیخان کے امیر مولانا محمد علی صدیقی کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ
و ادارہ القلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفحہ ہدایت

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

پچھلی تاریخ پر نظر ڈالو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ان کو سمجھانے کے لئے دوسری مثال دیتا ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ ''ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا'' کہ دیکھ لیجئے کون یہاں زیادہ بہتر جگہ پر، عزت کی جگہ پر رہ رہا ہے اور کون زیادہ نظر میں بہتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اچھا ذرا آخرت تو دور ہے، اس کو وہاں جا کر دیکھو گے، پچھلی تاریخ پر نظر ڈالو، ابھی کل کی بات ہے۔

''کم اھلکنا قبلھم من قرن'' کتنی ہم نے ایسی نسلوں کو، ایسی قوموں کو اور ایسی بستیوں کو تباہ کردیا ''ھم احسن اثاثا ورئیا'' جو اپنے اثاث و سامان، یہاں ''اثاث'' کا ترجمہ فرنیچر بھی کیا جاسکتا ہے تو اس فرنیچر میں اور سامان آرائش میں اور دیکھنے میں کہیں بہتر تھے۔

اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب چیزوں کے باوجود ان کو ہلاک کرسکتا ہے اور کچھ کام نہیں آئیں وہ چیزیں، تو پھر اس عالم کے ختم ہونے کے بعد اس نئے عالم کے شروع ہونے کے بعد کیا کام آئیں گی؟ اگر کام آئیں تو ان ہی کے کام آئیں ''وھم احسن اثاثا ورئیا'' وہ سامان میں۔ اب دیکھئے وہ زمانہ زیادہ سامان کا نہیں تھا لیکن قرآن مجید ابدی کتاب ہے آج ''اثاث'' کی بڑی اہمیت ہے، پہلے اثاث کی اتنی اہمیت نہیں تھی۔

تمہارے پاس یہ ہے کہ نہیں؟ تمہارے یہاں ایئرکنڈیشن ہے کہ نہیں، تمہارے یہاں کرسیاں کتنی ہیں، میزیں کتنی ہیں؟ تمہارا ڈرائنگ روم کیسا ہے؟ ڈرائنگ روم دیکھنے میں سجا ہوا ہے کہ نہیں؟ اس سے آدمی کے مرتبہ کا اندازہ کیا جاتا ہے اور اس کو درجہ دیا جاتا ہے اور ڈرائنگ روم کیسا ہے، ڈرائنگ ہال کیسا ہے اور تمہارے یہاں باتھ روم اٹیچڈ ہے یا نہیں؟ کوئی مہمان آئے گا کہاں ٹھہرے گا؟ یہ سب چیزیں آج کل چل رہی ہیں۔

اثاث کی قدر و قیمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ھم احسن اثاثا ورئیا'' (جو بہتر تھے اثاث میں) جس وقت قرآن مجید نازل ہو رہا تھا ہمارا اندازہ ہے قیاس ہے کہ اس کے سننے والے جو عرب کے بادیہ نشین تھے، عرب کے محدود اثاث زندگی میں رہتے تھے وہ ''اثاث'' کی اہمیت اور ''اثاث'' کی قدر و قیمت اتنی نہیں سمجھ سکے ہوں گے، جتنی آج ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہم میں سامان آسائش کے لحاظ سے کون بہتر ہے، تو عربوں کے ذہن میں یہ آیا ہوگا کہ بھگونہ تھا کہ نہیں تھا، چولہا تھا کہ نہیں تھا، وہ برتن کچھ مکمل تھے کہ نہیں تھے کہ ان سے کھانا پکالیا جائے، یہی ان کی زندگی تھی، بادیہ کے رہنے والے اونٹ کا دودھ پینے والے اور اونٹ کا دودھ مل جائے اور روٹی ہو نہ ہو، کھجور کے ساتھ گذارا کرلیا کرتے، تو یہ ان کے کھانے پینے کا حال تھا اور گھروں کا حال۔ غرض کہ تمدن بہت ابتدائی حالت میں تھا۔ ''احسن اثاثا ورئیا'' ''اثاث'' جس کا ابھی ہم نے ترجمہ فرنیچر کیا ہے، اس کے لحاظ سے بھی بالکل اس عہد میں اس کی وسعت اور اس کی اہمیت اور اس کا مفہوم سمجھنا زیادہ آسان ہوگیا کہ یہ بتاؤ! ان میں کون اپنے سامان آرائش وسامان آسائش کے لحاظ سے بہتر تھا، کون دیکھنے میں بہتر تھا؟ کہ دیکھ کر آدمی مرعوب ہوجائے کہ..... اوہ..... اتنا سامان؟ تو کیا ہوا؟ ''واھلکنا قبلھم من قرن'' ہم نے ان بستیوں کو ایسے ہلاک کردیا جیسے کبھی کوئی چیز کام نہیں آئی۔ اس وقت ان کو خاک میں ملا دیا اور بالکل جھاڑو پھیر دی۔ (ان کے سامان کے لحاظ سے جھاڑو پھیرنے کو اب بھی مناسبت ہے) تو اس سامان پر ہم نے جھاڑو پھیر دی۔ بہت سی جھاڑوؤں پر ایسی جھاڑو پھیر دی کہ بہت سی جھاڑوئیں تھیں ان سب پر ہم نے ایک اپنی جھاڑو پھیر دی لمبی جھاڑو، سب گیا۔

کامیابی کا مادی نقطہ نظر

قرآن مجید کی نظر میں اس زندگی کی جس کی ابدیت پر یہ مادہ پرست ایمان لائے ہیں اور جس کو منفعت پرستوں اور لذت پرستوں نے اپنا مرکز اور معبود بنالیا ہے، صرف اتنی ہی حقیقت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ وہ ان پیمانوں اور پیمائشوں کو غلط اور بے بنیاد قرار دے کر (جن پر تنگ نظر ظاہر پرستوں اور اسباب کے گرفتاروں نے پورا اعتماد کر رکھا ہے اور اس سے بڑی توقعات اور آرزوئیں قائم کرلی ہیں) ایمانی پیمانوں کو قابل ترجیح اور معیار صحیح قرار دیتا ہے۔

اہل ایمان میں فواحش ومنکرات کا رواج

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة والله يعلم وانتم لا تعلمون

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے، ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ النور)

یہ آیت ایک معجزہ ہے، جس وقت یہ آیت ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشه في الذين آمنوا نازل ہوئی تھی، مدینہ طیبہ کے محدود معاشرے میں ایک خاص واقعہ پیش آیا تھا، اس واقعہ کا لوگ اپنی مجلسوں میں چرچا کرنے لگے۔ مجلسیں کتنی بڑی تھیں، وہ واقعہ کتنا بڑا تھا، کن افراد سے اس کا تعلق تھا، یہ ساری چیزیں ایسی تھیں کہ قرآن مجید کی اس آیت کی وسعت اس سے زیادہ تھی، وہ قرنوں سے بڑھ کر اور تاریخی اور جغرافیائی فاصلوں سے آگے بڑھ کر کچھ اور چاہتی تھی، آج ہم اس آیت کی تفسیر دیکھ رہے ہیں۔ ''ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا'' جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فواحش اور منکرات کی محبت کا رواج ہو، اس کا تصور آج صحافت، ٹیلی ویژن، ریڈیو کے اس دور میں ناولوں کے اس دور میں، پکچر اور فلم کی ترقی کے اس دور میں اور لٹریچر اور فلسفوں کے اس دور میں اس کی جیسی تفسیر نہیں بلکہ تصویر دیکھی جاسکتی ہے، کسی اور زمانہ میں مشکل ہے، مدینہ کے اس ماحول میں لوگوں نے ایمان بالغیب سے کام لیا ہوگا اور انہوں نے اس کا انطباق کیا ہوگا کسی مخصوص واقعہ پر، لیکن آج دنیا کی ساری طاقتیں جس طرح ''ان تشيع الفاحشة'' پر لگی ہوئی ہیں اس کا اس سے پہلے کیا اندازہ ہوسکتا تھا۔

ہمارے معاشرے میں تخریبی طاقتیں جس طرح اخلاقی انارکی اور بغاوت پھیلا رہی ہیں، ان کے پاس وہ وسائل ہیں جو رات کو دن اور دن کو رات ثابت کرسکتے ہیں، نور کو ظلمت اور ظلمت کو نور بنا سکتے ہیں۔

دنیا کی سیاسی، اقتصادی، اجتماعی تنظیمات سب کا حال یہی ہے، یورپ، امریکہ اور روس کی حکومتوں کو دیکھئے، اسی کے ساتھ مشرقی حکومتوں کو بھی دیکھئے کہ وہ فاسق الخیال فاسد المقصد، جن کے مقاصد تخریبی، جن کی زندگی فاسد، جن کے اخلاق خراب، جن کے افکار و خیالات فاسد، ان سبھوں نے ایک اجتماعی نظام بنالیا ہے اور وہ اجتماعی نظام قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کر رہا ہے، اس وقت صورت یہ ہے کہ اس گروہ کا جادو چل رہا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ابلاغ کے ذرائع ہیں جن کی تعریف قرآن نے ان الفاظ میں کی ہے:

''ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا'' (سورۃ النور)

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات صابری

شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ (وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ) تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ (ابوداود، بیہقی)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں ''القلم'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرنظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ''حلال وحرام'' سے ماخوذ ہے۔

شوہر اور بیوی کے حقوق اور ذمہ داریاں

سوال: مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ چار میں سے تین مذہب کا فیصلہ یہ ہے کہ بیوی کو گھریلو کام کرنا، نیز بچوں کی ضروری دیکھ بھال کرنا (دودھ پلانا، کپڑے پہنانا، نہلانا، ڈائپر وغیرہ تبدیل کرنا) ضروری نہیں بلکہ یہ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوکرانی رکھے یا یہ سب کام خود ہی کرے، بیوی کو ان معاملات میں شوہر کی اطاعت کرنا ضروری نہیں ہے، اس بارے میں قرآن وحدیث کے مطابق صحیح حکم کیا ہے؟

کیا یہ سب شوہر پر واجب ہے یا سنت؟ اس صورت میں کیا حکم ہے اگر کوئی نوکرانی دستیاب نہ ہو یا وسعت نہ ہو؟ کیا شوہر کو یہ سب خود کرنا چاہیے؟ کیا یہ ہمیشہ کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کپڑے، بستر دھوئے، اس کے کمرے، ٹوائلٹ کو صاف کرے اور اس کے لیے کھانا پکائے، جب ضروری ہو؟

ان سب میں سے کتنا بیوی پر واجب ہے، اس کے ماں ہونے کے ناطے اور گھر کی نگہبان ہونے کے ناطے؟ یہ اس کے بھی بچے ہیں، وہ کمرے میں رہتی ہے، بیت الخلاء کو استعمال کرتی ہے، بستر پر سوتی ہے، برتن میں کھانا کھاتی ہے، کیا ان ضروری کاموں میں حصہ بٹانا (اور بچہ کی دیکھ ریکھ کرنا) شوہر کے ساتھ اس پر ضروری ہے یا مستحب ہے؟ کیا شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کا تعاون کیا جائے؟

والسلام

الجواب و بالله التوفیق:

دین اسلام نے عورت اور مرد کے حقوق متعین کرنے میں جس درجہ عدل وانصاف کو ملحوظ رکھا ہے، اس کی نظیر دوسرے ادیان میں نہیں ملتی، دونوں صنفوں میں جس حد تک مساوات قائم کی جاسکتی تھی وہ اسلام نے قائم کردی ہے، لیکن اسلام اس مساوات کا قطعاً قائل نہیں ہے جو قانون فطرت اور دین شریعت کے خلاف ہو، ایک انسان ہونے کی حیثیت سے جیسے حقوق مرد کے ہیں ویسے ہی عورت کے بھی ہیں: ''ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف'' (بقرہ: ۲۲۸) (ترجمہ: اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق) تاہم مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے ''وللرجال علیھن درجة'' (السابق) (ترجمہ: اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے) چنانچہ عورت اور مرد میں فاضل و مفضول کا فطری تعلق تسلیم کر کے اسلام نے خاندان کی تنظیم حسب ذیل طریقہ پر کی ہے:

خاندان میں مرد کی حیثیت قوام کی ہے، یعنی وہ خاندان کا حاکم ہے، محافظ ہے، اخلاق و معاملات کا نگران ہے، اس کے بیوی بچوں پر اس کی اطاعت فرض ہے (بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دے) اور مرد پر خاندان کے لیے روزی کمانے اور ضروریات زندگی فراہم کرنے کی ذمے داری ہے: الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم (مرد عورتوں پر قوام ہیں، اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر عطا کی ہے اور اس بناء پر کہ وہ ان پر مہر ونفقہ کی صورت میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''الرجل راع علی اهله وهو مسئول'' ''ترجمہ: مرد اپنے بیوی بچوں کا نگران ہے اور اپنی رعیت میں اپنے عمل کے سلسلے میں وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہے، اسی طرح دین اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا ہے، یعنی کسب مال کی ذمے داری اگر شوہر پر ہے تو اس مال سے گھر کا انتظام و انصرام عورت کی ذمہ داری ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''المرأة راعية على اهل بيت زوجها وهي مسئولة''

ترجمہ: عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہی اپنی نگرانی میں اپنے عمل کے لیے جواب دہ ہے۔

اس مدلل تمہید کے بعد یہ واضح ہوجاتا ہے کہ نان ونفقہ، کسب معاش اور گھر سے باہر کی ذمے داری مرد پر اور اندرون خانہ امور کی انجام دہی عورت کے ذمے ہے، آپ ﷺ نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مابین تقسیم کار اس طرح فرمایا تھا:

حكم النبي صلى الله عليه وسلم بين ''علي بن ابي طالب'' وبين زوجته ''فاطمة'' حين اشتكيا اليه الخدمة فحكم على ''علي'' بالخدمة الظاهرة و حكم على ''فاطمة'' بالخدمة الباطنة خدمة البيت. وقال ابن حبيب: الخدمة الباطنة: العجين، والطبخ، والفرش، وكنس البيت، واستقاء الماء، وعمل البيت كله (من معين الشمائل: ۴۷)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کھانا بنانے، گھر کی صفائی ستھرائی اور دوسرے گھریلو کام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذمے تھے اور باہری کام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمے تھے، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تمام گھریلو کام عورت کے سر ڈال کر اس کا بالکل تعاون نہ کیا جائے بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کا تعاون کیا جائے، جیسا کہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی:

عن الاسود قال: سالت عائشة، ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته؟ قالت: كان في مهنة اهله تعني خدمة اهله۔ یعنی آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے کام میں ہوتے، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عورت کے کیے ہوئے کام پر تعریفی جملے کہے جائیں، اس کا شکریہ ادا کیا جائے، اس کو گھریلو کام کا مثل نوکرانی ذمے دار نہ سمجھا جائے بلکہ اس کو اس کی طرف سے احسان وتبرع تصور کیا جائے اور عورت کی خاندانی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا جائے کہ اگر عورت ایسے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کے یہاں کھانا وغیرہ نوکرانیاں بناتی ہیں یا کسی معقول عذر کی بناء پر عورت انکار کرتی ہے، تو شوہر اس کے لیے کھانے وغیرہ کا انتظام کرائے اور اگر عورت کا خاندانی معیار اس قدر بلند نہیں بلکہ اس کے یہاں گھر کی عورتیں ہی کھانا بناتی ہیں، جیسا کہ عموماً متوسط گھرانوں میں ہوتا ہے تو کھانا عورت کو ہی بنانا چاہیے، شامی میں ہے:

امتنعت المرأة من الطحن والخبزان كانت ممن لاتخدم او كان بها علة، فعليه ان يأتيها بطعام مهيأ والا بان كانت ممن تخدم نفسها وتقدر على ذلك لايجب عليه ولا يجوز لها اخذ الاجرة على ذلك لوجوبه عليها ديانة ولو شريفة (الدر مع الرد: ۵/۲۹۰، ۲۹۱، ط: زکریا)

ترجمہ: اگر عورت آٹا پیسنے اور پکانے سے انکار کرے اور وہ ان عورتوں میں سے ہو جو خود کام نہیں کرتیں یا اس کو کوئی عذر ہے، تو شوہر اس کے لیے تیار شدہ کھانے کا انتظام کرے اور اگر وہ ان عورتوں میں سے ہو جو خود ہی کام کرتی ہیں اور وہ اس کام پر قادر بھی ہے، تو شوہر پر تیار شدہ کھانے کا انتظام واجب نہیں، نیز بیوی کے لئے اس کام پر اجرت لینا بھی جائز نہیں، دیانۃً اس پر اس کام کے واجب ہونے کی وجہ سے اگرچہ وہ شریف خاندان کی ہو۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنہ

معارفِ نبوی

دیکھئے! شیطان نے حضور ﷺ کے نام پر لوگوں کو شرک کے نام پر کیسے گمراہ کیا؟ اور رسول اللہ ﷺ کی امت کو گمراہ کرنے کا کیسا طریقہ اختیار کیا، اگر کسی کو روکا جائے تو تاویلیں کریں گے لیکن خیر ہمارے سامنے تاویلیں کرلو آگے تاویلیں نہیں چلیں گی، مذاق نہیں ہے کہ جس بابے کے جی میں جو آئے کرتا رہے ''تلك حدود الله فلا تعتدوها، ومن يتعد حدود الله فاولئك هم الظلمون'' (بقرۃ: ۲۲۹) یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو شخص ان حدوں کو توڑے گا وہ ظالم کہلائے گا، رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی شبیہ بنالیتے ہیں اس پر کھڑے ہو کر درود وسلام پڑھتے ہیں، حماقت کی کوئی حد ہے اور یہ سب کر کے پھر اسی کو توڑ پھوڑ دیتے ہیں، شیعوں کی طرح بانس الگ کرلیے، پٹیاں الگ کرلیں، جھنڈیاں الگ کرلیں، کپڑے جدا کرلیے، اگلے سال پھر کام آئیں گے۔ لا حول ولا قوة الا بالله

اس روضے کی شبیہ بنا کر اس پر سلام پیش کیا جاتا ہے اور اپنے خیال میں بڑی عبادت کرتے ہیں، عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ شرک فی الرسالت ہے، تم نے گویا کراچی میں رسول اللہ ﷺ کا روضہ حاضر کرلیا، گویا حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر اب تمہیں جانے کی ضرورت نہیں رہ گئی، یہیں ایک کھلونا بنا کر اس کے سامنے درود شریف پڑھنا شروع کردیا، تو خیر میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ہے شرک فی العبادات، جو عبادتیں اللہ کی ذات عالی کے ساتھ مخصوص ہیں ان عبادتوں کو کسی غیر کے سامنے بجالانا یہ شرک ہے اور شرک بھی شرک جلی ہے بالکل کھلا ہوا شرک، یہ نہیں کہ اس میں تاویل ہوسکتی ہے۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی خاص صفات جو صرف اس کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، ان صفات کو کسی اور کے لئے ثابت کرنا یہ بھی شرک ہے، عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور بزرگ سے بزرگ تر اور ہمارے نبی کریم ﷺ تو سب سے عالی تر ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا نام ہے، جس طرح خدا صرف اللہ کو کہتے ہیں کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، یہ نام اسی کا ہے، بالکل اسی طرح عالم الغیب کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے، کسی دوسرے کے لئے نہیں بولا جاتا ہے یہ شرک فی الصفات ہے، اللہ کی صفات میں کسی کو شریک بنانا، اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیت سے پاک ہیں یہ نہیں کہ اس جگہ ہے اللہ اور اس جگہ نہیں، یہ کہہ ہی نہیں سکتے اس لئے کہ وہ ہر جگہ ہے لیکن کسی جگہ کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہاں خدا ہے، ہر جگہ ہے یعنی اپنے علم کے اعتبار سے اپنی قدرت کے اعتبار سے ہر جگہ خدا ہے اس کو حاضر ناظر کہتے ہیں۔

اب لوگوں نے اس میں بھی گھپلا شروع کردیا، رسول اللہ ﷺ روضۂ اطہر میں ہیں لیکن کہتے ہیں کہ حاضر ناظر ہیں، اور حاضر ناظر کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ جہاں ہم درود شریف پڑھنے لگیں وہاں حضور ﷺ آجاتے ہیں۔ نعوذ باللہ

چند دن پہلے مجھے ایک خط موصول ہوا اس میں مجھ سے سوال کیا گیا تھا، اس میں یہ لکھا تھا کہ یہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے اور ایک کرسی خالی رکھی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ کے لئے۔ شرم کرو، کچھ حیا کرو، تمہاری مجلسوں میں حضور ﷺ آتے ہیں کچھ حیا کرو، کتنی اذیت کی بات ہے؟ چہرے صاف ہیں، حضور ﷺ کی سنت کا مذاق اُڑاتے ہو، الٹ پلٹ نظمیں پڑھتے اور غلط سلط باتیں کرتے ہو اور نامعلوم کتنی غلط باتیں کرتے ہو، وہاں کہتے ہو حضور ﷺ تشریف لائیں گے؟

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لا یشرک باللہ شیئا جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا نہ کسی نبی کو نہ ولی کو، نہ جن کو نہ فرشتے کو، نہ کسی دیوی کو نہ پری کو، کسی کو بھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

میں عرض کر رہا تھا شرک کے ہم معنی کفر بھی ہے، کفر اور شرک لے کر جو شخص دنیا سے جائے گا اس کی بخشش نہیں ہوگی وہ دوزخ میں جائے گا اور جو شخص شرک اور کفر سے پاک گیا خواہ وہ کتنا ہی گناہ کار ہو، لیکن بالآخر وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا، جنت اس کے لئے واجب ہے۔ باقی جو اس نے گناہ کئے میں کئی دفعہ عرض کرچکا ہوں کہ اس کی دو صورتیں ہیں، اگر وہ توبہ کر کے مرا ہے ان سے تو ان شاء اللہ بغیر سزا کے جنت میں جائے گا اگر سچی توبہ کر کے مرا ہے، علماء سے پوچھ لو سچی توبہ کس کو کہتے ہیں اور اگر بغیر توبہ کے مرا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ان شاء اللہ عذب وان شاء غفر اگر چاہیں بخش دیں اور اگر چاہیں سزا دیں، لیکن بالآخر یہ بھی جنت میں داخل ہوگا ضرور داخل ہوگا جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو وہ بھی جنت میں جائے گا، جس کے دل میں رائی کے کسی حصے کے برابر ایمان ہو وہ بھی جنت میں ان شاء اللہ ضرور جائے گا، حتیٰ کہ اگر اتنا کمزور ایمان تھا کسی کے دل میں کہ اس کی خبر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں تھی حتیٰ کہ کراماً کاتبین فرشتوں کو بھی اس کا پتا نہیں تھا وہ بھی ان شاء اللہ جنت میں ضرور داخل ہوگا بالضرور داخل ہوگا، چاہے کتنی صدیوں کے بعد داخل ہو لیکن جنت میں داخل ہوگا۔

یہ ہیں دو چیزیں واجب کرنے والی، ایک شرک، یہ واجب کرنے والا ہے دوزخ کو اور ایک توحید کے ساتھ دنیا سے رخصت ہونا یہ واجب کرنے والا ہے جنت کو۔

☆.....☆.....☆

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

شمویل علیہ السلام

نام و نسب

عیلی کاہن کا زمانہ ختم ہوچکا تھا کہ قضاۃ میں سے ایک قاضی شمویل علیہ السلام کو منجانب اللہ منصب نبوت عطا ہوا اور وہ بنی اسرائیل کی رشد وہدایت کے لئے مامور ہوئے۔

بعض آثار میں مذکور ہے کہ جب حضرت الیسع علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو مصر وفلسطین کے درمیان بحیرہ روم پر آباد عمالقہ میں سے جالوت نامی جابر وظالم حکمران نے بنی اسرائیل کو مغلوب کر کے ان کی آبادیوں پر قبضہ کرلیا اور ان کے بہت سے سرداروں اور قبیلہ کے معزز لوگوں کو گرفتار کر کے ساتھ لے گیا اور باقی کو مقہور مغلوب کر کے ان پر خراج مقرر کردیا اور تورات کو بھی فنا کردیا۔ بنی اسرائیل کے لئے یہ ایسا نازک دور تھا کہ نہ کوئی نبی ورسول ان میں موجود تھا اور نہ سردار وامیر اور خاندان نبوت میں ایک حاملہ عورت کے علاوہ کوئی باقی نہ تھا مگر اس نکبت وادبار کی حالت میں خدائے تعالیٰ نے ان پر فضل وکرم فرمایا اور اس عورت کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا اس کا نام شمویل علیہ السلام رکھا گیا اور اس کی تربیت کا بار بنی اسرائیل کے ایک بزرگ نے اپنے ذمہ لیا۔ شمویل علیہ السلام نے ان سے تورات حفظ کی اور دینی تعلیم کے مدارج طے کئے اور جب سن رشد کو پہنچے تو تمام بنی اسرائیل میں ممتاز اور نمایاں نظر آنے لگے، آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا اور بنی اسرائیل کی رشد وہدایت پر مامور کیا۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۴۲)

مؤرخین کہتے ہیں کہ شمویل علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور ان کا نسب نامہ یہ ہے:

شمویل بن حنہ بن عاقر، عاقر سے اوپر کی کڑیاں مذکور نہیں ہیں اور مقاتل کی روایت کے مطابق یہ اضافہ ہے: شمویل بن بالی بن علقمہ بن یرخام بن یہو بن تہو بن صوف بن علقمہ بن ماحث بن عموص بن عزایا۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۲ ص ۵)

اشمویل عبرانی ہے اور عربی اس کا ترجمہ اسمٰعیل ہوتا ہے اور کثرت استعمال سے اشمویل، شمویل رہ گیا۔

بہر حال جب شمویل علیہ السلام کے زمانہ میں بھی عمالقہ کی دست برد اور ظالمانہ شرارتیں اسی طرح جاری رہیں، تو بنی اسرائیل نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہم پر ایک بادشاہ (حاکم) مقرر کریں جس کی قیادت میں ہم ظالموں کا مقابلہ کریں اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ دشمنوں کی لائی ہوئی مصیبت کا خاتمہ کردیں۔ تورات میں بنی اسرائیل کے اس مطالبہ کی کہ ''ہم پر ایک سلطان مقرر کردیجئے'' وجہ یہ بیان کی ہے:

''اور ایسا ہوا کہ جب سموئیل بوڑھا ہوگیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو مقرر کیا کہ اسرائیل کی عدالت کریں اور اس کے پہلوٹے کا نام یوایل تھا اور اس کے دوسرے بیٹے کا نام ابیاہ۔ وہ دونوں بیرسبع میں قاضی تھے پر اس کے بیٹے اس کی راہ پر نہ چلے بلکہ نفع کی پیروی کرتے اور رشوت لیتے اور عدالت میں طرفداری کرتے تھے، تب سارے اسرائیلی بزرگ جمع ہوکے راستہ میں سموئیل کے پاس آئے اور اسے کہا: دیکھ تو بوڑھا ہوا اور تیرے بیٹے تیری راہ پر نہیں چلتے، اب کسی کو ہمارا بادشاہ مقرر کر جو ہم پر حکومت کیا کرے جیسا کہ سب قوموں میں ہے۔'' (سموئیل باب ۸ آیات ۴۴-۶ باب ۹)

اور آگے چل کر لکھا ہے کہ سموئیل کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور انہوں نے فرمایا کہ اگر تم پر بادشاہ مقرر ہو گیا تو وہ سب کو اپنا خادم اور غلام بنالے گا، لیکن بنی اسرائیل کا اصرار بڑھتا ہی رہا اور آخر سموئیل نے خدا سے دعاء مانگ کر بنیامین کی نسل میں سے ساؤل (طالوت) نامی ایک شخص کو بادشاہ مقرر کردیا جو نہایت وجیہ وشکیل اور قوی ہیکل تھا۔

ثعلبی نے طالوت کا نسب نامہ اس طرح بیان کیا ہے: ساؤل بن قیش بن افیل بن صارو بن تحورت بن افیح بن انیس بن بنیامین بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۶)

لیکن قرآن عزیز نے بنی اسرائیل کے اس مطالبہ پر حضرت سموئیل علیہ السلام کا جو جواب نقل کیا ہے وہ اس سے جدا اور بنی اسرائیل کی عادات وخصائل کے عین مطابق ہے۔

قرآن عزیز میں ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت سموئیل علیہ السلام سے بادشاہ کے تقرر کا مطالبہ کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ خوف ہے کہ ایسا نہ ہو جب تم پر کوئی بادشاہ مقرر کردیا جائے اور وہ تم کو دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جہاد کا حکم دے تو تم بزدل ثابت ہو اور جہاد سے انکار کر جاؤ، بنی اسرائیل نے بڑی قوت کے ساتھ جواب دیا: یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم جہاد سے انکار کردیں جبکہ ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ ہم کو دشمنوں نے بہت زیادہ ذلیل کردیا ہے انہوں نے ہم کو ہمارے گھروں سے نکالا اور ہماری اولاد کو قید کیا۔''

جب حضرت سموئیل علیہ السلام نے اتمام حجت کرلیا تو اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کیا۔ حق تعالیٰ نے ان کو مطلع فرمایا کہ بنی اسرائیل کی درخواست منظور ہوئی اور ہم نے طالوت کو جو علمی اور جسمانی دونوں لحاظ سے تم میں نمایاں ہے، تم پر بادشاہ مقرر کردیا۔ بنی اسرائیل نے جب یہ سنا تو منہ بنانے لگے اور ناگواری سے کہنے لگے: یہ شخص تو غریب ہے مالدار تک نہیں ہے یہ کس طرح ہمارا بادشاہ ہوسکتا ہے اور دراصل بادشاہت کے لائق تو ہم ہیں، ہم میں سے کسی کو مقرر کیجئے۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد..... صحیح بخاری

حدیث ۳۱۶: اکیلے سفر کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تنہا سفر کرنے کا جو نقصان مجھے معلوم ہے وہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے تو کوئی سوار بھی رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں مدینہ طیبہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں، اس لیے اگر کوئی میرے ساتھ جلدی جانا چاہے تو وہ جلدی جاسکتا ہے۔

حدیث ۳۱۷: دوران سفر تیز چلنا

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے بتایا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی حجۃ الوداع میں رفتار کے متعلق پوچھا گیا...... یحییٰ کہتے ہیں کہ عروہ نے کہا: میں یہ گفتگو سن رہا تھا (یحییٰ کہتے ہیں) لیکن مجھ سے یہ ساقط ہوگیا...... تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ درمیانی چال سے چلتے تھے اور جب وسیع میدان پاتے تو اپنی سواری کو دوڑا دیتے۔

حدیث ۳۱۸: دوران سفر تیز چلنا

حضرت اسلم سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ کے راستے میں تھا کہ انہیں صفیہ بنت ابوعبید کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی۔ اس دوران وہ تیز رفتار سے چلے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے بعد اپنی سواری سے اُترے اور مغرب و عشاء دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا کیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ کو سفر کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو مؤخر کردیتے، پھر مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

حدیث ۳۱۹: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ آدمی کی نیند، کھانے پینے اور دیگر معمولات میں رکاوٹ کا باعث ہے، اس لیے مسافر جب اپنا کام پورا کرلے تو اسے جلدی گھر واپس آجانا چاہیے۔

حدیث ۳۲۰: جب کسی کو سواری کے لیے گھوڑا دے دیا بعد ازاں اسے فروخت ہوتا دیکھے (تو کیا کرے؟)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو فی سبیل اللہ گھوڑا دیا، پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے اسے خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم اسے مت خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

حدیث ۳۲۱: جب کسی کو سواری کے لیے گھوڑا دے دیا بعد ازاں اسے فروخت ہوتا دیکھے (تو کیا کرے؟)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دیا۔ پھر جس کے پاس گھوڑا تھا، اس نے اسے فروخت کرنا چاہا یا اسے بالکل کمزور کردیا، اس بنا پر میں نے اسے خرید لینے کا ارادہ کیا۔ مجھے یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کردے گا۔ میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مت خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے، کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے خود ہی چاٹتا ہے۔

حدیث ۳۲۲: والدین کی اجازت سے جہاد کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خدمت کرنے میں خوب محنت کر (یہی تیرا جہاد ہے)۔

☆.....☆.....☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم ... قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 18 تا 24 ربیع الثانی 1437ھ بمطابق 29 جنوری تا 4 فروری 2016ء | 11

اللّٰھم

میدان جنگ میں ثابت قدمی کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَا مَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَo

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر۔

طالبان حملوں میں 13 کمانڈوز سمیت 91 ہلاکتیں

مجاہدین کی ہٹ اینڈ رن پالیسی سے کٹھ پتلی حکومت سخت پریشان

امریکی ڈرون حملے و بمباری میں 25 افراد شہید

روسی سفارتخانے کے قریب افغان انٹیلی جنس چینل "طلوع نیوز" کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا، سوار تمام مخبر و مفسد ہلاک، حملہ مجاہدین پر جھوٹے الزامات کا انتقام ہے

ہلمند کے 3 اضلاع پر طالبان کے قبضے کا خطرہ ہے، جب فورسز کسی ایک ضلع میں پہنچتی ہیں تو طالبان دوسرے پر حملہ کر دیتے ہیں، ترجمان صوبائی گورنر کا اعتراف

لشکر گاہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں دھماکہ، اعلیٰ پولیس افسر سمیت 6 اہلکار ہلاک، کنڑ میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے افغان فوجی ٹینک تباہ، 4 اہلکار جل مرے

مجاہدین نے صوبہ نیمروز میں سنائپر حملے میں 3 افغان فوجی ٹھکانے لگا دیئے، ننگرہار میں 4، قندھار میں 3 اور صوبہ جوزجان میں 15، لشکر گاہ میں 5 اہلکار نشانہ بنے

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) مجاہدین کی افغان کٹھ پتلی فورسز پر کاری ضربوں کا سلسلہ جاری، طالبان کی "ہٹ اینڈ رن" پالیسی سے کٹھ پتلی حکومت شدید پریشانی کا شکار، کابل میں افغان انٹیلی جنس چینل "طلوع نیوز" کی گاڑی پر فدائی حملہ، سوار تمام مخبر، اور مفسد ہلاک، امارت اسلامیہ میں مجاہدین نے دیگر حملوں، فدائی کارروائیوں میں 13 افغان کمانڈوز سمیت 91 پولیس اور فوجی اہلکاروں کو ٹھکانے لگا دیا، 2 فوجی گاڑیاں اور 3 ٹینک بھی تباہ، پاک افغان سرحد کے قریب صوبہ پکتیا کے علاقے گومل میں امریکی ڈرون حملوں اور جیٹ طیاروں کی بمباری سے 25 افراد شہید ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے کابل شہر میں روسی سفارتخانے کے قریب افغان انٹیلی جنس چینل طلوع نیوز کی گاڑی پر فدائی حملہ سرانجام دیا۔ طلوع نیوز نامی کفری انٹیلی جنس سروس چینل کے کارکنوں کی کوسٹر گاڑی سے امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے کابل شہر کے دارالامان کے علاقے میں بارود بھری گاڑی ٹکرا دی۔ اس کامیاب فدائی حملے میں طلوع نیوز کارکنوں کی کوسٹر گاڑی مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوئی اور اس میں سوار تمام مخبر، مفسد اور بدکار عورتیں ہلاک ہوئیں۔ طلوع نیوز پر ہونے والا حملہ اس خبیث ادارے کی جانب سے شدید اسلام دشمنی، درحقیقت افغانی ثقافت کا مذاق اڑانا اور (صفحہ 6 بقیہ 1)

عراق: ایک سال میں 18 ہزار 800 شہری تشدد کارروائیوں کی بھینٹ چڑھے

سروے رپورٹ

زیادہ اموات بغداد میں ہوئیں جہاں عام شہریوں کو سب سے زیادہ ریموٹ کنٹرول بموں کے ذریعے نشانہ بنایا گیا، 32 لاکھ افراد بے گھر بھی ہوئے

عراق میں تعینات برطانوی فوجیوں کیخلاف غیر قانونی ہلاکتوں کے معاملات کی تحقیقات ختم، عراق ہسٹورک الیگیشن ٹیم کو مزید تحقیقات نہ کرنیکا فیصلہ

(صفحہ 6 بقیہ 2)

فلسطین: اسرائیل کی 150 ایکڑ اراضی کو قبضے میں لینے کی تیاریاں مکمل

لڑکی سمیت 3 فلسطینی شہید

مقبوضہ مغربی کنارے کی وادی اردن کے جنوبی علاقے جریکو میں واقع یہ زمین زیادہ تر زرعی رقبے پر مشتمل ہے، 2014ء کے بعد صہیونیوں کی طرف سے فلسطینی زمین پر یہ بڑا قبضہ ہوگا

اناطوط میں دہشتگرد صہیونی فورسز کی فائرنگ سے نوجوان فلسطینی لڑکی شہید، انتفاضہ کے مقاصد کے حصول تک اسے جاری رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائیگا، حماس

بیت المقدس (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) صہیونی فورسز کی دہشتگرد کارروائیوں کا سلسلہ جاری، مغربی کنارے میں چاقو حملے کا الزام لگا کر فلسطینی لڑکی کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا، اسرائیل نے جریکو میں فلسطینیوں کی 150 ایکڑ اراضی کو سرکاری تحویل میں لینے کی تیاریاں مکمل کر لیں جبکہ دوسری جانب حماس اور جہاد اسلامی کا تحریک انتفاضہ کو جاری رکھنے کا اعلان۔ تفصیلات کے مطابق اسرائیل کی حکومت نے مقبوضہ مغربی کنارے میں وادی اردن کے جنوبی علاقے جریکو میں 150 ایکڑ اراضی کو سرکاری تحویل میں لینے کی تیاریاں مکمل کر لیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مذکورہ اراضی جو زیادہ تر زرعی رقبے پر مشتمل ہے (صفحہ 6 بقیہ 3)

امریکا، فائرنگ سے 2 افراد زخمی، بم کی اطلاع پر درجنوں اسکول بند

چار ریاستوں میں بم کی اطلاع پر سکول بند کئے گئے، 26 سکولوں کو فون پر بم کی دھمکی ملی

راولپنڈی (نیٹ نیوز) میساچوسٹس کے سب وے اسٹیشن پر فائرنگ سے 2 افراد زخمی ہو گئے جبکہ امریکا کی 4 ریاستوں میں بم کی موجودگی کی اطلاع پر درجنوں اسکول بند کر دیے گئے تفصیلات کے (صفحہ 6 بقیہ 4)

مرکز عثمانؓ و علیؓ میں ماہ جنوری کا دوسرا دورہ تربیہ اختتام پذیر

پنجاب اور ملک بھر سے 170 شرکاء کی شرکت، اہل علم نے اصلاحی دروس دیئے

جامعۃ النور کراچی میں بھی دورہ تربیہ جاری، دورہ تربیہ کا نصاب امیر المجاہدین نے مرتب فرمایا

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمان و علی میں ماہ جنوری کا دوسرا دورہ تربیہ کامیابی کے ساتھ گزشتہ ہفتے اختتام پذیر ہو گیا۔ دورہ تربیہ کے شرکاء کی تعداد ایک سو ستر سے زائد تھی، جو پنجاب اور ملک کے دیگر صوبوں کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے تھے۔ دورہ تربیہ کے دوران مختلف اہل علم کے تربیتی و اصلاحی (صفحہ 6 بقیہ 5)

بہاولپور، دورہ تفسیر اور اساسیہ شروع، 37 افراد کی شرکت

دورہ تفسیر میں 600 کے قریب جہاد سے متعلق آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے

دورہ اساسیہ کا دورانیہ دو ہفتے ہے، اس میں دین کے ابتدائی ضروری احکامات سکھائے جاتے ہیں

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمان و علی میں دورہ تفسیر اور دورہ اساسیہ شروع جس میں 37 افراد شریک ہیں۔ دورہ تفسیر میں قرآن کریم کی چھ سو کے قریب ان آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے (صفحہ 6 بقیہ 6)

سانحہ کنڈل کے شہداء کی برسی پر وادی بھر میں مکمل ہڑتال، نظام زندگی معطل، گھروں پر قابض فورسز کی چھاپہ مار کارروائیاں، عورتوں اور بچوں پر وحشیانہ تشدد، درجنوں نوجوان گرفتار

بھارتی یوم جمہوریہ پر

مقبوضہ کشمیر میں جنگ کا سماں، 4 نوجوان شہید

مظاہرین نے بکتر بند گاڑی جلادی

پوری وادی فوجی چھاؤنی میں تبدیل، چیکنگ اور تلاشی کارروائیوں کے بہانے نہتے کشمیری عوام پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا، پاکستان سمیت دنیا بھر کے کشمیریوں نے یوم جمہوریہ کو "یوم سیاہ" کے طور پر منایا

نوجوانوں کی شہادت کیخلاف شدید مظاہرے، بارہمولہ، بانیہال میں ٹرین سروس بھی معطل، پلوامہ کے گاؤں نائینہ میں مبینہ آپریشن کے دوران شاکر اور ریاض احمد کو شہید کیا گیا، عبدالحمید صوفی کی لاش لاسی پورہ سے ملی

پلوامہ میں مسلسل 13 ویں روز بھی ہڑتال، کشمیری عوام قبرستان پر مزار شہداء بورڈ نصب کروانے کیلئے ڈٹ گئے، فوج کی ہٹ دھرمی کے باعث غریب دیہاڑی دار فاقہ کشی پر مجبور، بچے بھوک سے بلکنے لگے

ایک نوجوان ترال میں بھارتی فورسز کی دہشتگردی کا نشانہ بنا، سیکڑوں افراد کا شہید نوجوانوں کے گھر جا کر اہلخانہ سے اظہار تعزیت، تحریک حریت کے رہنما پر کالے قانون پبلک سیفٹی کا اطلاق، 2 رہنما جیل منتقل

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی یوم جمہوریہ پر مقبوضہ کشمیر میں جنگ کا سماں، پوری وادی فوجی چھاؤنی میں تبدیل، چیکنگ اور تلاشی کارروائیوں کے بہانے نہتے کشمیری عوام پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا، پاکستان سمیت دنیا بھر کے کشمیریوں نے یوم بھارتی یوم جمہوریہ کو "یوم سیاہ" کے طور پر منایا، قابض فوج کے مظالم کے خلاف شدید احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالیں، بھارت سیکیورٹی فورسز نے تازہ ریاستی دہشت گردی میں مزید 4 نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ دوسری جانب سانحہ کنڈل کے شہداء کی برسی پر وادی بھر میں مکمل ہڑتال، نظام زندگی معطل، گھروں پر فورسز کی چھاپہ مار کارروائیاں، عورتوں اور بچوں پر وحشیانہ تشدد، درجنوں نوجوان گرفتار کر لئے گئے۔ ... چیئرمین سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق اور محمد یاسین ملک نے دی تھی۔ مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی، دنیا بھر کے دارالحکومتوں میں بھارت مخالف مظاہرے اور ریلیاں منعقد کی گئیں۔ بھارتی پولیس (صفحہ 6 بقیہ 7)

بنوں: ام البطون کے زیر اہتمام تقریری مقابلے کا انعقاد، 10 خطباء کی شرکت

مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد مسعود الیاس تھے، پہلی پوزیشن محمد رسول، دوسری محمد وقاص، تیسری سید نواز نے حاصل کی

(صفحہ 6 بقیہ 8)

شیوسینا کا مدارس میں اردو اور عربی زبان پر پابندی کا مطالبہ

(صفحہ 6 بقیہ 9)

چین، گھر میں آگ لگنے سے 8 افراد ہلاک

شامی اور عراقی مہاجرین کو امریکا داخلے کی اجازت، پابندی کا بل مسترد

ری پبلکن پارٹی کی قرارداد کے حق میں 43 اور مخالفت میں 55 ووٹ پڑے

الرحمت شعبہ تبلیغ کے وفد کا 5 روزہ دورہ صوابی، 35 بیانات میں سینکڑوں افراد مستفید

دورہ اسیر ہند مولانا الیاس قاسمی کی سربراہی میں ہوا، انڈیا پاکستان میں دہشت گردی اور اسلام دشمنی سے باز آجائے

جہاد شریعت کے مطابق ہو تو اس کے دوررس نتائج برآمد ہوتے ہیں، جیش محمدؐ نے کم عرصہ میں بڑی کامیابیاں حاصل کیں، بیانات

صوابی (القلم نیوز) الرحمت شعبہ تبلیغ کے وفد کا ضلع 5 روزہ دورہ صوابی، 35 بیانات میں سینکڑوں افراد مستفید ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق اسیر ہند مولانا الیاس قاسمی صاحب کی سربراہی میں مولانا استاد عبدالرشید صاحب، مولانا عمیر صاحب، مولانا ممتاز قادری صاحب اور انوار الحق کا میاں گل جان صاحب و دیگر مقامی منتظمین صاحبان کی معیت میں 5 روزہ دورہ میں ہوا۔ اب تک 35 بیانات میں سینکڑوں شرکاء سے خطاب کیا گیا۔ علماء نے فرمایا جہاد سنت و شریعت (صفحہ 6 بقیہ 15)

یونان کے قریب پھر سانحہ، 3 کشتیاں ڈوب گئیں، 44 افراد ہلاک

مرنے والوں میں 16 خواتین اور 20 بچے بھی شامل، ترک کوسٹ گارڈ نے 74 مہاجرین کو زندہ بچا لیا

ایتھنز، برلن، واشنگٹن (انٹرنیشنل ڈیسک) یونان کے قریب ایجیئن کے سمندر میں پھر سانحہ ہو گیا، ایک ہی دن تین کشتیوں کے ڈوب جانے سے 20 بچوں سمیت کم از کم 44 تارکین وطن ہلاک ہو گئے۔ ایک کشتی یونان کے ... (صفحہ 6 بقیہ 12)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

پشاور میں سیرۃ النبی ﷺ پر عظیم الشان اجتماع، شدید سردی کے باوجود ہزاروں افراد کی شرکت

مولانا الیاس قاسمی نے شرعی جہاد اور دہشت گردی کیا چیز ہے پر مفصل بیان فرمایا، جہاد کیخلاف پروپیگنڈا خس و خاشاک کی طرح بہہ گیا

مجاہدین اسلام کے بعد سب سے زیادہ پاکستان کے خیر خواہ ہیں، کسی مجاہد کا بیرون ملک کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں، مولانا ابو محمد مدنی

(صفحہ 6 بقیہ 10)

نائیجیریا میں ہیمرج وائرس سے 76 افراد ہلاک ہو گئے

چوہے مار زہر کی فروخت پر پابندی، کانو میں وائرس بڑی مقدار میں پایا گیا

(صفحہ 6 بقیہ 13)

امریکی ریاست ایری زونا میں ایف سولہ لڑاکا طیارہ گر کر تباہ

امریکا، چین اور جاپان میں شدید سردی اور برفانی طوفان سے نظام زندگی مفلوج

امریکا میں ٹریفک حادثات میں 19 ہلاکتیں، 7 ہزار پروازیں منسوخ، 20 ریاستوں میں 8 کروڑ 50 لاکھ افراد متاثر ہوئے

چین میں منفی درجہ حرارت کے باعث اسکولز اور بازار بند، جاپان میں بھی 5 افراد ہلاک، 100 سے زائد زخمی، متعدد کی حالت نازک

واشنگٹن، بیجنگ، ٹوکیو (نیٹ نیوز) امریکا، چین اور جاپان میں شدید سردی اور برفانی طوفان سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے، درجنوں افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں، تفصیلات کے مطابق امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں برفانی طوفان سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے، شدید سردی اور برفباری کے باعث ٹریفک حادثات میں مرنے والوں کی تعداد 19 ہو گئی ہے دوسری جانب نیویارک میں طوفان تھم جانے کے بعد آمد و رفت پر عائد پابندیاں ختم کر دی گئیں ہیں اور معمولات زندگی معمول پر آنا شروع ہو گئے ہیں، تاہم واشنگٹن ڈی سی میں میٹرو سروس بند رہیں گی اور اس علاقے میں ہوائی سفر مزید کچھ (صفحہ 6 بقیہ 14)

مولانا عبدالعزیز کا ماہانہ اجتماع سے خطاب، جہاد پر مدلل بیان

لسبیلہ (القلم نیوز) صوبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ضلع لسبیلہ میں شعبہ تبلیغ کے 3 روزہ دورہ کے اختتام پر ماہانہ اجتماع ہوا۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نے بہترین انداز میں فریضہ جہاد کے موضوع پر مدلل بیان فرمایا۔ 5 بیانات ہوئے۔

مولانا عبدالعزیز کے جامع مسجد الحسنیف اور مسجد طوبیٰ میں بیانات

حب، بیلہ (القلم نیوز) صوبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی جامع مسجد الحسنیف (بیلہ کراس) میں مولانا ابوبکر صاحب نے جمعہ کے خطبہ پر بیان فرمایا، انہوں نے کلمہ، نماز اور جہاد پر مفصل گفتگو فرمائی۔ علاوہ ازیں مولانا ابوبکر صاحب نے جامعہ مسجد طوبیٰ آلہ آباد ٹاؤن حب میں بھی بیان کیا اور کلمہ اور نماز پر مفصل روشنی ڈالی۔

حالات کے بدلنے سے نظریات نہیں بدلتے، مفتی منصور

مجاہدین کسی بھی دور میں نہ جھکے، نہ بھاگے اور نہ ڈرے، مولانا الیاس قاسمی

ضلع ملاکنڈ کا ماہانہ اجتماع، سینکڑوں ساتھیوں کا آئندہ تربیہ کیلئے جانے کا وعدہ

مالاکنڈ (القلم نیوز) 17 جنوری بروز اتوار جامع مسجد حمید گل شہیدؒ میں ضلع ملاکنڈ کا ماہانہ اجتماع ہوا، 12 بجے اجتماع کا آغاز ہوا نماز ظہر 1 بجے ہوئی نماز کے فوراً بعد اجتماعی تلاوت اور ذکر ہوا۔ اس کے بعد مولانا الیاس قاسمی صاحب نے موجودہ حالات اور ان کے تقاضوں پر بہت اچھے انداز میں بیان ہوا۔ (صفحہ 6 بقیہ 11)

ہنگو میں ماہانہ ضلعی اجتماع، تلاوت، کلمہ پاک پر بیانات

40 ذمہ دار ساتھیوں کی شرکت، 10 ساتھیوں نے دورہ تربیہ کیلئے نام لکھوائے

ہنگو (القلم نیوز) ہنگو کے ماہانہ ضلعی اجتماع میں شریک حلقہ اور عصابہ ذمہ دار ساتھیوں کی تعداد 40 تک تھی۔ تلاوت، کلمہ پاک، استغفار اور رنگ و نور کی تعلیم کے بعد بھائی انور زادہ نے شعوری مجاہد بننے کے حوالے سے مدلل اور تفصیلی بیان کیا۔ آخر میں دورہ جات وغیرہ کے لیے ساتھیوں سے نقد مطالبہ بھی کیا گیا جس میں 10 ساتھیوں نے دورہ تربیہ کے لیے نقد نام لکھوائے۔

بحرین، جیل میں ہنگامہ آرائی کا الزام

57 افراد کو 15 برس قید کی سزا

دبئی (نیٹ نیوز) بحرین کی ایک عدالت نے جیل کے اندر ہنگامہ آرائی کے الزام میں 57 افراد کو 15 برس قید کی سزا سنادی۔ ہنگامہ آرائی کا یہ واقعہ گزشتہ برس مارچ میں منامہ کے قریب اس وقت پیش آیا تھا جب قیدیوں کے اہلخانہ کی ملاقاتوں کے دوران قیدی آپس میں لڑ پڑے تھے۔ بحرین میں استغاثہ نے بتایا کہ ملزمان جیل کے اندر پرتشدد واقعات اور بغاوت میں ملوث تھے۔

دنیا کا معمر ترین شخص 112 سال کی عمر میں چل بسا

ٹوکیو (نیٹ نیوز) دنیا کا طویل العمر جاپانی شخص دل کا دورہ پڑنے سے 112 سال کی عمر میں چل بسا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق وسطی جاپان کے ایک ہسپتال میں دنیا کے طویل العمر شخص یاسوتارو کوڈی 112 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ یاسوتارو کوڈی جاپان کے شمال مغربی علاقے فوکی میں 13 مارچ 1903 کو پیدا ہوئے اور پیشے کے اعتبار سے درزی تھے۔ دنیا بھر میں اس وقت 54 افراد ایسے ہیں جو 110 سال سے زائد عمر تک پہنچ چکے ہیں لیکن حیران کن طور پر ان 54 میں سے جاپان کے یاسوتارو کوڈی واحد مرد تھے اور فہرست میں بقیہ 53 خواتین ہیں۔

ثالثی مشن: ایران کا پاکستانی وفد کو واجبی پروٹوکول، کیمرہ چھین لیا گیا

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔

دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ

راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224

alqalam_weekly@yahoo.com

سعودیہ، ایران تنازعہ:

مراکزِ اسلام کی حفاظت بہر حال مقدم ہوگی

ایران، سعودیہ تنازعات ایک عنوان ہے ورنہ اس کے تحت اصل حقیقت یہ ہے کہ اسے ایران وعرب تنازعہ کا وسیع نام بھی دیا جاسکتا ہے اور گزشتہ دو دہائیوں میں ایران نے دیگر ممالک کے بارے میں جو اقدامات کیے ہیں وہ اسی صورتحال کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ایران میں خمینی انقلاب کے بعد جو خاص مذہبی تنازع اور کھچاؤ شروع ہوا، وہ اب کئی ملکوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے اور اس انقلاب کو نہ تو فقط سیاسی انقلاب کا نام دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی فقط لسانی وعلاقائی انقلاب کا نام دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ایران کی ناجائز دلی خواہش رہی ہے کہ امت مسلمہ کے مقامات مقدسہ خانہ کعبہ، مسجد نبوی، روضۂ رسول ﷺ، اور دیگر ایسے ہی مقدسات کا کنٹرول ہمیں مل جائے، بلکہ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی چاہتا ہے، اسے عربوں پر بالادستی رہے، اور اس وقت چونکہ سعودی حکومت حرمین شریفین کی انتظامیہ ہونے کی وجہ سے دیگر عربوں پر گونہ فوقیت رکھتی ہے اس لیے ایران گزشتہ طویل عرصے سے ان کے خلاف سازشیں کرتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ متعدد بار حج کے موقعہ پر ایرانیوں کی طرف سے ہنگامہ آرائی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ حوثی باغیوں کی ایرانی حمایت بھی دنیا کے سامنے ہے۔ علاوہ ازیں عراق، شام، لبنان، فلسطین، اور یمن میں ایران کی کھلی مداخلت سب کے سامنے ہے۔ پھر تاریخی پس منظر میں جائیں تو سنی اور شیعہ تنازعہ، باہمی سیاسی ومعاشی مفادات کی پیچیدگی میں پھنس کر ایران عراق جنگ کی خطرناک صورت دھار چکا ہے جو 1980ء اور 1988ء کے درمیان میں لڑی گئی۔ ایران عراق تنازعے کا آغاز بھی ایک ممتاز شیعہ رہنما محمد باقر الصدر کے قتل کے ساتھ ہوا جس کا حکم صدام حسین کی حکومت نے دیا تھا۔

الغرض ان تنازعات کے تمام مراحل پر نظر رکھی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ایران کی طرف سے عرب خطے میں جو شورش پھیلائی جارہی ہے وہ خالصتاً مذہبی نوعیت ہے اور ایران خمینی انقلاب والے مذہبی رجحان کو عرب اور پوری اسلامی دنیا پر غالب کرنے چاہتے ہیں۔ اس لیے ان حالات میں پاکستان اور اہل پاکستان کو غیر جانبدار نہیں رہنا چاہئے بلکہ صاف سی بات ہے کہ اس معاملے میں ہمیں اپنے اسلامی مقدسات کی حفاظت اور دفاع کے لیے سعودیہ عرب کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا ہوگا، جو ایک دینی ذمہ داری ہے

راہ حق کا شہید...... بھائی بابر رحمۃ اللہ علیہ

عبداللہ ندیم

اللہ کے دین کی خاطر جان کا نذرانہ دینے والے کتنے عظیم لوگ تھے کہ ان کی وجہ سے اللہ کا دین سربلند اور کفر ذلیل ہوا اور ہم کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ یہ جو کلمہ آج ہم پڑھتے ہیں یہ انہی شہداء کی قربانی کا نتیجہ ہے یقین کریں اگر شہداء اسلام کا مقدس خون اللہ کی بارگاہ میں پیش نہ ہوتا تو آج مسلمانوں کی تعداد کو شاید آپ انگلیوں پہ شمار کرتے اور بس!

لیکن شہدائے اسلام کے بارے میں ہمارا رویہ نہایت افسوسناک ہے اور تقریباً ہم لوگ اپنے اسلاف اور شہدائے اسلام کی قربانیوں کو فراموش کر چکے ہیں اور اپنی منزل کو کھونا کر چکے ہیں اپنی ذمہ داریوں کو بھول کر غیروں کی بودوباش کو اپنا کر اس کو ترقی کی معراج سمجھتے ہیں۔ اسلام اور اس پر عمل نہ ہم خود کرتے ہیں اور نہ ہی اپنی اولاد کو اسلام سے روشناس کرانا ضروری سمجھتے ہیں اگر ہم نے اپنے طرز زندگی پر نظر ثانی نہ کی تو آنے والے وقت میں نام تو شاید محمد، عبداللہ، عبدالرحمٰن باقی ہوں لیکن کلمے کی دولت سے محرومی ہمارا مقدر ٹھہرے۔

اسلام کے جس عظیم جرنیل کا تذکرہ آج مقصود ہے ان کا نام محمد بابر ہے۔ ضلع فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے چک 97 گ۔ب سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن ہی سے صوم وصلوۃ کے پابند، ملنسار اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے بلا کے بہادر اور باصلاحیت تھے۔ ان کمالات میں وہ اپنی منفرد شخصیت کے حامل تھے۔ نہایت ہی کم عمری میں اللہ تعالیٰ نے ان کو دین کا شعور بخشا اور وہ اپنی ایمانی کیفیات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے تھے۔ جس عمر میں بچے کھیل کود میں دلچسپی لیتے ہیں اس عمر میں انہوں نے اپنے کندھوں پر مظلوم مسلمانوں کے درد کا بوجھ محسوس کیا اور طبیعت بے چین رہنے لگی۔ سارا سارا دن بیٹھ کر سوچنا اور کافروں سے نمٹنے کے منصوبے بنانا اور پھر ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عملی میدان تلاش کرنا۔ اہل اسلام کی سلامتی کی فکر نے اس نوجوان کے چہرے سے خوشیوں کا احساس تک چھین لیا تھا۔ ہر وقت ان کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات چھائے رہتے۔

ایک دن والدہ محترمہ کے ساتھ گھر میں اکیلے تھے اور والدہ کے گلے لگ کے خوب روئے۔ ان کی والدہ فرماتی ہیں کہ ”کافی دیر مجھ سے لپٹ کر روتا رہا۔ اس کی یہ حالت میری تشویش میں اضافہ کر رہی تھی کہ میں بھی اپنے لخت جگر کی یہ حالت برداشت نہ کرسکی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اور وہ اوندھے منہ میرے گود میں سر رکھ کر سو گیا۔ لیکن میری ممتا اس کی یہ حالت دیکھنے کی روادار نہیں تھی اور اس کی یہ حالت مجھے کسی انجانے خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔ میں اپنے رب سے آہ وزاری کرنے لگی اور اپنے حسین بیٹے کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی۔ میرا بیٹا آج پہلے سے زیادہ حسین لگ رہا تھا۔ اس کی عبادت میں بھی اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ عصر کے وقت کچھ نوجوان اس کو گپ شپ کے لئے باہر لے گئے۔ کچھ دیر بعد بابر گھر آیا تو نہایت ہشاش بشاش اور خوش دکھائی دے رہا تھا۔ شام کو میں کھانا پکا رہی تھی تو میرے قریب آکر بیٹھ گیا اور سرگوشی میں کہنے لگا کہ امی! مجھے آپ سے کچھ مانگنا ہے؟ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ بیٹا! آج تم جو کچھ مانگو گے میں دوں گی۔ بابر میرے اس جواب پر خوشی سے جھوم اٹھا۔ اس دوران عشاء کا وقت ہوگیا اور وہ مسجد جاکر نماز پڑھنے لگ گیا۔ واپس پر اس کے چمکتے دمکتے چہرے کو دیکھ کر میں نے سوال کیا کہ آج بہت خوش لگ رہے ہو کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ آپ نے آج کچھ بھی مانگنے کا کہا ہے۔ اسی لئے خوش ہوں۔ جی میرا بیٹا جو مانگے گا وہ ملے گا؟ کہنے لگا کہ امی جان! میں کشمیر جانا چاہتا ہوں۔ میں ہکا بکا کھڑی اسے دیکھتی رہی اور شاید میں سانس لینا بھی بھول گئی۔ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ ایسی فرمائش کرسکتا ہے۔ کیونکہ جہاد، شہادت، مجاہد میرے لئے اجنبی چیزیں تھیں۔ میں جس ماحول میں پروان چڑھی تھی اس میں کہیں بھی نماز، روزہ اور دیگر عبادات کا ذکر نہ تھا۔ یہ بابر ہی تھا جو ہمیں نماز اور دیگر عبادات سے روشناس کرواتا رہا۔

میں نے اس کے بار بار اصرار پر بالآخر اس شرط پر حامی بھرلی کہ پہلے شادی کرلو اس کے بعد جو من چاہے وہ کر لینا۔ لیکن جن کے من میں شہادت سما جائے وہ ایسی چکنی چپڑی باتوں پر کب کان دھرتے ہیں؟ کہتا اماں! تو بھی کتنی بھولی ہے تیرے لئے جنت سے بہو لاؤں گا۔ جو تجھ کو بہت بھائے گی اور تو دنیا کی ہر نعمت کو بھول جائے گی۔ بہرحال کافی دن وہ مجھے مناتا رہا۔ آخر کار اس کی سچی تڑپ اور لگن کام آئی اور میں نے اسے صدق دل سے جانے کی اجازت دے دی۔ اور وہ سامان باندھ کر چلا گیا۔ تین مہینوں بعد اچانک اس کی واپسی ہوئی تو میں حیران رہ گئی۔ سر پر خوبصورت پگڑی، چمکتا نورانی چہرہ اور صاف ستھرا پہناوا دیکھ کر لگتا تھا کہ واقعی کوئی جنت کا دولہا سچ مچ سامنے کھڑا ہے۔ وہ بھاگ کر میرے سینے سے لگ گیا اور میں اپنی ممتا کی پیاس بجھاتی رہی۔

چند دن وہ گھر میں رہا۔ اور ہر رات وہ مصلی بچھا کر شہادت کی دعائیں مانگتا رہتا تھا۔ اور میں اس کی یہ تمنا دیکھ کر تڑپ اٹھتی تھی۔ میں اپنے رب سے اس کی تمنا کی تکمیل کی دعا مانگنے لگی۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ مجھ سے رخصت ہوکر ہمیشہ کے لئے چلا گیا۔ آج بھی وہ مجھے یاد آتا ہے تو سوچتی ہوں کہ کتنا خوش نصیب تھا وہ کہ اللہ نے اسے شہادت کی تمنا سے نوازا، اور میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ مجھے اس کا بیٹا بننے کا اعزاز اور پھر شہید کی ماں کا اعزاز بخشا۔ میرا بابر کشمیر کے مسلمانوں کے لئے تڑپتا تھا۔ بالآخر اس نے ایک عظیم مقصد کے لئے اپنی جان دے دی اور زندہ وجاوید ہوگیا۔“

بھائی بابر شہیدؒ 1999 میں خونی لکیر عبور کر کے اپنے کشمیری مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے گئے اور اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ٹھہرے۔ ان کی شہادت پر لوگوں نے مختصر تبصرے کیے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ بابر شہیدؒ کی برکت سے کشمیر کو ضرور آزاد کروائے گا۔ اور بابر شہیدؒ کی شہادت رائیگاں نہیں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بابر شہیدؒ جیسی تڑپ نصیب فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

تھر ایک مرتبہ پھر موت کی وادی

سنگِ میل

amerpuri@yahoo.com

عبدالحفیظ امیرپوری

پاکستان کے سب سے بڑے صحراء ”اچھڑو تھر“ 23 ہزار اسکوائر کلومیٹر سے زیادہ رقبے پر محیط ہے جسے اپنی مخصوص خصوصیات کی بناپر ”اچھڑو تھر“ کہا جاتا ہے جو کہ سندھ کے پانچ اضلاع سانگھڑ، بے نظیر آباد، خیرپور میرس، سکھر اور گھوٹکی کی 8 تحصیلوں پر مشتمل ہے جس میں کاشت کاری، زراعت برائے نام بھی مشکل سے ہوتی ہے، جس کی تمام آبادی کا گزر بسر پالتوں جانوروں پر ہوتا ہے۔

کراچی سے تین سو کلو میٹر دور سندھ کے جنوب مشرق میں 21 ہزار مربع کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا صحرائے تھر پارکر دنیا کا تیسرا بڑا صحرا ہے۔ یہ خطہ سرحد پار رن آف کچھ اور راجستھان سے شروع ہوکر اندرون ملک خیرپور کے صحرائے نارا سے ہوتا ہوا پاکستان کے ایک عظیم ریگستان چولستان سے جاکر ملتا ہے۔ تھر پارکر 21 ہزار اسکوائر کلومیٹر پر مشتمل علاقہ ہے جہاں پر 15 لاکھ سے زائد آبادی ہے۔

تھر افلاس و پیاس کا ایک صحرا ہے۔ یہاں کی اکثر آبادی کی ساری زندگی پانی کے حصول میں گزر جاتی ہے۔ اگر پانی کی قلت کا خاتمہ ہو جائے تو تھر میں 80 فیصد بیماریاں، بھوک وافلاس اور غربت دور ہوسکتی ہے۔

گزشتہ چند روز سے ایک مرتبہ پھر تھر میں خشک سالی اور مختلف اضلاع کو آفت زدہ قرار دینے کی خبریں پڑھیں تو ذہن میں گزشتہ سال کے مناظر گھومنے لگے۔ جب دسمبر 2013ء سے مارچ 2014ء تک ضلعی ہسپتال مٹھی میں 99 بچوں سمیت 228 افراد جاں بحق ہوگئے تھے۔ گزشتہ برس بھی تھر میں ہونے والی اموات اور قحط سالی کے بعد اس آفت زدہ علاقے کے لیے حکومت نے اربوں روپے دینے کا اعلان کیا۔ صوبائی حکومت کی جانب سے کیے گئے وعدے اس کے علاوہ تھے۔ مگر اب ایک مرتبہ پھر تھر کی طرف سے آنے والی دردناک خبروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ امداد کے وعدے اور اعلان اس وقت تک ہی تھے جب تک ٹی وی کی ہیڈ لائنز اور خبروں کی سرخیوں کا موضوع ”تھر“ تھا۔ اس کے بعد پھر کچھ نہیں ہوا۔

گزشتہ برس بھی جب سندھ میں ہر روز کئی زندگیوں کے چراغ گل ہورہے تھے۔ سندھ کی سب سے بڑی اور عوامی جماعت پیپلز پارٹی موئنجوداڑو میں جشن منارہی تھی۔ اب بھی جب سندھ کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں، تھر میں انسان اور جانور ایک ہی جوہڑ سے اپنی پیاس بجھانے پر مجبور ہیں، لیکن مصیبت زدہ ان افراد کی مشکلات کی ارباب اختیار کو کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ حکمران جماعت تو کروڑوں روپے لگا کر اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لیے بڑے بڑے جلسے کررہی ہے۔

خوراک کی شدید قلت اور بیماری کی ادویات کی شدید قلت کے باعث بچے اور تھری عوام شدید تکلیف اور اذیت ناک صورتحال میں مبتلا ہیں جبکہ دوردراز علاقوں میں ڈاکٹروں کی ٹیمیں نہ پہنچنے کی وجہ سے اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مویشی اور جانوروں میں بیماریاں پھوٹ پڑی ہیں، سبزہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں مویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کئی گاؤں نقل مکانی کی وجہ سے خالی ہوگئے ہیں۔ واضح رہے کہ کالے قحط نے تھر پارکر اور اچھڑی تھر میں تباہی مچادی ہے، غذائی خوراک نہ ملنے کی وجہ سے معصوم بچوں سمیت مویشی جانور بھی شدید لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔

سندھ دھرتی کے وارث، سندھ اور سندھی ثقافت کی حفاظت کے علمبردار، سندھ کارڈ کھیلنے والے وڈیروں سمیت تبدیلی اور میرٹ کے دعوے دار میاں نواز شریف کی مرکزی حکومت بھی بھوک سے مرنے والے ان بچوں سے بے خبر ہیں۔ ان حکمرانوں کو حضرت عمر فاروقؓ کا وہ قول بھی یاد نہیں رہا ہے کہ اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھوک سے مر گیا تو عمرؓ کو اس کا بھی جواب دینا پڑے گا۔ کہاں وہ 65 لاکھ مربع میل کا حکمران اور کہاں یہ ہمارا چھوٹا سا پاکستان؟ یہ تاثر بھی درست نہیں کہ یہ بحران صرف سندھ یا اس کے علاقے تھر پارکر کی حد تک موجود ہے۔ آپ ذرا سندھ سے باہر نکلیں اور دیگر صوبوں کا رخ کریں تو آپ کو اسی طرح کی سیاسی، سماجی اور معاشی محرومیوں کی جھلک نمایاں طور پر نظر آئے گی۔ بلوچستان اور جنوبی پنجاب سمیت خیبر پختونخوا کے کئی علاقے بھی ایسے ہیں جہاں لوگ بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کی سالانہ رپورٹ کے مطابق پاکستان ان ملکوں میں شامل ہے جہاں خوراک کی کمی کا بحران نمایاں ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق بحران خوراک کی کمی کا نہیں بلکہ اس کی منصفانہ ترسیل کا ہے جس میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں خوراک نہ ملنے کے باعث بہت سے بچے ابتدائی عمر میں ہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے پاکستان میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

گزشتہ سال تھر میں قحط سالی اور طبی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے سینکڑوں بچوں کی ہلاکتوں کے بعد بھی بدقسمتی سے حکومت سندھ نے مستقبل میں ایسی صورت حال سے بچنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے۔ نئے سال کے ابتداء میں ایک مرتبہ پھر نامناسب طبی سہولیات، موسمی حالات اور خوراک کی کمی کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ رواں سال کے ابتدائی چھ روز کے دوران 15 کمسن بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ ہلاکتیں روزانہ کی بنیاد پر جاری ہیں لیکن افسوس کہ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بھی حکومتی توجہ اس جانب نہیں۔

حالیہ بلدیاتی انتخابات میں بلند وبانگ دعوے کر کے ان علاقوں سے ووٹ لینے والے بھی ان معصوم بچوں کی ہلاکتوں پر پریشان نظر نہیں آتے۔ ماضی کی طرح اس مرتبہ بھی تھر میں ہلاکتوں پر حالات کا جائزہ لینے کے لیے حکومت سندھ کی جانب سے ایک دورکنی کمیٹی بنادی گئی ہے۔ لیکن حالات اس قدر سنگین ہیں کہ اب کسی کمیٹی کی نہیں بلکہ فوری طور پر عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ متاثرہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی، ادویات اور خوراک کی فراہمی اور وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیوں کی ضرورت ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومت پر جولوگ قابض ہیں ان کی دولت، ثروت اور عیاشیوں کی خبریں عالمی میڈیا پر آئے روز چھپتی رہتی ہیں لیکن اتنی دولت کے باوجود بھی انہیں اتنی توفیق نہیں کہ ان کے سامنے بچے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر صرف خوراک نہ ہونے کی بناء پر بھوک کی وجہ سے موت کا شکار ہورہے ہیں کیا انہیں اپنی موت سے بھی ڈر نہیں جس سے کوئی مفر نہیں۔

آخر میں عبرت کے لیے ایک واقعہ پڑھیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی موت اور آخرت کا ہر وقت استحضار عطا فرمائیں اور دنیا اور روما فیھا کے فتنہ سے ہماری حفاظت فرمائیں اور اللہ کی مخلوق پر رحم کرنے کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں ہماری طرف متوجہ ہوں۔

کہتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ایک آدمی زندگی بھر مال و دولت جمع کرتا رہا۔ بے انتہا زر وجواہر جمع کر کے اس نے ایک عالیشان محل بنایا۔ محل کے آہنی مضبوط دروازے پر دو طاقتور دربان مقرر کیے۔ ایک دن دولت مند آدمی کو خیال آیا کہ عزیز رشتہ داروں اور دوست احباب کو اپنی شان وشوکت دکھانی چاہیے۔ اس نے سب کو ایک پرتکلف کھانے پر مدعو کیا اور مجلس میں خود زربفت کے گول تکیے سے کمر لگا کر بیٹھ گیا۔ لوگ جمع ہوگئے۔ انواع واقسام کے کھانے دسترخوان پر چنے ہوئے تھے۔ لذیذ غذائیں لوگ کھانے میں مصروف تھے کہ ایک فقیر آیا اور دروازے پر دستک دی۔ پتہ نہیں کس قسم کی دستک تھی کہ لگا زلزلہ آگیا ہے۔ دروازے بجنے لگے۔ دیواریں ہلنے لگیں اور حاضرین کے دل دہل گئے۔ دروازے پر کھڑے مہیب صورت دربانوں نے گرج دار آواز میں فقیر کو ڈانٹا اور کہا: ”صبر کرا! ہم تجھے بھی کھانے کو دیں گے۔“ فقیر درویش نے کہا: ”اپنے مالک سے کہو کہ مجھے اس سے ایک ضروری کام ہے“

بہت دیر بحث وتکرار کے بعد ایک دربان نے مالک کو خبر دی کہ ایک درویش آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ امیر کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اس نے دربان کو ڈانٹ کر کہا: ”یہ کیا بدتمیزی ہے؟ جاؤ! اسے کچھ دے دلا کر واپس کردو“

دربان جب واپس آیا تو درویش جلال میں آگیا اور اس نے کہا: ”اپنے مالک سے کہہ دے۔ میں ملک الموت ہوں۔“ یہ سن کر ڈائننگ ہال میں موجود تمام لوگ خوفزدہ ہوگئے۔ ہاتھوں میں لرزہ آگیا اور پیر ٹھنڈے پڑ گئے۔ امیر نے کہا: ”کیا تمہارے لئے میرا کوئی بدل ہوسکتا ہے؟“

درویش بولا: ”نہیں! امیر نے اپنی ساری دولت، سونے کے جواہرات، نقدی، چاندی کے زیورات، طلائی برتن، ہیروں جڑی انگوٹھیاں سب جمع کردیں اور کہا: ”یہ سب لے جاؤ!“

درویش نے کہا: ”یہ سب تیری دشمن ہیں۔ تیرے ساتھ نہ پہلے انہوں نے وفا کی نہ اب وفا کریں گی۔“

امیر نے بڑی حسرت سے دولت کی طرف دیکھا اور کہا: ”اے دولت! تم نے مجھے دھوکا دیا۔ میں سمجھتا تھا کہ تو میری ساتھی ہے، میرے کام آئے گی لیکن آج حقیقت کھلی کہ تو میرے لئے حسرت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں تجھے چھوڑ کر جارہا ہوں اور تیرے اوپر لعنت بھیجتا ہوں۔“

دولت کو اللہ تعالیٰ نے زبان عطا کی اور دولت گویا ہوئی: ”میرے اوپر کیوں لعنت بھیجتا ہے۔ اپنے اوپر بھیج۔ میں تو تیرے پاس اس لئے آئی تھی کہ تو میرے ذریعے آخرت کا سامان کرے۔ غریبوں کو خیرات دے۔ مساجد اور پل تعمیر کرے لیکن تو نے مجھے اپنے خزانے میں قید کیا......“

ابھی دولت امیر مرد کو لعن طعن کر رہی تھی کہ امیر آدمی سر کے بل تخت سے نیچے گرا اور مرگیا......

☆......☆......☆

”ڈچس آ گئی“

نشترِ قلم

Nishtareqalam@gmail.com

زبیر طیب

ماشاء اللہ، الحمد للہ، لاقوۃ الا باللہ......

پٹھان کوٹ میں جانباز مجاہدین نے ایسی زبردست اور کبھی نہ بھلائی جانے والی کارروائی کی ہے کہ انڈیا زخمی کتے کی طرح حرکتیں کر رہا ہے...... آج کے اس مختصر کالم میں ہم اس کارروائی کے فوری نتائج اور ثمرات کا ذکر کریں گے۔ تاکہ ان سرفروش مجاہدین کی محنت، مشقت، عبادت اور شہادت کو خراج تحسین پیش کیا جاسکے۔ اس کارروائی کے بلاشبہ عجیب اور حیرت انگیز جو بھی ثمرات ظاہر ہوئے۔ نمبروار درج ذیل ہیں:

(1) انڈیا کی (نامور) خفیہ ایجنسیاں اور فوج کے (قابل) ادارے ابھی تک شش وپنج میں ہیں کہ حملہ آور کتنے تھے اور کہاں سے آئے اور آخر اتنے ٹائٹ سیکیورٹی زون میں آسانی سے داخل ہوکر چار دن تک کیسے فائٹ کرتے رہے؟...... اس کارروائی سے انڈیا کی (جو خود کو ایک ایٹمی ملک اور ایشیا کا سپر پاور سمجھتا ہے) طاقت کا جن بوتل سے باہر نہیں آگیا؟ اس کی ساری طاقت کا بھرم ناک کے راستے سے نکل کر کہیں بہہ گیا ہے اور وہ اسے پونچھ پونچھ کر تھک چکا ہے۔

(2) کارروائی کے دوران جانباز مجاہدین نے اس ایئربیس کا اتنا نقصان نہیں کیا جتنا نقصان گاؤ ماتا کے ان پجاریوں نے خود کر دیا ہے۔ مسلسل چار، پانچ دن تک ایئربیس کے کسی کونے کھدرے سے ماچس کی تیلی جلنے کی آواز بھی آتی تو انڈین ٹینک اس پوری کونے کو بری طرح تہس نہس کر دیتے۔ یوں بہت سی اہم عمارتیں خود انہوں نے اپنے ہاتھوں سے تباہ وبرباد کرڈالیں اور آدھے سے زیادہ بیس خود ہی اڑا ڈالا۔ اطلاعات کے مطابق کئی انڈین فوجی اہلکار خود اپنے ہی بیٹی بھائیوں کے ہاتھوں لنگڑے لولے ہوئے۔ ان کے جسموں سے ”میڈ ان انڈیا“ کی گولیاں نکلیں۔

(3) مجاہدین کے ہاتھوں بچ جانے والے سابق ایس پی، اس کا ڈرائیور اور باورچی یہ تینوں جانبازوں کے شکنجے سے تو بچ گئے لیکن بے چارے ابھی تک قید میں ہیں۔ انڈین اداروں کو یہ بات کسی صورت ہضم نہیں ہورہی کہ آخر اس ”ایس پی“ اور اس کے ساتھیوں کو کیوں چھوڑ دیا گیا؟ ضرور یہ تینوں لوگ آنکھ وادیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ چنانچہ خفیہ ایجنسیوں نے تینوں کے گھر گھر تلاشی کا عمل شروع کیا۔ چپہ چپہ چھان مارا۔ فون ریکارڈز طلب کیا۔ ان کو حوالات میں بند کر دیا اور خوب جوتے برسائے کہ ہمیں اصل بات بتاؤ۔ گھر کی تلاشی کے دوران ایس پی سے چار موبائل فون اور دو لیپ ٹاپ برآمد ہوئے۔ اب اس بات کو میڈیا میں زیر بحث لایا جارہا ہے کہ آخر ایک ریٹائرڈ ”ایس پی“ کو چار چار موبائل اور مختلف کمپنیوں کے سمیں رکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ سنا ہے ایس پی صاحب یہ ساری صورتحال دیکھ کر پچھتا رہا ہے کہ آخر وہ کیوں بچ گیا؟ اسے مار دیا جاتا کم از کم وہ یہ ذلت تو نہ دیکھتا۔

خفیہ ایجنسیوں نے نہ صرف اس ”ایس پی“ کو پکڑا اور تفتیش وتشدد کا نشانہ بنایا بلکہ ایئربیس کے چند آفیسرز اور اہلکاروں کو بھی پکڑا اور انہیں مجاہدین سے تعاون کے شبہ میں ابھی تک ”چھترول“ کا سامنا ہے۔ یوں مجاہدین جو کام نہیں کر پائے وہ اب انڈیا کے ”مایہ ناز“ ایجنٹ انجام دے رہے ہیں۔

(4) انڈیا کے میڈیا پر مسلسل کئی دن جیش محمد ﷺ کا تعارف، تنظیم، جماعت کے امیر محترم اور ان کے بیانات کا سلسلہ چلتا رہا۔ انڈیا نے گھر گھر امیر محترم کی آواز اپنے میڈیا کے ذریعے پہنچائی۔ مشرکوں کے گھروں میں اللہ، رسول اور جہاد کا نام تک اجنبی تھا وہاں بھی میڈیا نے خود حضرت امیر محترم کی آواز میں دعوت جہاد کو پہنچایا۔ جو لوگ ابھی تک جیش محمد ﷺ یا امیر محترم کے نام سے ناآشنا تھے تو وہ بھی آشنا ہوگئے۔ انڈین اور کشمیری مسلمانوں کے دل میں حضرت امیر محترم کا مقام ومرتبہ اور بلند ہوگیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ جیسے ہی حضرت امیر محترم کی گرفتاری کی خبر اخبارات اور ٹی وی پر چلی تو کشمیری مسلمان دل تھام کر رہ گئے۔ سوشل میڈیا اور موبائل پر کشمیری مسلمان مسلسل بے چینی کے ساتھ کسی اچھی خبر کے انتظار میں تھے اور دعا گو تھے کہ خبر جھوٹی نکلے۔ کشمیر سے ای میلز اور میسجز کی بھرمار تھی اور لوگوں کی محبت کا جذبہ دیدنی تھا۔ الحمد للہ

(5) اس کارروائی نے انڈیا کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ جس کا ثبوت بی بی سی پر ایک ہیڈ لائن کا آنا تھا۔ جس میں انڈیا کے وزیر داخلہ نے بیان دیا کہ ”جب تک ہم ان (کشمیریوں) کو دکھ اور درد میں مبتلا رکھیں گے یہ لوگ ہمیں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے اور ایسے حملے مستقبل میں بھی ہوتے رہیں گے۔ اس لئے ہمیں مستقل طور ہر کوئی نہ کوئی حل اب سوچنا ہی ہوگا۔“ چلیں انڈیا کو جلد نہ سہی بہت دیر بعد یہ احساس تو ہوا اور ان شاء اللہ ایک دن خود یہ اپنے ہاتھوں سے ہی کشمیریوں کو ان کا حق اور سونپیں گے۔ اور ظلم کی یہ کالی رات جلد ختم ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

(6) ادھر پاکستان میں بھی بہت عجیب حالات پیش آئے۔ وہ لوگ جو جماعت کو ایک خانقاہی جماعت سمجھنے لگ گئے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ اب جہاد ان کے بس کا روگ نہیں۔ وہ حیران اور ششدر رہ گئے۔ بعض لوگ بوکھلاہٹ کے مارے ہکلانے لگے مارے شرم کے زمین میں گڑ گئے اور بہت سے احباب پلٹ آئے اور جماعت اور حضرت امیر محترم کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرنے لگے۔ کچھ نے تو جذباتی انداز میں حضرت امیر محترم پر جان نچھاور کرنے کا عزم کیا اور حضرت امیر محترم کی حفاظت کے لئے دعائیں اور نوافل ادا کرنے لگے۔ الحمد للہ

(7) بڑے اخبارات اور ٹی وی چینلز پر ہیڈ لائنز میں جیش محمد ﷺ اور حضرت امیر محترم کا ڈنکا کئی روز تک بجتا رہا اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ کسی نے مثبت اور کسی نے منفی انداز میں کالم بھی لکھے، ٹاک شوز کیے اور یوں جہاد اور مجاہدین ان کا پسندیدہ موضوع بن گیا۔ یوں پاکستان کے گھر گھر میں جہاد اور مجاہدین کا تعارف ہونے لگا۔ وہ مسلمان جو جماعت اور حضرت امیر محترم کے نام سے بھی واقف نہ تھے وہ بھی جاننے اور سمجھنے لگے۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا میں آنے والے رپورٹس، تجزیے اور تحقیق میں ایک بات تو سب کے سامنے آگئی کہ جماعت اور حضرت امیر محترم وطن پاکستان سے بے انتہا محبت کرنے والے ہیں اور یہاں کسی قسم کی شورش اور فساد میں ان کا ہاتھ نہیں ہے۔ ان کے بعض ساتھی صرف اسی نقطئہ نظر کی وجہ سے الگ ہوئے۔ ریاستی اداروں نے چاہے کتنا ہی جماعت کو ستایا لیکن جماعت نے کبھی اپنوں کو غیر نہ سمجھا اور ہمیشہ قانون کی پاسداری اور پاکستان سے محبت کی بات کی۔ اس بات نے عام عوام کے دلوں میں جماعت کی محبت اور حضرت امیر محترم کی عقیدت مزید مضبوط کی اور عام لوگ بھی جماعت اور حضرت امیر محترم سے اپنائیت کا اظہار کرنے لگے۔

(8) اس کارروائی سے جماعت کے قائدین، ذمہ داران اور کارکنان پر مشکل وقت بھی آن پڑا۔ لیکن حضرت امیر محترم کے پیغامات، رنگ ونور اور قائدین کی اچھی حکمت عملی نے حالات کو سنبھالا دیا۔ اس دشوار لمحے میں استغفار، آپس میں تلخیوں کو بھلا کر دلوں کو صاف کرنے اور حالات سے مقابلہ کرنے کی جو مہم شروع کی گئی۔ اس سے ساتھیوں کو بے حد فائدہ پہنچا۔ ایک نیا عزم وولولہ ان ساتھیوں میں دوڑ گیا۔ وفاداری کے عہد وپیمان باندھے گئے اور یوں اتحاد واتفاق کا عجیب مثالی منظر دیکھنے میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرت شامل حال رہی اور یوں دل مضبوط اور ثابت قدم رہے۔ الحمد للہ

(9) سوشل میڈیا پر کچھ عناصر کی طرف منفی پروپیگنڈہ کیا گیا۔ حضرت امیر محترم اور جماعت کے بارے میں کچھ غلط باتیں شروع ہوگئیں۔ حالانکہ سب جانتے تھے کہ یہ صرف اندر کا بغض نکال رہے ہیں اور ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں۔ حضرت مولانا طلحہ السیف صاحب نے چند لائنوں میں ان تمام منفی پروپیگنڈوں کا قلع قمع کردیا۔ الحمد للہ چند گھنٹوں میں یہ چند ”الفاظ“ مخالفین اور حاسدین کے چہرے پر گرز کی طرح برسے۔ سینکڑوں کی تعداد میں ان الفاظ کو شیئر کیا گیا اور لوگوں نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ الحمد للہ اب سوشل میڈیا پر جماعت اور حضرت امیر محترم کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا ہوا تھا اب اس کا نام ونشان تک نہیں رہا۔

(10) جماعت کے بعض ذمہ داران نے اس دوران بیانات کیے اور عام شہریوں کے تاثرات اس کارروائی کے بارے میں بیان کیے ہیں جو واقعی عجیب اور حیرت انگیز ہیں۔ ان سب تاثرات کو یہاں نقل کرنا کافی مشکل ہے۔ صرف ایک تاثر ذکر کرتا ہوں جو ایک پنجابی بابا جی نے جماعت کے ایک محترم ذمہ دار صاحب کو کہا:

”بھائی! انڈیا نال ایت کی جو ہویا...... ایمان نال ڈچس آ گئی“......

☆......☆......☆

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

مولانا محمد جہان یعقوب

اللہ تعالیٰ نے دین قیم کی سربلندی وپاسبانی کے لیے ہر دور میں ایسے مردانِ حق آگاہ پیدا فرمائے ہیں، جنھوں نے اپنے خونِ جگر سے گلشنِ دین کی آبیاری کی، اس کو سرسبز وشاداب رکھا اور اس پر ہونے والے فصلی کیڑوں اور سنڈیوں کے حملوں کا حکمت وجراءت سے جواب بھی دیا۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ رسول اکرم مخبر صادق سید ولد آدم امام المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

”میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور وہ اپنے مخالفین پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچے اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں“۔

حضرت امام اہل سنت علامہ مولانا حافظ مفتی علی شیر حیدری اعلی اللہ مقامہ فی الفردوس علمائے حق کی اسی جماعت میں سے تھے۔ انھوں نے ساری زندگی دینِ حق کی نشرواشاعت، اعلائے کلمۃ اللہ اور قرآن مجید وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پوری امت تک پہنچانے کے لیے جدوجہد کی اور آخر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے شہادت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوکر ایسی حیاتِ جاودانی حاصل کرگئے، جس کے بعد کوئی بھی مسلمان ان کو مردہ نہیں کہہ سکتا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں نہ صرف شہدا کی حیات کی شہادت و گواہی دی ہے، بل کہ شہید کو مردہ کہنا تو درکنار مردہ گمان کرنے سے بھی منع فرمادیا ہے۔

حضرت امام اہل سنت علامہ مولانا حافظ مفتی علی شیر حیدری اعلی اللہ مقامہ فی الفردوس مجمع المحاسن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زہد وتقویٰ، اخلاص وللہیت، خشیتِ الٰہی، علم وعمل، فصاحت وبلاغت، جراءت وشجاعت، دینی غیرت وحمیت، اخلاق کریمانہ، ظالم اور جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے کا حوصلہ اور دیگر بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ حضرت کے علم وفضل وکمال وکردار وجدوجہد کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم ومعارف کے سچے عاشق ووارث تھے، وہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فکر ونظر کے ترجمان تھے، وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین تھے، وہ شیخ العالم مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ وفکر کے ترجمان تھے، وہ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم ومعارف کے امین تھے، وہ شیخ العرب والعجم حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ ودیانت، امانت وذہانت کے امین تھے، وہ متکلم اسلام مولانا علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے کمالِ ذہنی و جمال فکری کا عکس تھے، وہ امیر شریعت علامہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر تھے، وہ مجاہد اسلام شیر سرحد مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی جراءت وبہادری اور دلیری کے منادو حدی خواں تھے، وہ متانت وسنجیدگی میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمان تھے۔ کالم کی تنگ دامنی کے پیش نظر میں اس ایک جملے پر اکتفا کرنے پر مجبور ہوں کہ بلاشبہ وہ قیادت وسیادت میں تمام سابقہ قائدین کے سچے جانشین تھے۔ محسوس یوں ہوتا تھا کہ وہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے قافلے کے بچھڑے ہوئے کوئی انسان ہیں، ان کو دیکھ کر اللہ والوں کی حقیقت دل میں راسخ ہوجاتی تھی۔

وہ بڑے شفیق اور خلیق انسان تھے، جوان کی مجلس میں ایک دفعہ گیا، پھر وہیں کا ہی ہوکر رہ گیا، جب وہ مسکراتے تو پھول بکھیرتے۔ وہ صاحب کمال بھی تھے اور صاحب جمال بھی۔ ان کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے، کہ خلاق عالم نے ان کی ذات میں کردار وگفتار اور اخلاص وعمل کی سلطنت کے اتنے خزانے مجتمع کرکے ودیعت فرمادیے تھے کہ باید وشاید، وہ قحط الرجال کے اس دور میں، جب القاب وخطابات ارزاں اور کمالات وصفات جنس نایاب بن کر رہ گئی ہیں، قدرت کا ایک عظیم عطیہ تھے، وہ ہر میدان میں علمائے دیوبند کا خلا پر کرنے کے لیے ایک مختصر سی عمر اور گراں بہا ذمے داریاں دے کر بھیجے گئے تھے، جنھیں انھوں نے کما حقہ نبھایا۔

وہ ایک ماہر اور کامیاب مدرس تھے اور اس میدان میں انہوں نے ہزاروں تشنگان علوم کو سیراب کیا۔ وہ خطابت کے شہسوار تھے، علما کے مجمع میں علمی تقریر کرتے اور عوام کے مجمع میں ان کے فہم اور استعداد کے مطابق بیان کرتے، خاص طور پر جدید تعلیم یافتہ طبقہ ان کے بیانات سے بہت متاثر تھا۔ برمحل عربی، اردو اشعار پڑھنے کا ان کو ملکہ حاصل تھا۔ ان کی تقریر مدلل، منضبط، عام فہم اور دلوں پر اثر کرنے والی ہوتی تھی اور کمال یہ ہے کہ اول سے آخر تک وہ موضوع سے ادھر ادھر نہ جاتے اور جتنا چاہتے اتنا بولنے پر قادر تھے۔

وہ معاصرانہ چشمک کے نام سے بھی واقف نہ تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہم عصر حضرات کا احترام کرتے، ان حضرات کا نام ادب واحترام سے لیا کرتے، ان کے حوالے بھی دیتے تھے۔ ان کی گفتگو میں مٹھاس اور لطف وکرم کی جھلک ہوتی تھی۔ وہ مشکل بات کو آسان طریقے سے بیان کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ان کی بات طویل بھی ہوتی تو سننے والے پہ گراں نہیں گزرتی تھی، ان کی بات میں وزن ہوتا تھا، وہ حق کہنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں لاتے تھے، نہ اس کو نفع ونقصان کے پیمانوں سے ناپنے تولنے کے عادی تھے، بایں ہمہ وہ غیبت نہ کسی کی کرتے تھے اور نہ کسی کی غیبت سنتے تھے، خواہ ان کا کتنا ہی بڑا مخالف کیوں نہ ہوتا۔

حضرت کے علم وعمل، قوت استدلال اور ان پر اکابر کے اعتماد کے حوالے سے حضرت کے شاگردِ خاص مولانا راجا عبدالرزاق کاشمیری کے بیان کردہ چند واقعات ان کے شکریے کے ساتھ ”شنیدہ کے بود مانند دیدہ“ کے اصول کے تحت درج کیے جارہے ہیں، وہ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے میرے شیخ، امام اہل سنت، قاطع رافضیت، ضیغم اسلام حضرت اقدس علامہ مولانا حافظ علی شیر حیدری اعلی اللہ مقامہ کو علم وفضل میں اعلیٰ مقام عطا فرما رکھا تھا۔ یوں تو آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صفات ودیعت کر رکھی تھیں، صبر واستقامت، ہمت وحوصلہ، غیرت ودینی حمیت، ذہانت ومتانت، تدریس وخطابت اور قیادت وسیادت جیسے مختلف عناصر کو یکجا کر کے ایک حسین وجمیل پیکر تراشا۔ ان تمام اوصاف میں علم وعمل اور ورع وتقویٰ کی صفات آپ میں ایسی کوٹ کوٹ کر بھری تھیں، کہ اپنے تو اپنے پرائے بھی ان صفات کے معترف تھے، بلکہ دشمن ان سے ہر دم ہراساں بھی رہتا تھا۔

ورع وتقویٰ میں بھی آپ اپنی مثال آپ تھے۔ ہم نے سن رکھا تھا کہ بڑے لوگوں سے دور رہ کر ہی ان سے حقیقی محبت وعقیدت قائم رہتی ہے اور جتنی ان سے قربت بڑھتی اور ان کے روز وشب سامنے آتے ہیں، عقیدت ومحبت اور پارسائی کا یہ بھرم ٹوٹ جایا کرتا ہے، لیکن واللہ العظیم ہم نے اپنے حضرت کو قریب سے دیکھا، سفر وحضر میں ان کے ساتھ رہنے کا بارہا موقع ملا، خوشی وغمی میں، اپنوں اور بیگانوں میں غرضیکہ ہر حال میں دیکھا اور ہمیشہ ہمیں آپ کے ورع وتقوے کی ایک عجیب ہی شان نظر آئی، معمولات کی پابندی، نماز پنجگانہ ہی نہیں، تہجد تک کا اہتمام، تلاوت کلام مجید سے رطب اللسان، استقامت وعزیمت، صبر وتحمل...... یہ اوصاف آپ میں ہمہ وقت جلوہ گر دیکھے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ کس قدر محبوب تھے، اس کا اندازہ اس شان شہادت سے ہوتا ہے، جو انھیں نصیب ہوئی۔ وہ پیر جو گوٹھ میں واقع ایک مدرسے میں درس قرآن وحدیث دے کر واپس تشریف لارہے تھے، دشمن نے ان پر حملہ کرنے کے لیے جن ساعات کا انتخاب کیا تھا، وہ ساعات بھی بڑی عظیم تھیں کہ جب خلاق عالم آسمان دنیا پر تشریف لاکر ندا کراتے ہیں ہے کوئی...... کیا معلوم! حضرتؒ نے کسی ایسی ہی ساعت میں ایسی ہی شان شہادت مانگی ہو، جو قبول کرلی گئی۔ میرے ایک دوست، جو سرکاری ملازم ہیں اور جن کا کسی دینی جماعت سے تعلق نہیں، حضرتؒ کی شہادت کے ایک ماہ بعد خیرپور کے دورے پر گئے تھے تو واپسی میں بتایا کہ اب تک ان کی گاڑی کی سیٹ، جس پر ان کا لہو گرا تھا، معطر ہے۔ اہل بصیرت جانتے ہیں یہ کس مقام علیا کی علامت تھی، جو دنیا میں دکھائی گئی۔ ان کے قاتلوں کے انجام سے بھی اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی کہ منتقم حقیقی کو انتقام لینے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی، اس نے اپنے ولی کے قاتلوں سے اعلان جنگ کیا ہے، سو اس کا انتقام بھی دنیا میں لے کر دکھادیا۔ سبحان تیری قدرت!

اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو اسلام کے غلبے کا ذریعہ بنائے اور امت مسلمہ کو ایسے آبدار ہیروں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بچے، قرآن اور ہماری ذمہ داری

عبدالوہاب

بچے اور قرآن، ان دونوں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے، یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ دنیا میں قرآن کے ماہرین بچپن ہی سے قرآن سے جڑے ہوئے تھے۔ جن بچوں کو ان کے والدین نے چھوٹی عمر میں قرآن سے جوڑا، ان بچوں کا قرآن سے تعلق ساری زندگی مضبوط رہا، یہاں میں اس بات کی وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ بچپن سے قرآن کے ساتھ جوڑنے سے مراد یہ نہیں جو ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے، یعنی بچے کو سکول سے واپس لاکر آدھے گھنٹے کے لئے مسجد کے قاری صاحب کے حوالے کر دینا، جب کہ وہ بچہ انتہائی تھکاوٹ کا شکار ہوتا ہے، اور پھر والدین نے بھی ساری ذمہ داری قاری صاحب ڈال رکھی ہوتی ہے، سالوں گزر جاتے ہیں اور والدین کبھی قاری صاحب سے ملاقات تک نہیں کرتے۔

اگرچہ موجودہ دور میں الحمد للہ حفظ قرآن کا رجحان زیادہ ہوا ہے لیکن پھر بھی عموماً یہی ہوتا ہے کہ لوگ اپنے کسی ایک بچے کو حفظ کروا کر دس افراد کی بخشش کے پرانے پر خود ہی دستخط کر کے بیٹھ جاتے ہیں، یعنی اب جو بھی ہو ہم بخشے بخشائے ہیں۔ چنانچہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ بچوں کو پاکیزہ ماحول فراہم نہیں کیا جاتا، بچہ مدرسے سے آکر گھر میں موجود شیطانی آلات سے بھی مستفید ہورہا ہوتا ہے، فلمیں ڈرامے اور کارٹون کی شکل میں دجالی ہدایات کے انجکشن اس کے قلب ودماغ پر لگتے رہتے ہیں۔

حفظ کے رجحان میں اضافے کے باوجود اب بھی نوے فیصد سے زیادہ لوگ ایسے ہی ہیں جو بچے کو بچپن کی عمر میں قرآن سے نہیں جوڑتے بلکہ جدید زبانیں اور علوم ہی بچپن میں پڑھاتے اور سکھاتے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے مشاہدے میں آئی ہے کہ جو بچے بچپن میں حفظ کرلیتے ہیں ان کا حافظہ دوسرے بچوں سے زیادہ قوی ہوتا ہے، چنانچہ اگر بچوں کو سب سے پہلے یعنی پانچ چھ سال کی عمر میں حفظ کروانا شروع کردیا جائے تو باقی چیزیں بعد میں بچہ بہت اچھی طرح سیکھ لیتا ہے۔

دوسری بات یہ بھی اہمیت کی حامل ہے کہ بچے کو چھوٹی عمر میں جو چیز سکھائی جائے گی ساری عمر اسی چیز کی چھاپ اس کی عملی زندگی میں بھی نظر آئے گی۔ بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت اور رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعلیم اور مسلمانوں کے عظیم قائدوں کے کارنامے بتلانے اور سکھلانے کے ضروری ہونے کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے اس کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور جنگیں اسی طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن کریم کی سورتیں یاد کراتے تھے۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں یہ وصیت کی ہے کہ بچے کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور نیک لوگوں کے واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دی جائے۔

علامہ ابن خلدون نے مقدمہ ابن خلدون میں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے اور یاد کرانے کی اہمیت کی جانب اشارہ کیا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ مختلف اسلامی ملکوں میں تمام تدریسی طریقوں اور نظاموں میں قرآن کریم کی تعلیم ہی اساس اور بنیاد ہے، اس لئے کہ قرآن کریم دین کے شعائر میں سے ہے، جس سے عقیدہ مضبوط اور ایمان راسخ ہوتا ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ فضل بن زید نے ایک دیہاتی عورت کے بچے کو دیکھا اور بہت متعجب ہوا، اس عورت سے اس بچے کے بارے میں سوال کیا تو اس عورت نے کہا: جب اس بچے کی عمر پانچ سال ہوگئی تو میں نے اسے استاد کے حوالے کردیا، اور اس نے قرآن کریم یاد کرلیا، اور تلاوت وتجوید سیکھ لی، پھر اسے عمدہ اشعار یاد کرائے اور سکھائے اور اپنی قوم کے قابل فخر کارناموں کی تعلیم دی گئی، اور اس کے آباء واجداد کے کارنامے بتائے، جب وہ بلوغ کی عمر کو پہنچ گیا تو میں نے اسے گھوڑوں پر سوار کرایا اور وہ بہترین مشاق شہسوار بن گیا اور ہتھیار سے لیس ہوکر محلّے کے گھروں کا محافظ بن گیا اور مدد کے لئے پکارنے والوں کی آواز کی جانب متوجہ رہنے لگا۔

پہلے زمانے کے لوگ اپنے بچوں کی تربیت کا نہایت اہتمام کیا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو جب اساتذہ کے حوالے کرتے اور ان حضرات وسب سے پہلے جو مشورہ دیتے اور جس بات کی انہیں نصیحت کرتے وہ یہ تھی کہ ان بچوں کو سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم دیں، اس کی تلاوت سکھائیں اور اسے انہیں یاد کرائیں تاکہ ان کی زبان درست ہو اور ان کی ارواح میں پاکیزگی وبلندی اور دلوں میں خشوع وخضوع پیدا ہو اور آنکھوں میں آنسو آئیں اور ان کے نفوس میں ایمان اور یقین راسخ ہو جائے۔

☆......☆......☆

البیان

حضرت صفوان بن وہب شہید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ قریشی صحابی ہیں۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

''صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن حلال بن مالک بن ضبہ بن الحارث۔''

''ابنِ بیضاءؓ'' کے نام سے مشہور تھے۔ غزوۂ بدر کے مجاہدین میں سے ہیں اور ابن اسحاقؒ کی روایت کے مطابق غزوۂ بدر ہی میں طعیمہ بن عدی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ غزوۂ بدر کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کے جنگی معرکوں میں ایک نمایاں معرکہ ''سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس معرکہ کے مجاہدین میں شامل تھے۔ آیئے! اس سریہ کی کچھ روئیداد پڑھتے ہیں۔

''غزوۂ سفوان سے واپسی کے بعد ماہِ رجب ۲ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو مقام نخلہ کی طرف روانہ فرمایا اور گیارہ مہاجرین کو آپ کے ہمراہ کیا، جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ
(۲) عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ
(۳) عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ
(۴) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
(۵) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
(۶) واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
(۷) خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ
(۸) سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ
(۹) عامر بن ایاس رضی اللہ عنہ
(۱۰) مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ
(۱۱) صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ۔

یہ گیارہ مہاجرین آپ کے ہمراہ تھے اور بارہویں خود امیر سریہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک سریہ میں بھیجنے کا ارادہ کیا اور یہ فرمایا کہ میں تم پر ایسے شخص کو امیر بناؤں گا جو تم میں سب سے زیادہ بھوک اور پیاس پر صابر ہوگا۔ بعد ازاں عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا اور یہ اسلام میں پہلے امیر تھے۔

معجم طبرانی میں باسناد حسن، حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عبداللہ بن جحش کو روانہ فرمایا تو ایک خط لکھ کر دیا اور حکم کیا کہ جب تک دو دن کا راستہ نہ طے کرلو اس وقت تک اس خط کو کھول کر نہ دیکھنا۔ دو دن کا راستہ طے کرنے کے بعد اس خط کو دیکھنا جو اس میں لکھا ہو، اس پر عمل کرنا اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مجبور نہ کرنا۔

چنانچہ دو روز کا راستہ طے کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا والا نامہ کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا:

''تم برابر چلتے جاؤ، یہاں تک کہ مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ میں جا کر اترو اور قریش کا انتظار کرو اور ان کی خبروں سے ہمیں مطلع کرتے رہو۔''

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کو پڑھ کر کہا:

''سمعاً وطاعۃً'' کہ میں نے آپ کے حکم کو سنا اور اطاعت کی۔ اور پھر تمام ساتھیوں کو اس مضمون سے آگاہ کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ میں تم میں سے کسی کو مجبور نہیں کرتا، جس کو شہادت عزیز ہو وہ میرے ساتھ چلے۔ سب نے خوش دلی سے آپ کی مرافقت کو منظور کیا اور آپ کے ساتھ چل پڑے۔

راستہ میں حضرت سعد اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہما کا اونٹ راستے سے ہٹ کر کہیں چلا گیا، اس لیے یہ دونوں حضرات اونٹ کی تلاش میں پیچھے رہ گئے اور گم ہوگئے اور بقیہ حضرات نے مقام نخلہ پہنچ کر قیام کیا۔

قریش کا ایک تجارتی قافلہ شام سے مکہ واپس آرہا تھا۔ اس دن رجب کی آخری تاریخ تھی، ان حضرات نے یہ سمجھا کہ شعبان شروع ہوگیا ہے اور اس قافلے پر حملہ کردیا۔ (واضح رہے کہ رجب حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک ہے، اور اُس زمانے حرمت والے مہینوں میں جنگ اور قتال ممنوع تھا) حضرت واقد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قافلے کے سردار عمرو بن الحضرمی کو ایک تیر مارا جس سے وہ مرگیا۔ اس کے مرتے ہی قافلے والے سراسیمہ اور پریشان ہوکر بھاگ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے قافلے کے تمام مال واسباب پر قبضہ کرلیا اور عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو گرفتار کرلیا۔ اس وقت تک غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لیے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے محض اپنے اجتہاد سے غنیمت کے پانچ حصے کرکے چار مجاہدین میں تقسیم کردیے اور ایک حصہ یعنی خمس رسول اللہ ﷺ کے لیے رکھ لیا۔ جب مدینہ واپس لوٹے تو آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تمہیں حرمت والے مہینے میں تو قتال کا حکم نہیں دیا تھا۔ خیر اب جب تک کوئی وحی نازل نہیں ہوجاتی اس وقت تک مال غنیمت اور قیدیوں کو حفاظت میں رکھو۔''

اس پر حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بہت نادم اور پریشان ہوئے۔ ادھر مشرکین اور یہود نے یہ کہنا شروع کردیا کہ ''محمد اور ان کے ساتھیوں نے حرمت والے مہینے میں قتل وقتال کو حلال کرلیا''۔ اس پر سورۃ بقرہ کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

﴿یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه الاية﴾ (آیت رقم ۲۱۷) جس کا ترجمہ اور مفہوم یہ ہے:

''آپ سے ماہ حرام میں قتال کرنے کی بابت دریافت کرتے ہیں، آپ جواب میں کہہ دیجئے کہ بے شک ماہ حرام میں قصداً قتال کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کے راستے سے کسی کو روکنا اور خدا کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اہل حرم کو حرم سے نکالنا اللہ نزدیک یہ جرم سب جرموں سے زیادہ سخت اور بڑا ہے اور کفر اور شرک کا فتنہ اس قتل سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اور یہ کافر ہمیشہ تم سے جنگ کرتے رہیں گے تاکہ تم کو تمہارے دین سے ہٹا دیں اگر ان کو طاقت ہو۔''

خلاصہ یہ کہ کسی اشتباہ اور التباس کی بنا پر نادانستہ طور پر حرمت والے مہینے میں قتل وقتال کا واقع ہوجانا کوئی بڑی چیز نہیں، البتہ کفر وشرک اور مسلمانوں کو جان بوجھ کر مسجد حرام سے روکنا ایک عظیم فتنہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں۔

اس آیت شریفہ کے نازل ہونے کے آپ ﷺ نے خمس قبول فرمالیا ور باقی مال غنیمت مجاہدین میں تقسیم کردیا۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء اس آیت کو سن کر خوش ہوئے لیکن اب ان کو ایک اور فکر دامن گیر ہوگئی کہ چلو اس غلطی پر مؤاخذہ نہیں لیکن کیا اجر اور ثواب ملے گا یا نہیں؟؟ چنانچہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کے بارے میں درخواست کی تو اس پر اگلی آیت یعنی......

﴿ان الذين آمنوا و الذين هاجروا و جاهدوا في سبيل الله أولئك يرجون رحمة الله والله غفور رحيم﴾ (آیت رقم: ۲۱۸)

ترجمہ: ''تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، ایسے لوگ بلا شبہ اللہ کی رحمت کی امید کرسکتے ہیں اور اللہ بڑے بخشنے والے اور مہربان ہیں۔''

یہ اسلام میں پہلی غنیمت تھی اور عمرو بن حضرمی پہلا مقتول تھا جو مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ قریش نے عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کا فدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تک میرے ساتھی سعد اور عتبہ واپس نہیں آجاتے، اس وقت تک میں تمہارے قیدیوں کو نہیں چھوڑوں گا، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کو قتل نہ کردو۔ اگر تم میرے ساتھیوں کو قتل کروگے تو میں بھی تمہارے آدمیوں کو قتل کردوں گا۔''

اس کے چند دن بعد حضرت سعد اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہما واپس آگئے۔ آپ ﷺ نے فدیہ لے کر عثمان اور حکم کو چھوڑ دیا۔ عثمان تو رہا ہوتے ہی مکہ واپس چلا گیا اور کافر ہی مرا، جبکہ حکم بن کیسان مسلمان ہوگئے اور مدینہ میں رہے یہاں تک کہ بیر معونہ کے واقعے میں شہید ہوئے۔''

بہر حال ان خوش قسمت لوگوں میں کہ جن کے دفاع میں اللہ تعالیٰ کا قرآن اترا...... حضرت صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، بعد ازیں آپ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے۔

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن امیہ شہید رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

''صفوان بن امیہ بن عمرو السلمی۔''

بنی اسید کے حلیف تھے، غزوۂ بدر میں آپ رضی اللہ عنہ کی شرکت مختلف ہے۔ البتہ آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی ''مالک بن امیہ رضی اللہ عنہ'' کا غزوۂ بدر میں شریک ہونا ثابت ہے۔ آپ اور آپ کے مذکورہ بھائی (رضی اللہ عنہما) دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابہ)

رضی اللہ عنہما......رضی اللہ عنہما......رضی اللہ عنہما

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

امام اہلسنت محقق العصر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی یاد میں

ترجمانِ اہلِ سنت فخرِ اہلِ دیو بند
قالع وقماع باطل دلستاں جاتا رہا

دو حُسینوں سے شرابِ معرفت پی کر امیں
مستفیضوں کو پلاکر مہرباں جاتا رہا

جس کے علم وفیض سے روشن ہوا سارا جہاں
رہنمائے اہلِ حق ماہِ رواں جاتا رہا

جس نے باطل کو کیا چیلنج ہر میدان میں
وہ مبارز مرد حق شیر ژیاں جاتا رہا

جس کے خامہ نے کئے تھے ملحدوں کے سر قلم
وہ مصنف اور محقق کامراں جاتا رہا

اہلِ سنت کی امامت سے ہوئے وہ سرفراز
صفِ باطل چیر کر صفدر زماں جاتا رہا

لایخافون کے مصداق مکمل تھے وہ شیخ
اہلِ سنت کا حقیقی ترجماں جاتا رہا

تیرے جانے سے ہوئے ہم دیو بندی سب یتیم
چھوڑ کر تنہا ہمیں سوئے جناں جاتا رہا

ہوگئے علمی پدر کی موت سے بے سایہ ہم
چھوڑ کر گریاں وہ منظور جہاں جاتا رہا

گناہوں کو پہچانیے...... اور پھر ان سے بچیے

۸

شفیق الرحمٰن

(۴۰) لوگوں کا راستہ تنگ کرکے کھڑا ہونا یا راستے میں بیٹھ جانا

ایذائے مسلم خواہ کسی بھی شکل میں ہو حرام ہے...... اس کی مختلف صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ اور راستے کو تنگ کردیا جائے...... یہ چیز آج کل بہت ہوگئی ہے...... سڑکوں پر، گلیوں میں، بازاروں میں ہر جگہ تجاوزات کی بھرمار ہوتی ہے...... اور بے چارے راہ گزر اذیت کا شکار ہوتے ہیں...... بالخصوص خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اول تو راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا، لیکن اگر مجبوری ہو اور اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو تو پھر اس کے کچھ احکام اور آداب بیان فرمائے جن کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو''۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہے جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب (تم مجبوری کی بناء پر) بیٹھنے کے علاوہ دوسری صورت سے انکار کرتے ہو تو پھر راستے کو اس کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! راستہ کا کیا حق ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آنکھوں کا بند کرنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالنا) ایذا رسانی سے باز رہنا (یعنی راستہ تنگ کردینے سے یا کسی اور طرح گزرنے والوں کو ایذا پہنچانے سے بچنا)، سلام کا جواب دینا اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا''۔ (بخاری ومسلم)

(۴۱) جس چیز کا معاملہ دو شخصوں کے درمیان ہو رہا ہو اس میں کود پڑنا

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ ایذائے مسلم کی ہر شکل حرام ہے......تو ان شکلوں میں سے ایک شکل یہ بھی ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے لین دین کررہا ہو، کوئی چیز خرید رہا ہو یا ایسے ہی کسی نے کہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہوا ہے اور کوئی تیسرا شخص درمیان میں ٹانگ اڑادے...... یہ صورتیں از روئے حدیث ناجائز اور گناہ ہیں...... اس تیسرے شخص کو چاہیئے کہ انتظار کرے......اور اگر پہلے دو شخصوں کے درمیان معاملہ طے ہوجائے تو بات ہی ختم اور ان کے درمیان بات نہ بن پائے تو اب اگر یہ معاملہ کرنا چاہے تو کرے......ملاحظہ فرمائیں احادیث مبارکہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن مؤمن کا بھائی ہے لہذا کسی مؤمن کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھیجے یہاں تک کہ وہ چھوڑ نہ دے''۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام بھیجے، الا یہ کہ اس کو اجازت دے دی جائے''۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے (یعنی کسی خرید وفروخت کا معاملہ ہو رہا ہو تو اس میں مداخلت نہ کرے اور چیز کے زیادہ دام نہ لگائے)''۔ (مسلم)

(۴۲) پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو دنیا میں آخرت کی تیاری کے لیئے بھیجا ہے......اور آخرت ہی کو انسان کا مقصد تخلیق قرار دیا ہے باقی دنیا اور دنیا کی حاجتیں اور اسباب یہ سب ضرورت کی چیزیں ہیں، مقصد حیات نہیں...... اور ضابطہ یہ ہے کہ ضرورت کو ضرورت کی حد تک رکھنا چاہیئے، ضرورت کو مقصد بنالینا اور مقصد کو پس پشت ڈال دینا قطعاً جائز نہیں...... اسی لئے شریعت نے ہر اس چیز سے انسان کو دور رہنے کی تلقین کی ہے جو انسان کی آخرت سے غافل کرے...... چنانچہ اسی اصول کے پیش نظر کھانے پینے کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ انسان تھوڑا کھائے...... صرف اتنا کھائے کہ جس سے ضرورت پوری ہوجائے اور انسانی صحت وقوت برقرار رہے...... لیکن اس حد سے بڑھ کر کھانا شریعت کی نظر میں مذموم ہے...... کیونکہ زیادہ کھانا سستی، غفلت، بے کاری، وساوس اور بیماریاں جنم لیتی ہیں...... نتیجتاً انسان خود عبادت سے یا پھر کم ازکم لذت عبادت اور خشوع وخضوع سے محروم ہوجاتے ہے...... اس لئے علمائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ مستقل طور پر زیادہ کھانے کی عادت بنالینا گناہ بھی ہے اور اسراف بھی...... چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا (تو آزمائش کے طور پر) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے آگے کھجوریں رکھ دیں، چنانچہ وہ غلام (خوراک سے بہت زیادہ) کھجوریں کھا گیا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: کہ زیادہ کھانا بے برکتی کا سبب اور بے برکتی کی علامت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس غلام کو واپس کردینے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ غلام واپس کردیا گیا۔ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا جو (پہلے) بہت زیادہ کھاتا تھا مگر جب مسلمان ہوا تو کم کھانے لگا...... اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''حقیقت تو یہ ہے کہ مؤمن تو ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔ (بخاری)

اس حدیث مبارک میں یہ تنبیہ موجود ہے کہ مؤمن کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صبر وقناعت کو لازم پکڑے، زہد وریاضت کی راہ اختیار کرے، خورد ونوش کی اسی حد پر اکتفا کرے جو زندگی کی بقا کیلئے ضروری ہے، اور اپنے معدے کو اتنا خالی رکھے جو نورانیتِ دل، صفائی باطن اور شب بیداری وغیرہ کیلئے معاون ثابت ہو۔

(۴۳) قرآن پاک کے آداب کا خیال نہ رکھنا

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے...... اس کلام کی نسبت جس ذات کے ساتھ ہے وہ ذات حاکموں کی حاکم، بادشاہوں کی بادشاہ اور پوری کائنات کی بلاشرکت غیر مالک ہے...... لہذا اس کی تلاوت کے وقت ان تمام آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا انتہائی ضروری ہے جو کلام اور صاحب کلام کی عظمت شان کے مطابق ہوں...... مثلاً قرآن مجید کو کسی بلند جگہ پر رکھنا جیسے تکیہ وغیرہ اور قرآن مجید کی تلاوت کے دوران کھانے پینے اور تمام دنیاوی امور اور کلام وگفتگو سے پرہیز کیا جانا اور اسی طرح تلاوت کے وقت کسی کی تعظیم کے لیئے قرآن مجید کی تلاوت کو بند نہ کیا جانا وغیرہ...... ہاں البتہ عالم باعمل، استاذ یا والدین کے لئے کھڑا ہوجانا اور ان کی تعظیم کرنا جائز ہے...... لیکن اس میں بھی اس بات کا خاص لحاظ رکھا جائے کہ پہلے تلاوت کو کسی صحیح مقام پر روک کر پورے ادب سے قرآن پاک کو بند کیا جائے پھر کھڑا ہوا جائے...... الغرض قرآن پاک کا ہر ممکن ادب ضروری ہے...... اور کسی بھی طرح سے قرآن پاک کی بے ادبی گناہ ہے۔ (مظاہر الحق)

(۴۴) دوسرے کو نقصان پہنچانے کیلئے زیادہ بھاؤ لگانا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب تلاش کرو اور نہ ہی بیع تناجش کرو اللہ تعالیٰ کے بندوں بھائی بھائی ہوجاؤ''۔

بیع تناجش یعنی کسی کو پھنسانے کیلئے کسی چیز کی زیادہ قیمت لگادینا، اگرچہ خود لینے کا ارادہ نہ ہو یہ صورت ناجائز ہے اور گناہ ہے۔

(۴۵) جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا

جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا سخت گناہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخل ہونا (خواہ وہاں ٹھہرنے کیلئے ہو یا وہاں سے گزرنے کیلئے) ہو جائز نہیں کرتا''۔ (ابوداؤد)

(۴۶) تنہائی میں شرمگاہ کھولنا

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو حیا اور شرم کا درس دیا ہے...... اور بے حیائی اور بے شرمی کی ہر ممکن صورت سے بچنے کی تاکید کی ہے...... یہاں تک کہ تنہائی کے عالم میں بھی اسلام شرم وحیاء پر کاربند رہنے کا حکم دیتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو بلاوجہ کھولنے سے منع کرتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم برہنہ ہونے سے اجتناب کرو (اگرچہ تنہائی میں کیوں نہ ہوں) کیونکہ پاخانہ اور بیوی سے مجامعت کے وقت کے علاوہ تمہارے ساتھ ہر وقت وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو تمہارے اعمال لکھتے ہیں، لہذا تم ان فرشتوں سے حیا کرو اور ان کی تعظیم کرو''۔ (ترمذی)

(۴۷) مسجد کی بے ادبی

مسجد اللہ تبارک وتعالیٰ کا گھر ہے اور حدیث مبارکہ کی رو سے کرہ ارض پر اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب جگہ مسجد ہے...... جب مسجد کی یہ شان اور عظمت ہے تو اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مسجد کے ادب کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے...... اور مسجد کی کسی قسم کی بے ادبی سے سخت اجتناب کیا جائے...... کیونکہ مسجد کی بے ادبی سخت گناہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو زمین میں دبادے''۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کردینا پایا اور برے اعمال میں مسجد کے اندر تھوک دیکھا جس کو دبایا نہ گیا ہو''۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور یہ کہ (وہ مسجدیں) پاک وصاف رکھی جائیں اور ان میں خوشبوئیں رکھی جائیں''۔ (ترمذی)

☆......☆......☆

اچھے اور بُرے اخلاق

قسط ۱۷

محمد حق نواز

شرم وحیا

شرم وحیا ایک ایسا اہم فطری اور بنیادی وصف ہے جس کو انسان کی سیرت سازی میں بہت زیادہ دخل ہے، یہی وہ وصف اور خلق ہے جو آدمی کو بہت سے برے کاموں اور بری باتوں سے روکتا، اور فواحش ومنکرات سے اس کو بچاتا ہے، اور اچھے اور شریفانہ کاموں کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ الغرض شرم وحیا انسان کی بہت سی خوبیوں کی جڑ اور بنیاد ہے، اور فواحش ومنکرات سے اس کی محافظ ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیم وتربیت میں اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔

اس سلسلہ کے آپ ﷺ کے چند ارشادات ذیل میں پڑھئے۔

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے، اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے''۔

(موطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی)

مطلب یہ ہے کہ ہر دین اور ہر شریعت میں اخلاق انسانی کے کسی خاص پہلو پر نسبتاً زیادہ زور دیا جاتا ہے، اور انسانی زندگی میں اسی کو نمایاں اور غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور شریعت میں رحمدلی اور عفو ودرگزر پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، اسی طرح اسلام، یعنی رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں حیا پر خاص زور دیا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں حیا کا مفہوم بہت وسیع ہے، ہمارے عرف اور محاورہ میں تو حیا کا تقاضا اتنا ہی سمجھا جاتا ہے کہ آدمی فواحش سے بچے، یعنی بے ہودہ باتوں اور بے ہودہ کاموں سے پرہیز کرے۔ لیکن قرآن وحدیث کے استعمالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا طبیعت انسانی کی اس کیفیت کا نام ہے کہ ہر نامناسب بات اور ناپسندیدہ کام سے اس کو انقباض اور اس کے ارتکاب سے اذیت ہو۔ پھر قرآن وحدیث ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیا کا تعلق صرف اپنے ہم جنسوں ہی سے نہیں، بلکہ حیا کا سب سے زیادہ مستحق وہ خالق ومالک ہے جس نے بندہ کو وجود بخشا اور جس کی پروردگاری سے وہ ہر آن حصہ پا رہا ہے، اور جس کی نگاہ سے اس کا کوئی عمل اور کوئی حال چھپا نہیں ہے۔ اس کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ شرم وحیا کرنے والے انسانوں کو سب سے زیادہ شرم وحیا اپنے ماں باپ کی، اور اپنے بڑوں اور محسنوں کی ہوتی ہے، اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑا، اور سب محسنوں کا محسن ہے، لہٰذا بندہ کو سب سے زیادہ شرم وحیا اسی کی ہونی چاہئے۔ اور اس حیا کا تقاضا یہ ہوگا کہ جو کام اور بات بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے حکم کے خلاف ہو، آدمی کی طبیعت اس سے خود انقباض اور اذیت محسوس کرے اور اس سے باز رہے، اور جب بندہ کا یہ حال ہوجائے تو اس کی زندگی جیسی پاک اور اس کی سیرت جیسی پسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوگی ظاہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر انصار میں سے ایک صاحب پر ہوا، اور وہ اس وقت اپنے بھائی کو حیا کے بارہ میں کچھ نصیحت وملامت کررہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا جزو ہے۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ انصار میں سے کوئی صاحب تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے شرم وحیا کا وصف خاص طور سے عطا فرمایا تھا، جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے معاملات میں نرم ہوں گے، سخت گیری کے ساتھ لوگوں سے اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہ کر پاتے ہوں گے، جیسا کہ اہل حیا کا عموماً حال ہوتا ہے۔ اور ان کے کوئی بھائی تھے، جو ان کی اس حالت اور روش کو پسند نہیں کرتے تھے، ایک دن یہ بھائی ان صاحب حیا بھائی کو اس بات پر ملامت اور سرزنش کررہے تھے کہ تم اس قدر شرم و حیا کیوں کرتے ہو، اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کا ان دونوں بھائیوں پر گزر ہوا، اور آپ ﷺ نے ان کی باتیں سن کر ملامت ونصیحت کرنے والے بھائی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے ان بھائی کو اپنے حال پر چھوڑ دو، ان کا یہ حال تو بڑا مبارک حال ہے، شرم وحیا تو ایمان کی ایک شاخ یا ایمان کا پھل ہے اور اگر اس کی وجہ سے بالفرض دنیا کے مفادات کچھ فوت بھی ہوتے ہوں، تو آخرت کے درجے بے انتہا بڑھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان کا مقام جنت ہے، اور بے حیائی بدکاری میں سے ہے اور بدی دوزخ میں لے جانے والی ہے''۔

(مسند احمد، جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حیا اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے ہی رہتے ہیں، جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔

(شعب الایمان للبیہقی)

مطلب یہ ہے کہ ایمان اور حیا میں ایسا گہرا تعلق ہے کہ اگر کسی آدمی یا کسی قوم میں سے ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھ جائے گا۔ یعنی کسی شخص یا جماعت میں حیا اور ایمان یا تو دونوں ہوں گے یا دونوں نہیں ہوں گے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حیا صرف خیر ہی کو لاتی ہے''۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

بعض اوقات سرسری نظر میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شرم وحیا کی وجہ سے آدمی کو کبھی کبھی نقصان بھی پہنچ جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں اسی شبہ کا ازالہ فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ شرم وحیا کے نتیجہ میں کبھی نقصان نہیں ہوتا، بلکہ ہمیشہ نفع ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جن مواقع پر ایک عام آدمی کو عامیانہ نقطہ نظر سے نقصان کا شبہ ہوتا ہے وہاں بھی اگر ایمانی اور اسلامی وسیع نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بجائے نقصان کے نفع ہی نفع نظر آئے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگلی نبوت کی باتوں میں سے لوگوں نے جو کچھ پایا ہے اس میں ایک یہ مقولہ بھی ہے کہ ''جب تم میں شرم وحیا نہ ہو، تو پھر جو چاہو کرو''۔

(صحیح بخاری)

انبیائے سابقین کی پوری تعلیمات اگرچہ محفوظ نہیں رہیں، لیکن ان کی کچھ بچی کچی باتیں ضرب المثل کی طرح ایسی مقبول، عام اور مشہور ہوگئیں کہ سیکڑوں ہزاروں برس گذرنے کے پر بھی وہ محفوظ اور زبان زد خلائق رہیں۔ انہیں میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ جو حضور ﷺ کے زمانہ تک بطور ضرب المثل لوگوں کی زبان پر چڑھی ہوئی تھی ''اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ'' جس کو فارسی میں کہا جاتا ہے ''بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن''۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں تصدیق فرمائی کہ یہ حکیمانہ اور ناصحانہ مقولہ اگلی نبوت کی تعلیمات میں سے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے کرنی چاہئے۔ مخاطبین نے عرض کیا، الحمد للہ! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر (یعنی دماغ) اور سر میں جو خیالات وافکار ہیں ان سب کی نگہداشت کرو، اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو، (یعنی برے خیالات سے دماغ کی، اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے، وہ دنیا کی آرائش وعشرت سے دستبردار ہوجائے گا، اور اس چندروزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لئے پسند اور اختیار کرے گا، پس جس نے یہ سب کچھ کیا، سمجھو کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا''۔

(جامع ترمذی)

☆......☆......☆

تیونس میں بیروزگاری میں شدید اضافہ، ملک بھر میں پرتشدد احتجاجی مظاہرے، توڑ پھوڑ

قصرین شہر میں کرفیو کے باوجود ہزاروں نوجوان سڑکوں پر نکل آئے، مشتعل افراد کی تھانے پر دھاوا بولنے کی کوشش

مظاہرے بیروزگار نوجوان کی خودکشی کے بعد شروع ہوئے، فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں، متعدد زخمی

قصرین (نیٹ نیوز) تیونس میں بیروزگاری میں شدید اضافہ ہوگیا، ایک بیروزگار نوجوان کی خودکشی کے بعد ملک بھر میں پرتشدد احتجاجی مظاہرے شروع ہوگئے، مظاہرین نے توڑ پھوڑ کا سلسلہ شروع کردیا۔ تفصیلات کے مطابق تیونس میں بے روزگار نوجوان کی خودکشی کے بعد احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ ملک بھر میں پھیل گیا، قصرین شہر کے بعد دارالحکومت تیونس اور ملک کے دیگر 8 اضلاع میں بھی نوجوان سڑکوں پر نکل آئے، سلیانہ، طبلہ، قرینہ، سیدنہ، الجہس، قیروان اور سوسہ اور دارالحکومت تیونس میں بھی احتجاجی مظاہرے کئے گئے ہیں، تیونس کی شارع حبیب بورقیبہ میں احتجاجی ریلی نکالی گئی، قصرین میں کرفیو کے باوجود ہزاروں نوجوان مسلسل دوسرے روز بھی سڑکوں پر موجود رہے، مشتعل افراد نے ایک پولیس اسٹیشن پر دھاوا بولنے کی بھی کوشش کی جہاں فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، فورسز نے احتجاجی مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس کی شیلنگ کی جبکہ نوجوانوں نے سڑکوں پر ٹائر جلائے، مظاہرین نعرے بازی کرتے رہے کہ ہمیں روزگار، آزادی، وقار چاہئے، مظاہروں کا سلسلہ قصرین میں اتوار کے روز ایک بے روزگار نوجوان کی خودکشی کے بعد شروع ہوا تھا، قصرین میں ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ وہ گذشتہ 7 برس سے بے روزگار ہے، اس کا کہنا تھا کہ ہم وعدوں سے تنگ آچکے ہیں اور اس مرتبہ ہم لوگ اس وقت تک گھر نہیں جائیں گے جب تک کہ ہمیں حقیقی نتائج نہیں ملتے۔ 30 سالہ سمیر کا کہنا تھا کہ ہم عزت اور وقار کے ساتھ گھروں کو لوٹنا چاہتے ہیں، دوسری جانب حکومتی ترجمان کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس صورتحال کو فوری قابو کرنے کے لئے جادو کی چھڑی نہیں ہے، واضح رہے تیونس میں اس وقت بے روزگاری کی شرح 15.3 فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ 2010ء میں یہ شرح 12 فیصد تھی۔

ایران سے خطرہ ہے، جوہری بم بنا سکتے ہیں، سعودی عرب

نتائج بھگتنا ہونگے، سعودی عرب کا پاکستان سے ایٹم بم خریدنے کا خدشہ ہے، امریکا

ریاض (مانیٹرنگ ڈیسک) سعودی عرب کے وزیر خارجہ عادل الجبیر نے ایران کے خطرے سے نمٹنے کیلئے جوہری بم بنانے کے امکان کو رد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جبکہ امریکا نے نتائج بھگتنے کی دھمکی دیدی۔ خبر رساں ادارے "رائٹرز" کے اس سوال پر کہ اگر ایران نے معاہدے کے باوجود بم بنالیا تو کیا سعودی عرب جوہری بم حاصل کریگا؟ تو عادل الجبیر نے کہا کہ ان کا ملک "وہ سب کچھ کرے گا جو ہمیں اپنے لوگوں کی حفاظت کیلئے کرنا پڑے گا"۔ ادھر امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے ان خدشات کو رد کردیا کہ سعودی عرب ایرانی خطرے سے نمٹنے کیلئے جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ سعودی عرب کے حوالے سے ایسے خدشات سامنے آرہے ہیں کہ جوہری بم خرید سکتا ہے اور قوی امکان ہے کہ وہ یہ بم پاکستان سے خریدے۔

8 لاکھ سے زائد قابض فورسز کیساتھ مجاہدین کئی سال سے برسرپیکار ہیں، سید صلاح الدین

بے مقصد مذاکراتی عمل کے ذریعہ بھارت صرف عالمی برادری کو دھوکا اور قبضہ مستحکم کرنے کیلئے وقت حاصل کر رہا ہے

مذاکرات وقت کا ضیاع ہیں، بھارتی ہٹ دھرمی، عالمی طاقتوں کے دہرے معیار نے افادیت ختم کی، چیئرمین متحدہ جہاد کونسل

اسلام آباد (نیٹ نیوز) متحدہ جہاد کونسل کے چیئرمین سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ پٹھان کوٹ حملے کو پاک بھارت مذاکرات ختم کرنے کی سازش سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے۔ مقبوضہ ریاست میں آٹھ لاکھ سے زائد قابض فورسز کیساتھ مسلح مجاہدین کئی سال سے برسرپیکار ہیں، ہر روز مجاہدین بھارتی عسکری اہداف کو نشانہ بناتے ہیں۔ پٹھان کوٹ حملہ بھی اسی طرح کی کارروائیوں کا تسلسل ہے۔ اس کا مذاکراتی عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مذاکرات وقت کا ضیاع ہیں، بھارتی ہٹ دھرمی، عالمی طاقتوں کے دہرے معیار نے افادیت ختم کی۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی جدوجہد میں کیمپ ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت کی مذاکراتی پالیسی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں، آج تک ڈیڑھ سو سے زائد مذاکراتی راؤنڈ ہو چکے ہیں، حاصل کچھ نہیں ہوا۔ بے مقصد اور لاامتناہی مذاکراتی عمل کے ذریعے بھارت ایک طرف عالمی برادری کو دھوکا دے رہا ہے اور دوسری طرف فوجی قبضہ مستحکم کرنے کیلئے وقت حاصل کررہا ہے۔ کوئی اور اس حقیقت کو سمجھے یا نہ سمجھے، ہم کشمیری اس طریقہ کو خوب سمجھتے ہیں۔ بھارت نہ تو کشمیر کے بنیادی مسئلے پر بات چیت کے لیے تیار ہے اور نہ مقبوضہ کشمیر کو ایک فریق کی حیثیت تسلیم کرنے کیلئے آمادہ ہے، لہذا یہ مذاکراتی عمل فضول مشق اور وقت کا ضیاع ہے۔ آزاد جموں کشمیر میرا وطن اور یہیں کیمپ ہے، اخلاقا اور عالمی قوانین کے مطابق مقبوضہ سرزمین کی آزادی کے لیے ہر قسم کی سرگرمی جاری رکھنے میں حق بجانب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کا بنیادی فریق اور وکیل ہے۔ بھارت کیساتھ تعلقات استوار کرتے وقت کشمیریوں کے جذبات و احساسات ملحوظ رکھنے ہونگے۔ بھارت مخالف عوامی جذبات اور ریاست کے جوانوں کا جذبہ جہاد اس کو مزید قوت و طاقت فراہم کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی روایتی ہٹ دھرمی، غیر حقیقت پسندانہ روش اور فوجی غرور اور عالمی طاقتوں اور اداروں کے دہرے معیار اور سرد مہری نے پرامن مذاکرات کی افادیت ہی ختم کردی ہے۔ ریاستی نوجوان اس بات پر یکسو ہیں کہ مسلح جدوجہد کے سوا مسئلے کا کوئی حل ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر ضرور آزاد ہوگا۔

شام، فاقہ کشی سے مزید 5 افراد جان کی بازی ہار گئے

محصور مضایا میں فاقہ کشی سے ہلاک ہونیوالے افراد کی تعداد 50 سے زائد ہوگئی

جنیوا (نیٹ نیوز) شام کے محصور علاقے مضایا میں فاقہ کشی کا شکار لوگوں کو خوراک پہنچانے کی کوششوں کے باوجود لوگوں کی ہلاکتوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ عالمی میڈیا کے مطابق دمشق کے نواحی علاقے مضایا میں پچھلے ایک ہفتے کے دوران مزید 6 افراد بھوک اور بیماریوں کے ہاتھوں جان کی بازی ہار گئے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مضایا میں اشیائے خورونوش کی قیمتیں بدستور آسمان کو چھو رہی ہیں۔ اگرچہ امدادی کاموں کی شروعات ہوئی ہیں مگر اس کے باوجود گوشت کا ایک پیکٹ 15 ڈالر اور دودھ فی کلو 313 ڈالر میں فروخت ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے امدادی اداروں کے زیر اہتمام دو امدادی قافلے مضایا پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں مگر ان کی آمد سے کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑا ہے۔ امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ پچھلے ایک ماہ میں 32 شہری فاقہ کشی سے ہلاک ہوئے۔ ایک ہفتے کے دوران دو امدادی قافلے خوراک کا سامان لے کر مضایا پہنچے مگر قافلوں کے ذریعے لائی گئی امداد بھی ناکافی ہے کیونکہ مضایا میں قحط کے شکار لوگوں کی تعداد 42 ہزار سے زیادہ ہے جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں۔

اردن، سیکیورٹی فورسز کی فائرنگ سے 12 شامی شہری جاں بحق، 24 فرار

عمان (نیٹ نیوز) شام کی سرحد سے اردن میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش میں اردن کی سکیورٹی فورسز کی فائرنگ سے 12 شامی شہری ہلاک جبکہ چوبیس فرار ہوگئے۔

وسطی افریقہ جمہوریہ کی نصف آبادی بھوک کا شکار ہے، ڈبلیو ایف پی

یہ تعداد سو فیصد اضافے کیساتھ 25 لاکھ تک پہنچ گئی ہے جو کل آبادی کا نصف ہے

نیو یارک (نیٹ نیوز) وسطی افریقہ جمہوریہ کی نصف آبادی بھوک کا شکار ہے۔ یہ بات اقوام متحدہ کے عالمی غذائی پروگرام (ڈبلیو ایف پی) کے عہدیدار گائے آڈوا کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہی گئی۔ بیان کے مطابق ملک میں گزشتہ 3 سال سے جاری تنازعات اور عدم تحفظ کے نتیجے میں بھوک کا شکار لوگوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور گزشتہ ایک سال کے دوران یہ تعداد سو فیصد اضافے کے ساتھ 25 لاکھ تک پہنچ گئی ہے جو کل آبادی کا نصف ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ملک میں لوگوں کی بڑی تعداد اپنا سب کچھ بیچ چکی ہے۔ والدین نے بچوں کو سکول بھیجنا بند کر دیا ہے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہیں۔ 33 فیصد آبادی کو یہ علم نہیں ہوتا کہ انہیں آئندہ وقت کا کھانا کہاں سے ملے گا۔ غذائی قلت کی ایک اور وجہ کسانوں کی مشکلات ہیں جن میں عدم تحفظ کی وجہ سے اپنی فصلوں کو تیار حالت میں چھوڑ کر گھر ہو جانا سرفہرست ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ادارے کو غذائی قلت کا شکار افراد کو جون 2016ء تک غذائی اشیاء فراہم کرنے کیلئے 41 ملین ڈالر درکار ہیں۔

سعودی سرحد پر حوثیوں کا دھاوا، جھڑپ میں 30 باغی ہلاک

حوثیوں نے سعودی عرب میں دراندازی کی کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا، متعدد حوثی زخمی، کئی گاڑیاں تباہ

سرحد کی مکمل نگرانی کر رہے ہیں، کارروائی میں نہ صرف دشمن کو جانی بلکہ مالی نقصان بھی پہنچایا گیا، سربراہ سعودی بارڈر فورس

ریاض (نیٹ نیوز) حوثی باغیوں کی سعودی عرب میں دراندازی کی کوشش ناکام بنادی گئی، فورسز کی کارروائی میں 30 باغی ہلاک، متعدد زخمی، کئی گاڑیاں تباہ کردی گئیں۔ عرب ٹی وی کے مطابق سعودی عرب کی بارڈر سیکیورٹی فورسز نے یمن کی سرحد سے دراندازی کی کوشش کی اور دھاوا بول کر سعودی عرب میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ سعودی فورسز نے دراندازی کرنے والے حوثی باغیوں کے خلاف بروقت اور بھرپور جوابی کارروائی کی جس کے نتیجے میں کم سے کم 30 حوثی باغی ہلاک ہوگئے ہیں۔ سعودی عرب کی بارڈر فورسز کے سربراہ نے ایک بیان میں بتایا کہ سرحدوں کی حفاظت پر مامور فورسز سرحد پار سے دراندازی روکنے کے لیے ہمہ وقت چوکس ہیں۔ فورسز پوری سرحد کی مکمل نگرانی کر رہی ہیں۔ سرحد پار سے ہونے والی کسی بھی دراندازی کی کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے دشمن کو بھاری نقصان پہنچانے کے لیے تیار ہیں۔ سعودی عہدیدار کا کہنا تھا کہ سرحد پار سے دراندازی کرنے والے باغیوں کے خلاف کارروائی میں نہ صرف دشمن کو جانی نقصان پہنچایا گیا ہے بلکہ ان کے زیر استعمال کئی گاڑیوں کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔

عالمی برادری تنازعہ کشمیر کی حساسیت کا ادراک کرے، میرواعظ عمر فاروق

بھارت کشمیریوں کی مبنی برحق تحریک آزادی کو فوجی طاقت کے بل پر ہرگز دبا نہیں سکتا

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ عمر فاروق نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ تنازعہ کشمیر کی حساسیت کا ادراک کرے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق میرواعظ عمر فاروق نے سرینگر میں جاری ایک بیان میں کہا کہ عالمی برادری کے ساتھ ساتھ یہ پاکستان اور بھارت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ حقیقی کشمیری قیادت کو مذاکراتی عمل میں شریک کریں تاکہ تنازعہ کا ایک پائیدار اور بامعنی حل نکالا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر خطے میں دیرپا امن کا خواب ہرگز شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ میرواعظ نے کہا کہ بھارت کشمیریوں کی مبنی برحق تحریک آزادی کو فوجی طاقت کے بل پر ہرگز دبا نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی فورسز کے اہلکاروں نے اب تک لاکھوں کشمیریوں کو شہید، ہزاروں کو لاپتہ کیا لیکن اسکے باوجود وہ کشمیری کے جذبہ آزادی کو متزلزل نہیں کرسکا۔ میرواعظ نے کہا کہ عالمی برادری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مقبوضہ علاقے میں بھارتی فوجیوں کی طرف سے بڑے پیمانے پر جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا موثر نوٹس لے۔

یوکرین میں برف باری اور شدید سردی سے 2 افراد ہلاک، پروازیں منسوخ، اہم شاہراہیں، سکول بند کردیئے گئے

کیف (نیٹ نیوز) یوکرین میں برف باری اور شدید سردی کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق یوکرین ان دنوں شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ برف باری اور شدید سردی کے باعث درجہ حرارت منفی 7 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر چکا ہے۔ شدید سردی سے نظام زندگی بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ ساحلی شہر اودیسا میں شدید برف باری اور سردی کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ خراب موسم کے باعث درجنوں پروازیں منسوخ کردی گئیں ہیں۔ ملک کی اہم شاہراہیں بند اور ٹرینوں کی آمد و رفت بھی متاثر ہوئی ہے، سکول بند کردیئے گئے ہیں۔

بھارتی فوجیوں کو زندگیوں سے کھیلنے کا لائسنس دیدیا گیا، شبیر شاہ

محاصرے پر مظاہرے حق بجانب ہیں، حریت رہنما، دو شہید نوجوانوں کو خراج عقیدت

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں حریت رہنماؤں اور تنظیموں نے گزشتہ روز بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں پلوامہ میں شہید ہونیوالے دو نوجوانوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ چیئرمین جموں و کشمیر ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی شبیر احمد شاہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ نوجوانوں کے قتل سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ مقبوضہ علاقے میں بھارتی فوجی انسانی جانوں کا کوئی احترام نہیں کر رہے ہیں اور انہیں لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا لائسنس دے دیا گیا ہے اور قتل عام کا یہ سلسلہ فوری طور پر بند نہ کیا گیا تو خطے میں انسانی حقوق کی پامالیاں مسلسل جاری رہیں گی۔ شبیر شاہ نے کہا کہ کشمیری نوجوان ایک عظیم مقصد کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے علاقے میں فوجیوں کی تلاشی اور محاصرے کی کارروائی کے دوران لوگوں کی طرف سے مظاہروں کو حق بجانب قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پرامن اور نہتے لوگوں پر گولیاں برسانا انتہائی قابل مذمت ہے۔ ڈیموکریٹک فریڈم پارٹی کا ایک وفد شہید نوجوانوں کے لواحقین سے اظہار یکجہتی کیلئے گیا۔ مسلم دینی محاذ نے ایک بیان میں شہید نوجوانوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیری عوام کو اپنے شہداء کی قربانیوں پر فخر ہے۔

کینیڈا، فائرنگ سے 4 افراد کی ہلاکت کا واقعہ، 17 سالہ لڑکے پر فرد جرم عائد

ٹورانٹو (نیٹ نیوز) کینیڈا میں 4 افراد کو ہلاک کرنے کے معاملے میں ایک 17 سالہ لڑکے پر فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ کینیڈا مغربی صوبے سسکیچوان کی پولیس کا کہنا ہے کہ ایک سکول سمیت دو مختلف مقامات پر فائرنگ کرکے 4 افراد کو ہلاک کرنے کے معاملے میں 17 سالہ لڑکے پر فرد جرم عائد کی گئی ہے۔

مالی، مسلح افراد کے حملے میں 3 پولیس اہلکار ہلاک

بماکو (نیٹ نیوز) مالی میں مسلح افراد کے حملے میں 3 پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے۔ مقامی پولیس حکام کے مطابق مالی کے مشہور سیاحتی مقام موپتی میں ڈیوٹی پر مامور 3 پولیس اہلکاروں پر مسلح افراد نے فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں تینوں اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

دھوپ میں ازخود تصویر مکمل کرنے والی سیاہی تیار کرلی گئی

کولاراڈو (نیٹ نیوز) امریکی سائنسدانوں نے الجی سے بنی ایسی "روشنائی" تیار کی ہے جو دھوپ ملتے ہی بڑھنے لگتی ہے اور چند دنوں میں پوری تصویر مکمل ہو جاتی ہے۔ امریکی سائنسدانوں نے اسے "زندہ روشنائی" کا نام دیا ہے جسے الجی سے بنایا گیا ہے اور چند دنوں میں شوخ سبز رنگ کی تصویر یا پیغام مکمل طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ روشنائی کو دعوت ناموں اور تحفے میں بھیجی جانے والی پینٹنگز کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، مثلاً سالگرہ کیک کی تصویر کاغذ پر بنائی جاسکتی ہے جس پر عین سالگرہ کے دن کیک اور پیغام ازخود ظاہر ہو جائے گا۔

روس میں سوائن فلو سے ہلاکتوں کی تعداد 17 ہوگئی، وزارت صحت

ماسکو (نیٹ نیوز) روس میں سوائن فلو وائرس کی وجہ سے 17 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ روسی وزارت صحت کے حکام کے مطابق ہلاکتوں کا یہ سلسلہ گزشتہ ایک ماہ سے جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق "ایچ ون این ون" وائرس سے صرف ایک شہر سینٹ پیٹرز برگ میں 5 افراد ہلاک ہوئے۔ روس کے اس دوسرے بڑے شہر میں گزشتہ 10 روز کے دوران سوائن فلو سے متاثرہ 313 افراد ہسپتال میں داخل کرائے گئے۔ ایک ماہ میں سوائن فلو سے ہلاکتوں کی تعداد 17 ہوگئی ہے۔

لیبیا میں اختلافات کے باوجود نئی متحدہ حکومت کے قیام کا اعلان

پارلیمنٹ کے پاس نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے 10 روز کا وقت ہے

تیونس (نیٹ نیوز) لیبیا کی صدارتی کونسل نے ملک میں نئی متحدہ حکومت کے قیام کا اعلان کردیا، یہ اعلان ایک ایسے وقت سامنے آیا ہے جب کہ فریقین کے درمیان اختلافات بدستور موجود ہیں، اقوام متحدہ کی ثالثی میں انتقال اقتدار کے لئے مذاکرات میں شامل 9 میں سے 2 گروہوں کے ارکان نے دستخط کرنے سے انکار کردیا ہے جبکہ 7 نے اسے منظور لیا ہے۔ یونٹی حکومت میں 32 وزراء شامل کیے جائیں گے۔ صدارتی کونسل نے حکومتی اراکین کے نام 48 گھنٹوں کے لیے موخر کردیئے ہیں تاہم اس تاخیر کی وجہ نہیں بتائی گئی۔ لیبیا میں مغربی حمایت یافتہ پارلیمنٹ کے پاس نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے 10 روز کا وقت ہے۔ لیبیا کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے مارٹن کوبلر نے پارلیمنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد از جلد مجوزہ کابینہ کی منظوری دے، نئی حکومت کی سربراہی فیاض سراج کریں گے جن کا تعلق مشرق میں قائم حکومت سے ہے اور وہ صدارتی کونسل کے بھی سربراہ ہیں۔ یورپی یونین کے خارجہ امور کی سربراہ فیڈریکا موگرینی نے نئی حکومت کے قیام کے اعلان کو ایک مثبت اقدام قرار دیا ہے۔

سعودی عرب میں مرس وائرس کے مزید 2 کیس سامنے آگئے

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں مڈل ایسٹ ریسپائریٹری سنڈروم (مرس) وائرس کے مزید دو کیس سامنے آگئے۔ سعودی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ملک میں بیماری کی وجہ سے مزید دو افراد متاثر ہوگئے ہیں جن کی حالت مستحکم ہے اور ان کا علاج جاری ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2012ء میں سعودی عرب میں اس بیماری کا پہلا کیس منظر عام پر آیا تھا جس کے بعد سے لے کر اب تک بیماری کے باعث 1287 افراد متاثر ہو چکے ہیں۔

چین، آلودگی پھیلانے والی 1000 فیکٹریاں بند کرنے کا حکم

بیجنگ (نیٹ نیوز) حکومت نے ایک ہزار زائد ایسی فیکٹریوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جو آلودگی پھیلا رہی تھیں۔ بیجنگ کے میئر پہلے ہی آلودگی پھیلانے والے 228 کاروباری اداروں کو بند کرا چکے ہیں۔ انہوں نے نئے کاروبار سے متعلق 13000 درخواستیں بھی مسترد کر دیں کیونکہ وہ ممنوعہ فہرست میں شامل تھے۔ بیجنگ میں 2014 میں 400 اور 2015 میں 300 ایسی فیکٹریاں پہلے ہی بند کی جاچکی ہیں جو آلودگی کا باعث بن رہی تھیں۔

موغادیشو ہوٹل پر حملے میں 20 افراد ہلاک، متعدد زخمی

ساحل سمندر پر واقع ریسٹورنٹس پر 2 کار بم دھماکے اور فائرنگ کی گئی، سیکورٹی فورسز کا علاقے میں آپریشن

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ کے دارالحکومت موغادیشو میں ساحل سمندر پر واقع مشہور ریسٹورنٹس پر کار بم دھماکہ اور فائرنگ کے نتیجے میں 20 سے زائد افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے، حکام کے مطابق الشباب تنظیم کے شدت پسندوں نے موغادیشو کے ساحل پر واقع ہوٹل اور کیفے پر دھاوا بول دیا۔ پہلے ایک کار بم دھماکہ ہوا جس کے بعد پانچ مسلح افراد نے ریسٹورنٹس پر فائرنگ کی۔ اس کے آدھے گھنٹے بعد دوسرا کار بم دھماکہ ہوا، شدت پسندوں نے حملے کے بعد سیکورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور آپریشن شروع کیا۔ پولیس اہلکار نے برطانوی میڈیا کو بتایا کہ مسلح افراد ایک ریسٹورنٹ میں گھسے۔ الشباب کے ترجمان شیخ ابوالمصعب نے بتایا "ہم کیفے کے اندر ہیں اور یہ کیفے ہمارے کنٹرول میں ہے۔ کیفے کے اندر اور باہر بہت سی لاشیں پڑی ہیں۔"

پیرو میں بس دریا میں گرنے سے 16 افراد ہلاک، 10 زخمی

بس پہاڑی مقام پسایکی جارہی تھی جو ڈرائیور کی غفلت سے دریائے ٹراما میں جاگری

لیما (نیٹ نیوز) پیرو میں بس دریا میں گرنے کے نتیجے میں 16 افراد ہلاک ہوگئے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق پیرو میں مسافر بس تیز رفتاری کے باعث دریا میں گر گئی جس کے نتیجے میں 16 افراد ہلاک اور 10 زخمی ہوگئے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مسافر بس پہاڑی مقام پسایکی جارہی تھی جو ڈرائیور کی غفلت اور تیز رفتاری کے باعث دریائے ٹراما میں جاگری۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔

یمن تیل کے گودام پر سعودی عرب کا فضائی حملہ، 9 حوثی ہلاک، 30 زخمی

یمن میں حوثی باغیوں اور حکومتی حامیوں کی لڑائی میں اب تک 6 ہزار افراد ہلاک ہو چکے، رپورٹ

راولپنڈی (نیٹ نیوز) یمن میں سعودی عرب کی فضائی کارروائی کے نتیجے میں 9 افراد ہلاک ہوگئے۔ اطلاعات کے مطابق کارروائی بحیرہ احمر کے قریب ساحلی شہر حدیدہ میں تیل کے گودام میں کی گئی جہاں مقامی علاقوں کے لئے تیل کی سپلائی کی جارہی تھی۔ فضائی حملے کے بعد ٹرکوں میں آگ بھڑک اٹھی، جسے بجھانے کے لئے فائر فائٹرز کا عملہ موقع پر پہنچ گیا، واقعہ میں 9 افراد ہلاک اور 30 زخمی ہوگئے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق یمن میں حوثی باغیوں اور حکومتی حامیوں کے درمیان لڑائی میں اب تک 6 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حوثی باغی حکومت کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔

ہفتۂ کشمیر

☆20 جنوری مقبوضہ وادی میں بھارتی مظالم کیخلاف ہڑتال، نظام زندگی معطل ☆21 جنوری قابض فوج کے ہاتھوں نوجوان کی شہادت پر ترال میں احتجاج، پولیس کا مظاہرین پر وحشیانہ تشدد ☆22 جنوری بھارتی فوج کی تازہ ریاستی دہشتگردی، 3 کشمیری نوجوانوں کو شہید کردیا ☆23 جنوری سانحہ گاؤکدل کے شہداء کی برسی پر ہڑتال، نظام زندگی مکمل طور پر مفلوج، جھڑپیں، لوگ گھروں میں محصور ☆24 جنوری پلوامہ میں نوجوانوں کی شہادت کیخلاف چوتھے روز بھی مکمل ہڑتال، سڑکیں سنسان ☆25 جنوری بھارتی فورسز کا نام نہاد یوم جمہوریہ کے موقع پر جنگ جیسا ماحول ☆26 جنوری تحریک حریت کے رہنما پر پبلک سیفٹی ایکٹ کا اطلاق، دور دراز جیل منتقل۔

ہفتۂ فلسطین

☆20 جنوری فلسطینی بچے کی شہادت کیخلاف آواز اٹھانیوالی اسرائیلی عرب خاتون رکن پارلیمنٹ پر فرد جرم عائد ☆21 جنوری اسرائیل نے جریکو میں 150 ایکڑ اراضی کو سرکاری تحویل میں لینے کی تیاریاں مکمل کرلیں ☆22 جنوری حماس اور جہاد اسلامی کا تحریک انتفاضہ کو جاری رکھنے کا اعلان ☆23 جنوری مغربی کنارے میں صہیونی دہشتگرد سیکیورٹی فورسز کی فائرنگ سے نوجوان فلسطینی لڑکی شہید ☆24 جنوری اسرائیلی فوج نے مسجد ابراہیمی کے قریب سے فلسطینی نوجوان کو گرفتار کرلیا ☆25 جنوری غزہ کیخلاف سازشیں فلسطینیوں کو اپنے اصول سے پیچھے نہیں ہٹا سکیں، خالد البطش ☆26 جنوری صہیونی فورسز کی نماز جنازہ کے شرکاء پر فائرنگ، 5 افراد زخمی ہوگئے۔

ہفتۂ عراق، شام

☆20 جنوری عراق میں پرتشدد کارروائیوں کے دوران 2 3 لاکھ افراد بے گھر ہوئے، رپورٹ ☆21 جنوری المقدادیہ میں سنی نوجوانوں کے قتل کیخلاف سنی جماعتوں کا کابینہ اجلاس کا بائیکاٹ ☆22 جنوری دیالا میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پولیس اہلکار زخمی ☆23 جنوری شامی اور روسی طیاروں کی بمباری سے 9 بچوں سمیت 63 افراد شہید، متعدد زخمی ☆24 جنوری شامی اور عراقی مہاجرین کی 3 کشتیاں ڈوب گئیں، درجنوں افراد جاں بحق ☆25 جنوری عراق میں تعینات برطانوی فوجیوں کے خلاف غیر قانونی ہلاکتوں کے معاملات کی تحقیقات ختم ☆26 جنوری انبار میں اسلام پسندوں اور عراقی فورسز میں جھڑپ، 3 اہلکار زخمی۔

ہفتۂ افغانستان

☆20 جنوری پکتیا میں امریکی ڈرون حملے اور بمباری سے 25 افراد شہید ☆21 جنوری صوبہ ہلمند کے 3 اضلاع پر طالبان کے قبضے کا خطرہ ☆22 جنوری کابل، روسی سفارت خانے کے قریب فدائی حملے میں 7 اہلکار ہلاک، 24 زخمی ☆23 جنوری مجاہدین کا صوبہ لوگر میں فوجی کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ، 6 کٹھ پتلی اہلکار ہلاک ☆24 جنوری کابل شہر میں اہم کفری انٹیلی جنس چینل کی وین پر فدائی حملہ، 7 کارکن ہلاک، متعدد زخمی ☆25 جنوری قندوز میں مجاہدین اور افغان کٹھ پتلی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی، 9 اہلکار ہلاک ہوگئے ☆26 جنوری کنڑ میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے ٹینک مکمل تباہ، 4 فوجی جل مرے۔

جزیرہ کارن، چھوٹا بحری جہاز ڈوبنے سے 13 افراد ہلاک

ماناگوا (نیٹ نیوز) امریکہ اور وسطی امریکی سیاحوں کو لے جانے والا چھوٹا بحری جہاز نکاراگوا کے کیریبین جزیرے کارن کے قریب ڈوب جانے سے 13 کوسٹاریکن شہری ہلاک ہوگئے۔ نکاراگوا کی حکومت کی ترجمان اور خاتون اول روساریو موریلو نے صحافیوں کو بتایا کہ اس جہاز میں 32 مسافر سوار تھے جن میں سے 13 ہلاک ہوگئے جو کہ تمام کوسٹاریکا کے شہری ہیں تاہم باقی افراد کو بحفاظت جزیرہ کارن پر منتقل کرلیا گیا۔ ادھر کوسٹاریکا کی وزارت خارجہ نے اپنے 9 شہریوں کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے جبکہ اس کا کہنا ہے کہ دو امریکی شہری ہیں۔ ایک بیان میں اس کا کہنا تھا کہ جہاز پر سوار 25 کوسٹاریکن شہری سوار تھے اس کے علاوہ چار مسافر امریکی جبکہ تین کا تعلق نکاراگوا سے تھا۔

بھارت، ریاست تامل ناڈو میں کنویں سے 3 طالبات کی لاشیں برآمد

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست تامل ناڈو میں میڈیکل کی تین طالبات کی لاشیں برآمد، پولیس نے خودکشی قرار دیدیا، والدین نے اعلیٰ حکام سے تحقیقات کا مطالبہ کردیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ریاست تامل ناڈو میں ایس وی ایس میڈیکل کالج میں کنویں سے تین طالبات کی لاشیں نکالی گئیں، پولیس کے مطابق تینوں طالبات نے خودکشی کی ہے اور خودکشی کرنے والی طالبات کی لاشوں کے ساتھ خط ملے ہیں۔ دوسری طرف طالبات کے والدین نے پولیس کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے تحقیقات کا مطالبہ کردیا۔

بقیہ 1

قندوز کے باشندوں کا توہین واہانت اور امارت اسلامیہ کے مقدس مجاہدین پر جھوٹے الزامات لگانے کا انتقام ہے۔ دریں اثناء افغانستان کے صوبے ہلمند کے 3 اضلاع پر طالبان کے قبضے کا خطرہ ہے جہاں فورسز اور طالبان میں شدید لڑائی جاری ہے، ہلمند پولیس کے سربراہ نے بتایا کہ افغان حکومت نے گارمسیر، سنگین اور لشکرگاہ کے قریب مارجہ ضلع کے لئے نئی کمک روانہ کردی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قندھار شہر جانے والی مرکزی شاہراہ کے قریب بھی لڑائی کا سلسلہ جاری ہے، ادھر صوبائی گورنر کے ترجمان عمر زواک نے بتایا کہ طالبان کی جانب سے (ہٹ اینڈ رن) پالیسی سے شدید پریشانی کا سامنا ہے، جب فورسز کسی ایک ضلع میں پہنچتی ہیں تو وہ دوسرے پر حملہ کردیتے ہیں، انہوں نے کہا کہ طالبان کمزور سیکورٹی والے علاقوں پر حملے کررہے ہیں اور سیکورٹی خامیوں کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پاک افغان سرحد کے قریب امریکی ڈرون حملوں اور افغان جیٹ طیاروں کی بمباری سے 25 افراد شہید ہوگئے، ادھر صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں کٹھ پتلی فوجیوں پر مجاہدین نے ضلعی مرکز کے قریب سورمہ کے علاقے میں حملہ کیا جو دو گھنٹے تک جاری رہا جس کے نتیجے میں 4 اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ سیکورٹی فورسز پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر کے دوشنبہ اور سیدان کے علاقے میں فوجی کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں صوبہ قندھار کے ارغستان، معروف اور شاولیکوٹ اضلاع میں کٹھ پتلی فوجیوں پر حملہ و دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجے میں 3 اہلکار ہلاک جبکہ کمانڈر سمیت کئی فوجی زخمی ہوئے۔ صوبہ نیمروز ضلع خاشرود میں پشت حسن کے علاقے میں مجاہدین نے سنائپر گن کے حملے میں 3 کٹھ پتلی فوجی ٹھکانے لگا دیئے۔ نام نہاد نیشنل آرمی کے بیس پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں حملہ کیا جس میں ایک سیکورٹی اہلکار ہلاک ہوا۔ مقامی جنگجوؤں، کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کے کاروان پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ جوزجان ضلع آقچہ میں ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا جو دن بھر جاری رہا۔ ذرائع کے مطابق دن بھر جاری رہنے والے حملے میں جنگجو کمانڈر یوسف اور فوجی کمانڈر ابراہیم خان سمیت 15 فوجی اور جنگجو ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ صوبہ ہلمند لشکرگاہ شہر میں پولیس ہیڈکوارٹر میں حکمت عملی کے تحت ہونے والے دھماکے سے کابل سے آئے ہوئے وفد کا سربراہ اور اعلیٰ آفسر سمیت 6 پولیس اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ 12 زخمی ہوئے۔ سرپل، سید آباد میں 20 شرپسند جنگجوؤں نے اسلحہ سمیت مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ لشکرگاہ روڈ ضلع مارجہ میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجیوں کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک 7 زخمی ہوگئے۔ قندوز شہر میں مجاہدین اور افغان کٹھ پتلی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی، جو ایک دن جاری رہی۔ مجاہدین کے کامیاب حملوں میں 9 افغان فوجی ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے مشرقی صوبہ کاپیسا میں افغان کمانڈو فورس پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 13 کمانڈو ہلاک ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق مجاہدین نے مشرقی صوبہ کاپیسا کے علاقے ضلع تجراب میں کٹھ پتلی افغان کمانڈوز کے فوجی کانوائے پر حملہ کیا جس میں دو گاڑیاں تباہ ہونیکے ساتھ ساتھ 13 کمانڈوز ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور کٹھ پتلی فوجیوں کے درمیان صوبہ لغمان ضلع علینگار کے علاقے میں فائرنگ کے نتیجے میں 3 افغان کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ صوبہ زابل میں دارالحکومت نوخیز کے علاقے قلات میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر شدید حملہ کیا جو کئی گھنٹے جاری رہا۔ جس کے نتیجے میں فوجی گاڑی تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ 5 فوجی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہو گئے۔ صوبہ غزنی ضلع ڈایاک کے علاقے میں ایک بڑے پیمانے پر دھماکے کے نتیجے میں 5 کٹھ پتلی فوجیوں سمیت 12 اہلکار ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔ مشرقی صوبے کنڑ ضلع نورگال میں روڈ کنارے نصب بم پھٹنے سے افغان فورسز کا ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 4 اہلکار ہلاک ہو گئے۔ جبکہ صوبے میں مختلف چیک پوسٹوں پر حملوں میں 6 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ ادھر مشرقی افغانستان میں امن وامان کی ناقص صورتحال کے خلاف کابل میں سینکڑوں افراد نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ افغان میڈیا کے مطابق سینکڑوں کی تعداد میں مظاہرین افغان پارلیمان کی عمارت کے باہر جمع ہو گئے اور انہوں نے مشرقی افغانستان بالخصوص ننگرہار میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

بقیہ 2

2014 سے اکتوبر 2015 کے دوران تشدد کی اس لہر میں کم سے کم 18 ہزار 800 افراد ہلاک ہیں، سروے رپورٹ کے مطابق اس عرصے کے دوران 36 ہزار 245 افراد زخمی بھی ہوئے جبکہ 32 لاکھ افراد کو عارضی طور پر نقل مکانی کرنا پڑی، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مختلف دھڑوں میں شامل جنگجو، فوجیوں اور کرد افواج بھی مبینہ طور پر زیادتیوں میں ملوث رہے ہیں، مشرقی صوبے انبار کی صورتحال سب سے خراب ہے جہاں جنگجوؤں کا قبضہ ہے جبکہ زیادہ اموات بغداد صوبے میں ہوئیں جس میں عام شہریوں کو سب سے زیادہ ریموٹ کنٹرول بموں کے ذریعے نشانہ بنایا گیا، ادھر برطانوی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ عراق میں تعینات رہنے والے برطانوی فوجیوں کے خلاف غیر قانونی ہلاکتوں کے 58 معاملات کی تحقیقات ختم کی گئی ہیں۔ وزارت کے مطابق ایسے واقعات کی تحقیقات کرنے والی عراق ہسٹورک ایلیگیشن ٹیم (آئی ہیٹ) نے فیصلہ کیا ہے وہ 57 افراد پر عائد الزامات کی مزید تفتیش نہیں کرے گی۔ برطانوی فوجیوں پر جنگی جرائم کے مقدمات قائم ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ ایک معاملے میں مزید تفتیش نہ کرنے کا فیصلہ فوج میں مقدمہ چلانے کا اختیار رکھنے والے حکام نے کیا ہے۔ یہ اعلان برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کی جانب سے اس مطالبے کے بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے وطن لوٹنے والے فوجیوں کے خلاف جعلی قانونی دعوؤں کی بیخ کنی کیے جانے کی بات کی تھی۔ تاہم وکلا کا کہنا ہے کہ کوئی بھی فرد قانون سے بالاتر نہیں اور اختیارات سے تجاوز یا ان کے ناجائز استعمال کے کئی الزامات درست ثابت ہوئے ہیں۔ دریں اثناء عراق میں سنی (سیاسی) جماعتوں نے دیالی صوبے میں شہریوں کے خلاف شیعہ ملیشیاؤں کی کارروائیوں کے سبب پارلیمنٹ اور کابینہ کے اجلاسوں کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ سنی سیاسی جماعتوں نے دیالا میں ملیشیاؤں کی خلاف ورزیوں کی بین الاقوامی اداروں کی جانب سے تحقیق کے مطالبات بھی سامنے رکھے۔ عراقی ذرائع کے مطابق صرف المقدادیہ شہر میں 100 سنی نوجوانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا جب کہ گزشتہ چند روز میں سنیوں کی 10 مساجد کو بھی دھماکوں سے شہید کر دیا گیا۔

بقیہ 3

کو اسرائیل کی سرکاری تحویل میں لینے کی منظوری کی صورت 2014ء کے بعد اسرائیل کی طرف فلسطینی زمین پر بڑا قبضہ ہوگا۔ واچ ڈاگ پیس ناؤ کے مطابق مغربی کنارہ میں شہری امور کے نگران اسرائیلی وزارت دفاع کے ادارے سی او جی اے ٹی نے کہا ہے کہ 150 ایکڑ اراضی کو سرکاری زمین کا درجہ دینے کیلئے تیاریاں حتمی مراحل میں ہیں۔ 2014ء میں اسرائیل نے بیت الحم کے قریب وسیع علاقے کو قبضے میں لیکر یہودی آبادی گش ایزون قائم کی تھی۔ فلسطین کے مغربی کنارے کے علاقے میں اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے 13 سالہ فلسطینی لڑکی شہید ہوگئی، غیر ملکی میڈیا کے مطابق اسرائیلی پولیس نے دعویٰ کیا کہ فلسطینی لڑکی نے مغربی کنارے کے علاقے میں اسرائیلی فورسز کی ایک خاتون اہلکار پر مبینہ طور پر حملہ کیا تھا۔ اسرائیلی حکام کے مطابق رواں ہفتے میں کم عمر فلسطینی بچوں کی جانب سے اسرائیلی فورسز یا شہریوں پر چاقوؤں سے مبینہ حملے کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔ اسرائیلی پولیس کی ترجمان لوبا سامری نے بتایا کہ لڑکی نے مبینہ طور پر چاقو کے ساتھ خاتون سیکیورٹی گارڈ پر حملہ کرنے کیلئے دوڑ لگائی جس پر گارڈ نے فائرنگ کردی۔ ترجمان کے مطابق واقعہ کے بعد فلسطینی لڑکی کا والد موقع پر آیا تھا جسے گرفتار کرلیا گیا۔ ادھر اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں چاقو سے حملہ کرنے کے الزام میں مزید 2 فلسطینی شہید کردیئے۔ اسرائیلی پولیس کے مطابق ان فلسطینیوں نے ایک مارکیٹ میں یہودی خواتین پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی جس پر انہیں فائرنگ کر کے شہید کردیا گیا جبکہ حملے میں 2 یہودی خواتین زخمی ہوئیں۔ ادھر مقبوضہ بیت المقدس میں شہید ہونے والے ایک فلسطینی نوجوان کی نماز جنازہ پر صہیونی فوج نے آنسو گیس کی شیلنگ کی جس کے نتیجے میں کم سے کم پانچ افراد زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق مشرقی بیت المقدس میں ابودیس قصبے میں محمد نبیل حلبیہ نامی ایک فلسطینی نوجوان بم دھماکے میں شہید ہوگیا تھا۔ گذشتہ روز اس کی نماز جنازہ ادا کی جارہی تھی جب صہیونی فوجیوں نے نماز جنازہ کے جلوس پر فائرنگ کردی۔ شہریوں نے صہیونی فوجیوں کے خلاف شدید نعرے بازی کی جس کے بعد صہیونی فوجیوں نے نماز جنازہ کے جلوس پر آنسو گیس کی شیلنگ کی اور ساتھ ہی ربڑ کی گولیاں برسائیں جس کے نتیجے میں کم سے کم پانچ فلسطینی زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی فوج نے مسجد ابراہیمی کے قریب سے فلسطینی نوجوان کو گرفتار کرلیا۔ دریں اثناء فلسطینی بچے کی شہادت کیخلاف آواز اٹھانیوالی اسرائیلی عرب خاتون رکن پارلیمنٹ پر فرد جرم عائد کردیا گیا۔ حنین الزعبی پر الزام ہے کہ اس نے 2014ء میں بیت المقدس کے ایک بچے محمد ابو خضیر کے یہودی دہشت گردوں کے ہاتھوں سفاکانہ قتل کے بعد صہیونی ریاست کے خلاف سخت لب ولہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا تھا کہ فلسطینیوں کو ایسے واقعات کا بدلہ لینے کا حق حاصل ہے۔ اس پر انہیں حراست میں لے لیا گیا تھا اور ان پر اسرائیل کے خلاف اکسانے کے الزام میں مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ ادھر فلسطینی تنظیموں حماس اور جہاد اسلامی نے تحریک انتفاضہ کو جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حماس اور اسلامی جہاد کے عہدیداروں نے غزہ میں انتفاضہ قدس کے ساتھ اظہار یکجہتی کے مظاہروں میں شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صہیونی حکومت کے جرائم کا جواب دیا جائے گا اور انتفاضہ کے مقاصد کے حصول تک اسے جاری رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائیگا۔ حماس کے رہنما اسماعیل رضوان نے تمام فلسطینی گروہوں سے مطالبہ کیا ہے کہ جب تک انتفاضہ کے تمام مقاصد حاصل نہ ہوجائے تحریک جاری رہے گی۔ جہاد اسلامی کے رہنما خالد البطش نے بتایا کہ غزہ کے محاصرے کو دس برس ہو رہے ہیں لیکن سازشیں فلسطین کو اس کے اصول سے پیچھے ہٹنے پر مجبور نہ کرسکیں۔

بقیہ 4

مطابق مشرقی بوسٹن کے میرویک سب وے اسٹیشن میں فائرنگ سے 2 افراد زخمی ہوگئے۔ واقعے کے بعد بلیو لائن سروس بند کردی گئی ہے۔ میساچوسٹس ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ترجمان کے مطابق دونوں زخمیوں کو قریبی اسپتال منتقل کردیا گیا ہے، دوسری جانب امریکی پولیس کے مطابق ریاست نیو جرسی، میساچوسٹس، ڈیلاویئر اور آئیووا میں متعدد سکولوں کو بم کی دھمکی ملی۔ جس کے بعد سکول خالی کرا لیے گئے۔ پولیس کے مطابق نیو جرسی میں 26 سکولوں کو فون پر بم کی دھمکی ملی جبکہ ایک سکول کو فائرنگ کی دھمکی بھی دی گئی۔ میساچوسٹس میں ممکنہ بم حملوں اور فائرنگ کے خطرے کے پیش نظر ایک سکول کو بند کردیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ دھمکی آمیز کالز کمپیوٹر فون نمبرز سے آئی تھی جنہیں ٹریس کرلیا گیا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔

بقیہ 5

دروس بھی ہوئے جس سے شرکاء دورہ نے بے حد فائدہ اٹھایا اور اس دورے میں شرکت پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنے لیے سعادت شمار کیا۔ دورہ تربیہ مرکز عثمان وعلی بہاولپور میں ہر ماہ دو بار ہوتا ہے جو ایک اصلاحی و تربیتی نصاب ہے جسے امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے مرتب فرمایا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ رواں ہفتے جامعۃ النور کراچی میں دورہ تربیہ جاری ہے جس کی مفصل کارگزاری اختتام کے بعد پیش کی جائے گی۔

بقیہ 6

جو جہاد اور قتال فی سبیل اللہ سے متعلق ہیں، اور یہ دورہ چھ دن میں مکمل ہوتا ہے جبکہ دورہ اساسیہ کا دورانیہ دو ہفتے ہیں اور اس میں دین کے ابتدائی ضروری احکامات اور ابتدائی معلومات پر مشتمل تین کتابیں تعلیم الاسلام، تعلیم الجہاد اور تاریخ اسلام پڑھائی جاتی ہیں۔ دورہ اساسیہ کے شرکاء کی تعداد 31 تھی جبکہ دورہ تفسیر میں 6 افراد شریک ہوئے۔

بقیہ 7

نے بھارتی یوم جمہوریہ کی تقریبات سے قبل مقبوضہ علاقے کے اطراف واکناف سے سینکڑوں نوجوان گرفتار کر لیے ہیں۔ سرینگر اور دیگر قصبوں میں بھارتی فوجیوں کی ایک بڑی تعداد تعینات کی گئی ہے۔ تمام سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کردی گئیں۔ ادھر بھارتی فوجیوں نے ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی کے دوران پلوامہ میں 3 کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق قابض فوجیوں نے شاکر احمد اور ریاض احمد نامی دو نوجوانوں کو ضلع کے علاقے نائینہ بٹہ پورہ میں محاصرے اور تلاشی کی کارروائی کے دوران شہید کیا جبکہ ایک تیسرے نوجوان عبدالحمید صوفی کی لاش لاسی پورہ کے علاقے سے ملی۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ شہید ہونے والا ایک نوجوان مجاہد تھا۔ دوسری جانب کشمیری نوجوانوں کی شہادت پر علاقے میں زبردست احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس موقع پر قابض بھارتی فورسز اور کشمیری نوجوانوں کے درمیان شدید جھڑپیں بھی ہوئیں جبکہ علاقے سے گزرنے والی بارہمولہ، بانیہال ریل سروس معطل ہو گئی ہے۔ ایک کشمیری نوجوان کو ترال میں بھارتی درندوں نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ ادھر سانحہ گاؤکدل کی 26ویں برسی کے موقعہ پر جمعہ کو سول لائنز اور اسکے ملحقہ علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی جس کی وجہ سے کاروبار مفلوج ہو کر رہ گیا، حریت پسند جماعتوں کی طرف سے جلوس نکالے گئے اور شہدائے گاؤکدل کو خراج عقیدت ادا کیا گیا۔ سانحہ گاؤکدل کی برسی کے موقعہ پر کئی حریت جماعتوں کی طرف سے دی گئی ہڑتال کال کے نتیجے میں سول لائنز علاقے میں معمول کی سرگرمیاں ٹھپ رہیں۔ سول لائنز کے ریگل چوک، پولو ویو، گاؤکدل، مائسمہ، مدینہ چوک، لال چوک، کورٹ روڈ، ککر بازار، بڈشاہ چوک، ریڈ کراس روڈ، بسنت باغ، کرالہ کھڈ، نئی سڑک، ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ، شہید گنج، ریذیڈنسی روڈ اور دیگر ملحقہ بازاروں میں تمام دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے۔ اگرچہ مولانا آزاد اور ریذیڈنسی روڈ پر ٹریفک کی آمد ورفت معمول کی طرح رہی لیکن مائسمہ اور گاؤکدل میں ٹریفک کی آمد ورفت بند رہی۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں دو نوجوانوں کی حالیہ شہادت پر پلوامہ کے نائینہ، باغندینہ اور دیگر علاقوں میں ہڑتال کی گئی۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق دکانیں، کاروباری مراکز بند جبکہ سڑکوں پر ٹریفک معطل رہی۔ لوگوں نے ایک شہید کے آبائی علاقے نائینا میں زبردست احتجاجی مظاہرے کیے۔ مظاہرین اور بھارتی فورسز کے اہلکاروں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں اور اس دوران کم از کم چالیس مظاہرین زخمی ہوگئے جن میں سے تین گولیاں لگنے سے زخمی ہوئے۔ دریں اثناء ترال میں بھارتی فوج نے فائرنگ کرکے نوجوان شہید کردیا جس کی لاش کو مقامی لوگوں نے راستے میں دیکھا، یہ خبر علاقے میں پھیلی تو مرد وزن کی ایک بڑی تعداد گھروں سے باہر نکل آئی، احتجاج کرنے والے نوجوانوں نے جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑا کر کے گاڑیوں کی آمد ورفت روک دی جبکہ علاقہ میں دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے۔ مظاہرین قاتلوں کو پیش کر کے نعرے بلند کرتے ہوئے ڈی سی ہیڈکوارٹرز کے نزدیک جمع ہوئے جہاں انہوں نے دھرنا دیا۔ اس موقعہ پر پولیس اور سی آر پی ایف کی بھاری جمعیت نے طاقت کا بے تحاشا استعمال کرتے ہوئے ٹیر گیس کے گولے داغے جس کے نتیجے میں دھرنے میں بھگدڑ مچ گئی اور درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔ پولیس اور سی آر پی ایف اہلکاروں نے 30 منٹ تک جلوس پر شیلنگ کی۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فورسز نے 26 جنوری کو بھارت کے نام نہاد یوم جمہوریہ کے لیے سکیورٹی کے نام پر حسب روایت پوری وادی کشمیر میں جنگ جیسا ماحول پیدا کرر کھا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی پولیس اور فورسز نے چیکنگ اور تلاشی کارروائیوں میں شدت لاتے ہوئے جگہ جگہ ناکے لگا رکھے ہیں، گاڑیوں کو روک کر مسافروں کی جامہ تلاشی لی جارہی ہے اور حساس مقامات پر نصب کلوز سرکٹ کیمروں کے ذریعے ہر لمحہ لوگوں کی نگرانی کی جاتی رہی ہے۔ وادی کشمیر کے چپے چپے پر بھارتی پولیس اور نیم فوجی دستوں کو بھاری تعداد میں تعینات کیا گیا ہے جبکہ اہم تنصیبات کے ارد گرد غیر معمولی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ غیر معمولی سکیورٹی انتظامات کی وجہ سے عام کشمیریوں کو کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ سرینگر میں داخل ہونے والی گاڑیوں سے مسافروں کو شدید سردی کے باوجود نیچے اترنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ سرینگر کے بخشی اسٹیڈیم کے اردگرد جہاں 26 جنوری کو نام نہاد یوم جمہوریہ کی سب سے بڑی تقریب منعقد ہو رہی ہے، سکیورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ سرینگر کے چوراہوں پر نیم فوجی اور پولیس کے اضافی دستوں کو تعینات کردیا گیا ہے جو گاڑیوں کی چیکنگ اور راہ گیروں کی پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔

بقیہ 8

اپنے خطاب میں فرمایا: محمود غزنوی کے بیٹو! اٹھو اور بتوں کی اولاد کو اپنی تاریخ یاد دلا دو! افغانستان میں ایک ہفتے کیلئے آنے والے یہود ونصاریٰ کے افواج آج 15 سال بعد پاکستان کے پاؤں پکڑ کر نکلنے کی منت کر رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے آگے فرمایا کہ لوگ حالات کے خراب ہونے کا رونا روتے ہیں حالانکہ حالات نہ تو بدر میں ٹھیک تھے اور نہ احد میں، نہ حنین میں ٹھیک تھے اور نہ احزاب میں، کل بھی آقا مدنی ﷺ نے میدان میں نکل کر حالات ٹھیک کر دیئے اور آج بھی میدان میں نکل کر حالات ٹھیک کرنا ہوگا۔ تقریری مقابلے میں اول پوزیشن محمد رسول مدرسہ عبداللہ بن مسعود گوہاٹ نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن محمد وقاص جامعہ مدنیہ جدید تاجہ زئی لکی مروت نے جبکہ تیسری پوزیشن سید نواز مدرسہ لقمان تاجہ زئی لکی مروت نے حاصل کی۔ پروگرام 12 بجے دوپہر کو شروع ہوا اور 4 بجے عصر کو اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد مسعود الیاس صاحب کشمیری نے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔ المرابطون بنوں ڈویژن۔

بقیہ 9

ملک کے اندر موجود جنگجوؤں سے لڑنے کی ہمت کہاں سے آئے گی۔ انتہا پسند تنظیم نے کہا کہ حکومت حوصلہ دکھاتے ہوئے یکساں سول کوڈ لانے کے ساتھ ساتھ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر بھی شروع کرے۔

بقیہ 10

حال، مستقبل سب کچھ پاکستان میں ہے۔" اور حضرت مولانا الیاس قاسمی نے اپنے خطاب میں فرمایا "ان مجاہدین کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو! جس تیزی سے یہ آگے بڑھ رہے ہیں ان شاء اللہ عنقریب دہلی کا لال قلعہ اور بیت المقدس کی فتوحات ان کا مقدر بننے والی ہے۔" تفصیلات کے مطابق پشاور ضلع محمود غزنوی میں عظیم الشان جہادی اجتماع کا انعقاد ہوا، ساڑھے پانچ ہزار سے زائد افراد باوجود سخت سردی اور دھند کے اجتماع میں شریک ہوئے۔ حضرت مولانا الیاس قاسمی صاحب نے جیل کے واقعات سنا کر موجودہ حالات میں ان کی ایسی تفصیل بیان کی کہ مجمع ایمان کی تازگی محسوس کرنے لگا اور پنڈال جہادی نعروں سے گونج اٹھا، اس کے بعد حضرت مولانا ابو محمد مدنی صاحب حفظہ اللہ نے شرعی جہاد کی ایسی تفصیل بیان کی کہ الحمدللہ عوام تو عوام بلکہ انتظامیہ والے بھی پکار اٹھے کہ "آج واقعی صحیح سمجھ آگئی کہ شرعی جہاد کیا چیز ہے اور دہشت گردی کیا چیز ہے؟" عوام الناس نے آخری بیان کی ریکارڈنگ کا بہت زیادہ مطالبہ کیا اور ہر گھر تک یہ بیان پہنچانے کا عزم کیا۔ الحمدللہ اجتماع سے فضاء میں جو جمود تھا وہ ٹوٹ گیا اور دیگر اضلاع کے ساتھیوں نے بھی جلد از جلد اپنے اجتماعات کا ارادہ کیا۔ بقول ایک عالم دین ایسے مشکل حالات کا یہ اجتماع ہزاروں اجتماعات پر سبقت لے گیا اور بقول ایک پروفیسر اس اجتماع نے 15 سالوں سے جہاد کے خلاف ہونے والے منفی پروپیگنڈے کو خس وخاشاک کی طرح بہا دیا ہے۔ حکمت وبصیرت سے مالا مال مجاہدین نے اپنے مخالفین کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ چارسدہ یونیورسٹی کے طلباء کے لیے ایصال ثواب نے تو دل جیت لیا۔

بقیہ 11

مولانا نے فرمایا کہ مجاہدین کسی بھی دور میں نہ جھکے نہ بھاگے اور نہ ڈرے۔ اس کے بعد بھائی علی محمد کا بیان ہوا، لوگوں سے دورات کا مطالبہ کیا جس میں سینکڑوں ساتھیوں نے آئندہ تربیہ کیلئے جانے کا وعدہ کیا۔ آخری اور خصوصی بیان مفتی منصور احمد صاحب کا ہوا۔ مفتی صاحب کا ذکر اللہ پر بہت مفصل مدلل اور موثر بیان ہوا۔ مفتی صاحب نے فرمایا: مجاہد کو ثابت قدمی کیلئے ذکر کثیر کرنا چاہئے۔ جب ایمان دل میں اتر جائے تو حالات کے بدلنے سے نظریات نہیں بدلتے۔ اس کے علاوہ قاری خبیب صاحب کے نظموں نے مجمع کو گرمایا۔ الحمدللہ ہر لحاظ سے اجتماع بہت خوبصورت اور منظم اور نظم وضبط کے ساتھ ہوا۔ مجمع کی تعداد تقریبا 1800 تک تھی۔

بقیہ 12

والی کشتی میں 48 افراد سوار تھے، ان میں سے چالیس تیر کر کنارے پر پہنچ گئے جبکہ ایک لڑکی کو کوسٹ گارڈ نے بچایا، کوسٹ گارڈ کو چھ بچوں اور ایک خاتون کی لاش بھی ملی۔

بقیہ 13

مہینے کے اوائل میں جب سے اس وباء کا علم ہوا ہے، کیمیکل ادویات کی فروخت میں چار گنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ لوگ کیمیائی ادویات کی خرید میں تیزی دکھا رہے ہیں، جس کے نتیجے تاجروں کا کاروبار میں بھی تیزی آئی ہے۔

بقیہ 14

عرصے تک متاثر رہنے کا امکان ہے، اب تک اس برفانی طوفان کے باعث تقریبا سات ہزار پروازیں منسوخ کی جاچکی ہیں جبکہ پیر کو بھی 615 پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ امریکا کی مشرقی ریاستوں میں حالیہ تاریخ کے شدید ترین برفانی طوفان نے نظام زندگی مفلوج کر دیا ہے اور اب تک 20 ریاستوں میں 8 کروڑ 50 لاکھ افراد اس برفباری سے متاثر ہو چکے ہیں۔ برف پڑنے کا سلسلہ جمعہ سے شروع ہوا اور اس دوران کچھ علاقوں میں 102 سینٹی میٹر (سوا تین فٹ سے زائد) تک برف پڑی۔ جس کے باعث ریلوے اور فضائی سروس کا نظام بری طرح مفلوج ہے۔ جب امریکی وزیر دفاع ایشٹن کارٹر پیرس اور سوئٹزرلینڈ کے پانچ روزہ دورے کے بعد وطن واپس پہنچے تو ان کا جدید ترین طیارہ بھی خراب موسم کے باعث واشنگٹن کے قریب میری لینڈ میں نہ اتر سکا۔ ادھر چین اور جاپان میں گزشتہ ہفتے سے شروع ہونے والی برف باری کے باعث مختلف شہروں میں نظام زندگی بدستور مفلوج ہے، چین میں منفی درجہ حرارت کے باعث اسکولز اور بازار بند ہیں، دوسری جانب جاپان کی مختلف شہروں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 5 اور سو سے زائد شہری زخمی ہوگئے، سینکڑوں پروازیں بھی منسوخ کردی گئیں جبکہ بلٹ ٹرینوں کی رفتار میں کمی کے احکامات بھی جاری کردیئے گئے ہیں، تفصیلات کے مطابق جاپان کے کئی شہروں ناگاساکی، کاگوشیما اور کیوشوآئی لینڈ میں شدید برف باری جاری ہے، جبکہ ناگاساکی میں 17، کیوشوآئی لینڈ میں 10 اور کاگوشیما میں 7 سینٹی میٹر برف گر چکی ہے، جبکہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں بھی گزشتہ روز ہونے والی برف باری کے بعد سردی میں اضافہ ہوگیا ہے اور برف باری کے باعث روزمرہ کی زندگی میں بھی مشکلات پیدا ہورہی ہیں، جاپانی میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ کے مطابق اگلے چند روز میں مزید برف باری اور شدید سردی کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔

بقیہ 15

کے مطابق کیا جائے تو اس کے دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس کی واضح مثال آپ کی جماعت جیش محمد ﷺ کی بہت کم عرصہ میں اتنی بڑی کامیابیاں ہیں اور اگر جہاد میں شریعت کا لحاظ نہ ہو تو وہ جہاد نہیں فساد بن جاتا ہے۔ یہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ الحمدللہ جیش نے انڈیا کے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ لیکن بات اسی پر رکتی نہیں ہے۔ ابھی تو افضل گورو شہید کا انتقام شروع ہوا ہے۔ پھر مساجد کا انتقام ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی گستاخی کا حساب اور انتقام کیسا ہوگا، یہ اس وقت دیکھا جائے گا۔ انڈیا پاکستان میں دہشت گردی اور اسلام دشمنی سے باز آجائے۔ ورنہ ہمارے لیے ہر مسلمان افضل گورو ہے۔ اس دھرتی کے ہر ذرے اور ہر قطرے کا بدلہ پورا پورا لیا جائے گا۔

افاداتِ اکابر

خوف خدا کی وجہ سے نکلا آنسو

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے، اس سے دل کی کثافتیں اور غلاظتیں دُھل جاتی ہیں اور غفلت اور معاصی کی وجہ سے دل پر سیاہی اور گردوغبار کی جو تہہ جم جاتی ہے وہ آنکھوں کے ایک قطرے سے (جو خوف الٰہی کے سبب نکلا ہو) صاف ہوجاتی ہے، نامۂ اعمال کی سیاہی کو سات سمندر نہیں دھو سکتے مگر اشک چشم کے ایک دو قطرے نامۂ اعمال کی صد سالہ سیاہی کو دھوڈالتے ہیں، اسی بناپر اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی فضیلت کا مضمون بہت سی احادیث میں آیا ہے، ایک حدیث میں ان سات اشخاص کا ذکر آتا ہے جنہیں عرش الٰہی کے سایہ رحمت میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ خوش بخت بھی ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں اور آنسو بہہ نکلے (صحیحین) ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا پس اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین پر گر گئے، اسے قیامت کے دن عذاب نہ ہوگا۔ (مستدرک)

(معارف نبوی ﷺ: ص ۳۸۲)

معارفِ جہاد

بیعت علی الجہاد کے فوائد

مسلمان جب بھی ''بیعت علی الجہاد'' کے عمل کو اپناتے ہیں اور سچے دل سے بیعت کرکے اسے نبھاتے ہیں تو بے شمار فوائد اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوسکتی ہے...... ہر مسلمان اس نعمت کا بے حد محتاج ہے اور آج امت مسلمہ کو فتوحات کی ضرورت ہے...... اللہ تعالیٰ کی نصرت کی حاجت ہے...... اور معاشی استحکام کی ضرورت ہے...... ''بیعت علی الجہاد'' کا عمل قرآن پاک میں اسی لیے مذکور ہوا کہ ہم مسلمان اسے اپنائیں...... اور ان فوائد کو حاصل کریں جو اس ''بیعت'' کی صورت میں نصیب ہوتے ہیں.. (رنگ ونور جلد ۲: ص ۳۸۴)

حالات کی خرابی کے فوائد

بے شک ظاہری طور پر حالات خراب ہیں مگر ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے...... وہ حالات کو ایک خاص تدبیر سے اچھائی کی طرف لے جارہا ہے...... خوش نصیب مسلمانوں کو شہادت نصیب ہورہی ہے...... جہاد کی برکت سے گناہگاروں کی بخشش ہورہی ہے...... مسلمانوں میں چھانٹی ہورہی ہے غفلت زدہ طبقے میں بیداری آرہی ہے اور کفر کا کھوکھلا پن دنیا پر آشکارہ ہورہا ہے۔ (رنگ ونور جلد ۴: ص ۴۴۶)

عہدِ زریں

قالیقلا کی فتح سنہ ۲۴ ہجری

تحریر: عثمان بن عفان

سنہ ۲۴ ہجری میں خلیفۃ المسلمین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے امیرِ شام سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما کو یہ پیغام دیا کہ وہ آرمینیا کی فتح کے لئے حبیب بن مسلمہ کی قیادت میں مجاہدین کا لشکر روانہ کریں، حضرت حبیب بن مسلمہ جہادی قیادت میں ایک نمایاں شان اور امتیازی پہچان رکھتے تھے۔

اس زمانے میں قالیقلا کا شہر روم کی سلطنت کے لئے ایک مرکز کی حیثیت رکھتا تھا، چنانچہ حضرت حبیب بن مسلمہ نے اولاً اسی کو ٹارگٹ کیا اور ملک شام کے شہر دمشق سے روانہ ہوکر وہاں پہنچے اور اس کا محاصرہ کرلیا۔

جب اہل شہر کو اس صورتحال کا علم ہوا، تو وہ بھی مکمل تیاری کے ساتھ لڑائی کے لئے باہر نکلے۔ جانبین میں شدید لڑائی ہوئی اور آخرکار مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اہل شہر نے ہزیمت کے بعد مسلمانوں سے امان طلب کی اور پھر ایک صلح کے ذریعے یہ جنگ ختم ہوگئی اور وہ شہر اسلامی خلافت کا حصہ بن گیا۔

تحریر قالیقلا سنة ٢٤ هـ

تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ (21)

ابوحفصہ

شہادت کے وقت اس بطل جلیل کی عمر ساٹھ اور ستر برس کے درمیان تھی۔ اس المناک حادثہ کی خبر عالم اسلام پر بجلی بن کر گری اور ہر طرف ماتم برپا ہوگیا۔ مسلمانوں کو جس قدر شدید صدمہ ہوا، عیسائیوں کو اسی قدر خوشی ہوئی۔ فرانسیسی مؤرخ مچاڈ لکھتا ہے کہ ''عمادالدین زنگیؒ کی موت نے عیسائیوں کو حیات نو عطا کردی، انہوں نے اس قدر مسرت کا اظہار کیا گویا مسلمانوں کی تمام طاقت دفعتہً ملیامیٹ ہوگئی ہے۔''

اوصاف وخصائل

رعب ودبدبہ

شہید عمادالدین رحمہ اللہ نہایت وجیہہ اور پاکیزہ صورت تھا، اس کا رنگ گندمی مائل بہ سرخی تھا، آنکھیں بڑی بڑی اور بلیغ تھیں، قد طویل اور بدن پر گوشت تھا، اس کے رعب ودبدبہ کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص اس کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرسکتا تھا اور نہ کسی کو اس سے آنکھیں ملانے کی ہمت ہوتی تھی، اس کا نام سن کر سرکش اور بدکردار اُمراء کی روح فنا ہوجاتی تھی۔ ایک دفعہ ایک پہریدار اپنے پہرہ سے غافل ہوکر سوگیا، عمادالدین اس وقت گشت پر نکلا ہوا تھا، وہ اس پہریدار کے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا، جب پہرے دار کی آنکھ کھلی تو وہ عمادالدین کو اپنے قریب کھڑا دیکھ کر بے ہوش ہوگیا۔ لوگوں نے جب اسے اُٹھایا تو اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرچکی تھی۔

حمیت دینی اور شجاعت

علامہ ابن اثیر جو اپنی تاریخ میں عمادالدین رحمہ اللہ کو ہر جگہ ''شہید اتابک'' کے خطاب سے یاد کرتے ہیں، لکھتے ہیں کہ ''شہید اتابک کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے جس قدر غیرت دینی اور شجاعت ودیعت کی تھی، وہ بہت کم ناموران اسلام کے حصے میں آئی ہے۔ اس کے جوشِ ایمانی کا یہ عالم تھا کہ وہ فوجوں کو لڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر تنہا دشمن کی صفوں میں جا گھستا تھا اور اپنی شمشیر خارا شگاف سے ان کو کاٹ کر رکھ دیتا تھا۔'' اس کی بے مثال شجاعت اور بے خوفی نے دشمنوں کے لیے اسے ہوا بنادیا تھا اور اس کا نام سن کر صلیبیوں پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔ اس کے دل میں اسلام پر مرمٹنے کی سچی تڑپ تھی، اسی تڑپ اور حمیتِ دینی نے اسے انتہائی نامساعد حالات میں صلیبیوں کی عظیم الشان طاقت سے ٹکرانے کے لیے سینہ سپر کردیا۔ وہ چاہتا تو دوسرے مسلمان اُمراء کی طرح اپنے علاقہ پر مزے سے حکومت کرسکتا تھا لیکن اس کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ اس کی سرحدوں کے آس پاس مسلمان مصائب وآلام کی چکی میں پس رہے ہوں اور وہ ان سے بے نیاز ہوکر حکومت کے مزے لوٹے۔ اس نے اپنی زندگی کو مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کردیا اور محض اللہ کے بھروسے پر مہیب طاغوتی طاقتوں سے بھڑ گیا۔ فی الحقیقت اسے میدانِ جہاد سے عشق تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ ''میں ریشمی نرم بستر سے گھوڑے کی پشت کو، دلکش راگ سے جنگ کے شور کو اور زہرہ جبینوں کے میٹھے سروں سے ہتھیاروں کی جھنکار کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔''

عدل وانصاف

شہید عمادالدین رحمہ اللہ آئین حکومت اور احکامِ شرع کی پابندی کرنے اور کرانے میں بڑا سخت گیر تھا، وہ کسی صورت میں بھی یہ برداشت نہیں کرتا تھا کہ اس کا کوئی ماتحت رعایا پر دستِ ظلم بڑھائے یا اس پر کسی معاملہ میں بیجا سختی کرے۔ وہ سرکاری افسروں اور فوجی سرداروں کے اعمال پر کڑی نظر رکھتا تھا اور ان کو ذاتی جائدادیں بنانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس نے اپنی فوجوں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ فصلوں کو قطعاً کوئی نقصان نہ پہنچائیں اور کسانوں سے معاوضہ دیئے بغیر کوئی چیز نہ لیں۔ اس کا درِ عدل ہر کس و ناکس کے لیے کھلا رہتا تھا اور عدل و انصاف کے معاملہ میں وہ مسلم اور غیر مسلم سب سے یکساں سلوک کرتا تھا۔ ایک دفعہ عمادالدین شہید رحمہ اللہ موسم سرما میں ''جزیرہ ابن عمر'' گیا۔ اس کے ساتھیوں میں امیر عزالدین دبیسی بھی تھا، وہ بڑی مقتدر شخصیت کا مالک تھا اور عمادالدین رحمہ اللہ کے نزدیک بے حد محبوب ومحترم تھا۔ امیر دبیسی نے ایک یہودی کے مکان پر جبراً قبضہ کرلیا۔ یہودی نے بہت منت سماجت کی لیکن دبیسی اس کے مکان سے نہ نکلا۔ ناچار اس نے عمادالدین رحمہ اللہ کے پاس فریاد کی، اس وقت دبیسی بھی دربار میں حاضر تھا۔

عمادالدین رحمہ اللہ نے اس کی طرف تیز نظروں سے دیکھا۔ وہ اسی وقت دربار سے اُٹھ کر یہودی کے مکان پر گیا اور وہاں سے اپنا تمام سامان نکال لیا۔ علامہ ابن اثیر کا بیان ہے کہ میرے والد اس موقع پر موجود تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ امیر عزالدین کے ملازم ایک کھلے میدان میں جہاں کیچڑ اور پانی جمع تھا، اس کا خیمہ نصب کررہے تھے۔

ایک دفعہ عمادالدین شہید رحمہ اللہ کو اطلاع ملی کہ قلعہ جزیرہ کا قلعہ دار نورالدین حسن بربطی بدکردار ہے، اس کے لشکری جب کسی مہم پر باہر جاتے ہیں تو وہ ان کی خواتین پر دست درازی کرتا ہے۔ اتابک شہید نے اپنے وقائع نگاروں سے دریافت کیا تو انہوں نے اس خبر کی تصدیق کی۔ شہید اتابک نے اسی وقت صلاح الدین باغیسیانی امیر حاجب کو جزیرہ روانہ کیا کہ نورالدین حسن بربطی کو گرفتار کرکے اس کے سامنے لائے۔ جب وہ گرفتار ہوکر آیا اور اس کا جرم ثابت ہوگیا تو عمادالدین نے حکم دیا کہ اس کا آلہ تناسل کاٹ دیا جائے اور پھر اس کی آنکھیں نکال کر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ اس عبرتناک سزا سے اس کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ کسی کو خواتین کی عصمت پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

دعوتِ فکر

اب ہم سب مل کر اپنے حال پر غور کریں کہ اپنی نظروں کے سامنے گناہ ہوتے دیکھتے ہیں، نمازیں قضا کی جارہی ہیں، روزے کھائے جارہے ہیں، شرابیں پی جارہی ہیں، رشوت کے مالوں سے گھر بھرے جارہے ہیں، طرح طرح کی بے حیائی گھروں میں جگہ پکڑ رہی ہے اور سب کچھ نظروں کے سامنے ہے، پھر کتنے مرد وعورت ہیں جو اسلام کے دعویدار ہیں اور ان چیزوں پر روک ٹوک کرتے ہیں، کھلم کھلا خدائے پاک کی نافرمانیاں ہورہی ہیں لیکن نہ دل میں ٹیس ہے نہ زبان سے کوئی کلمہ کہنے کے روادار ہیں اور ہاتھ سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

دوسروں کو نیکیوں پر ڈالنا اور برائیوں سے روکنا تو درکنار خود اپنی زندگی گناہوں سے لت پت کررکھی ہے اور گویا یوں سمجھ رکھا ہے کہ ہم گناہوں ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں، خود بھی گناہ کررہے ہیں اور اولاد کو اور دوسرے ماتحتوں کو نہ صرف گناہوں میں ملوث دیکھتے ہیں بلکہ ان کو خود گناہوں پر ڈالتے ہیں، اپنے قول وفعل سے ان کو گناہوں کے کام سکھاتے ہیں اور ان کو گناہوں میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طور طریق اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لانے والے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے عذاب کو بلانے والے ہیں، جب عذاب آتا ہے تو بلبلاتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، تسبیحیں گھماتے ہیں اور ساتھ ہی شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہورہی ہیں، مصیبت دور نہیں ہوتی۔ دعاء کیسے قبول ہو اور مصیبت کیسے رفع ہو، جبکہ نہ خود گناہ چھوڑتے ہیں نہ دوسروں کو گناہوں سے بچاتے ہیں، گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب مصیبتیں آتی ہیں تو نیک بندوں کی بھی دعائیں قبول نہیں ہوتیں، بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں اور دوسرے بھی ان کو نیک جانتے ہیں انہیں اپنی عبادات اور ذکر و درود کا تو خیال ہوتا ہے لیکن دوسروں کو حتی کہ اپنی اولاد کو بھی گناہوں سے نہیں روکتے اور امید رکھتے ہیں کہ مصیبت رفع ہوجائے، بڑے تہجد گزار ہیں لمبے لمبے نوافل پڑھتے ہیں، خانقاہ والے مرشد ہیں لیکن لڑکے خانقاہ ہی میں داڑھی مونڈ رہے ہیں، لڑکیاں بے پردہ ہوکر کالج جارہی ہیں لیکن ابا جان ہیں کہ اپنی نیکی کے گھمنڈ میں مبتلا ہیں، کبھی حرف غلط کی طرح بھی برائیوں پر روک ٹوک نہیں کرتے۔

ایک بستی کو اُلٹنے کا حکم

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں فلاں بستی کو اس کے رہنے والوں کے ساتھ اُلٹ دو، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! ان میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کے بقدر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا اس کو بھی اس عذاب میں شریک کرلیا جائے) اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوا کہ اس بستی کو اس شخص پر اور باقی تمام رہنے والوں پر اُلٹ دو کیونکہ (یہ شخص خود تو نیکیاں کرتا رہا اور نافرمانی سے بچتا رہا لیکن) اس کے چہرے پر میرے (احکام) کے بارے میں کبھی کسی وقت شکن (بھی) نہیں پڑی۔ (مشکوٰۃ شریف)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے کا وبال کس قدر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے۔

خوب دل کو حاضر کرکے دعاء کی جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو اور جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی کوئی دعاء قبول نہیں فرماتا جو غافل ہو اور ادھر ادھر کے خیالات میں مشغول ہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

تشریح: اس حدیث مبارک میں دعاء کا ایک بہت ہی ضروری ادب بتایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دعاء کرتے ہوئے اس کا پختہ یقین رکھنا چاہئے کہ میری دعاء ضرور ضرور قبول ہوگی۔ اس یقین میں ذرا سا بھی ڈھیلا پن نہ ہو اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو دل غافل ہو اور ادھر ادھر کے خیالات میں لگا ہو اور زبان سے دعاء نکل رہی ہو، اللہ جل شانہٗ اس کی دعاء قبول نہیں فرماتے۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ (۴)

ابومحمد

کوفہ کا ایک بااثر شیعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (معاذ اللہ) یہودی کہا کرتا تھا، لیکن اس کے اثر و اقتدار کی وجہ سے کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ اس کو ایسے کہنے سے روکے یا اس کی اصلاح کرے۔ لوگوں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ضرور اس شخص سے بات کریں گے۔

ایک دن حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس سے کہا: میں آپ کی لڑکی کا پیام لایا ہوں۔

وہ شخص یہ بات سن کر بہت خوش ہوا، عزت واحترام سے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کو بٹھایا اور پوچھا: آپ میری بیٹی کے لئے جس لڑکے کا پیام لائے ہیں اس کی کچھ تفصیل بتائیں۔

فرمایا: لڑکا بہت شریف، دولتمند، حافظ قرآن، سخی وفیاض، راتوں کو جاگ کر اللہ کے سامنے رونے اور گڑگڑانے والا ہے۔

اس شخص نے خوشی سے کہا: یہ تو بڑی مسرت کی بات ہے۔

فرمایا: ہاں یہ تو ہے مگر اس میں ایک بات ہے۔

پوچھا: وہ کیا؟

فرمایا: وہ یہودی ہے۔

یہ سن کر وہ اچھل پڑا اور بولا: لاحول ولاقوۃ الا باللہ...... کیا آپ مجھے یہودی سمجھتے ہیں جو یہودی کا پیام میری بیٹی کے لئے لائے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لیکن اس میں کیا برائی ہے؟

آپ کو اس میں برائی نظر نہیں آتی کہ کوئی مسلمان اپنی بیٹی کسی یہودی سے بیاہ دے۔

فرمایا: لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو اپنی بیٹی یہودی سے بیاہ دی تھی۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے آپ (ﷺ) نے اپنی دو بیٹیوں کی شادی نہیں کردی تھی۔

اتنا سننا تھا کہ کچھ دیر کے لئے وہ سکتہ میں آگیا پھر بولا: شیخ آپ درست فرماتے ہیں میں غلطی پر تھا۔ میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے خیالات سے توبہ کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ قاضی ابن ابی لیلیٰ نے ایک پاگل عورت پر حد لگائی، اس عورت کا قصور یہ تھا کہ اس نے ایک شخص کو زانی ماں باپ کی اولاد کہا تھا، چونکہ اس بات سے ماں اور باپ دونوں پر زنا کی تہمت لگتی تھی اس لئے قاضی نے اس پاگل عورت پر دوبار حد لگوائی، یہ حد اس کو مسجد میں لگائی گئی۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو پتہ چلا تو فوراً اس فیصلے کی خامیوں پر اعتراض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ قاضی ابن لیلیٰ نے اس مقدمہ میں چھ بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں۔

اول یہ کہ قاضی نے مسجد میں حد لگائی حالانکہ مسجد میں حد لگانا منع ہے۔

دوم یہ کہ اس عورت کو کھڑا کرکے حد لگائی حالانکہ عورت کو بٹھا کر حد لگائی جانی چاہئے تھی۔

تیسرے یہ کہ ماں اور باپ دونوں پر تہمت لگانے پر علیحدہ علیحدہ حد لگائی، حالانکہ اگر کوئی شخص ایک جماعت پر بہتان لگائے تو صرف ایک حد کا مستوجب ہوگا۔

چوتھے یہ کہ ایک ہی وقت میں دو حدیں لگائی گئیں حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔

پانچویں یہ کہ پاگل عورت پر حد لگائی گئی جبکہ اس پر شرعاً حد نہیں لگائی جانی چاہئے۔

اور چھٹے یہ کہ تہمت ماں باپ پر لگائی گئی تھی ان کی غیر موجودگی میں حد نہیں لگائی جانی چاہئے تھی۔ (المناقب ابن البرازی)

☆......☆......☆

> فقر جنگاہ میں بے ساز و براق آتا ہے
> ضرب کاری ہے اگر سینے میں ہے قلب سلیم!
> (اقبالؒ)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے کے قاضیوں پر بڑے بیباکانہ انداز سے تنقید کرتے تھے وہ بغیر رورعایت ان کے فیصلوں کو پرکھتے تھے۔ اگر کوئی فیصلہ شرعی اصولوں کے خلاف ہوتا تھا تو اس پر کھلم کھلا اعتراض کرتے تھے اور فیصلوں کی غلطی سے قاضیوں کو آگاہ کرتے تھے۔

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

ایک طبیب کسی مریض کے دیکھنے کو گیا، بعد نبض اور بشرہ دیکھنے کے کہا کہ شاید تو نے میوہ کھایا ہے اس نے اقرار کیا اس وقت حکیم نے کہا: اب نہ کھانا پرہیز ضروری ہے۔ دوسرے روز جب مریض کے پاس گیا تو بعد دیکھنے نبض کے کہا: تو نے آج مرغ کا سالن کھایا ہے؟ اس نے کہا: بیشک، طبیب نے اس کے کھانے کی بھی ممانعت کردی۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا اور حکیم کی حذاقت کا یقین ہوگیا، حکیم صاحب کا ایک صاحبزادہ تھا اس نے اپنے والد بزرگوار سے کہا کہ آپ نے کیونکر یہ دونوں باتیں دریافت کیں، طبیب نے کہا: اے جان پدر! یہ باتیں علم طب کے ذریعہ سے نہیں معلوم ہوئیں بلکہ عقل کے زور سے، جب میں اول روز اس کے گھر پہنچا تو اکثر میوؤں کے چھلکے پڑے ہوئے میں نے دیکھے تو مجھے یقین ہوا کہ ضرور اس مریض نے بھی کھائے ہوں گے نیز اس کے چہرہ سے تہیج کے آثار پدیدار تھے اور اس کی نبض میں تری تھی اس پر بھی باوجود صادق ہونے ان امور کے میں نے کہا تھا کہ شاید تم نے میوہ کھایا ہے اور دوسرے روز مرغ کے پروبال اس کے گھر کے دروازہ پر پڑے تھے اور اس کی نبض میں امتلا تھی، پس عقل نے گواہی دی کہ گوشت مرغ ضرور اس نے کھایا ہوگا۔ اس نظر سے میں نے اس کو بھی کہا اور بفضلہ تعالیٰ دونوں باتوں کا اقرار مریض نے بخوبی کرلیا پس لڑکے نے بھی یہ حال سن کر دل میں کہا کہ اسی روش پر ہم بھی کہا کریں گے، پس ایک بیمار کے دیکھنے کو گیا اور اس کی نبض اور بشرہ کو ملاحظہ فرما کر بولا کہ شاید تو نے گدھے کا گوشت کھایا ہے، مریض نے ہنس کے جواب دیا کہ جناب کوئی گدھے کا گوشت کھاتا ہے؟ طبیب نادان شرمندہ ہوکر گھر پر آیا یہ خبر اس کے پدر بزرگوار کو پہنچی اس نے بھی فرزند سے کہا: اے جان عزیز! تو نے کیونکر معلوم کیا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہے، اس نے جواب دیا کہ اس کے گھر میں پالان خر نظر آئی میں نے جانا کہ گدھا ذبح ہوا ہے اور پالان خالی رکھا ہے کیونکہ اگر گدھا زندہ ہوتا تو پالان پیٹھ پر ہوتا۔ طبیب نے کہا کہ اگر تمہاری طبیعت صحیح ہوتی تو جو کچھ تم نے کہا نہایت صحیح ہوتا۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا: ولاینفع مسموع اذالم یکن مطبوع یعنی جس وقت عقل مطبوع نہ ہو انسان کو تو عقل مسموع کچھ فائدہ مند نہیں ہوتی ہے۔

طب نبوی ﷺ (136)

امام ذہبیؒ

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''چنانچہ انہوں نے سو بکریوں پر مصالحت کرلی۔''

سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا مفید ترین دم ہے، اس لیے کہ اس سورت میں رب تعالیٰ کی تعظیم، اخلاص عبودیت اور اللہ سے استعانت کا ذکر ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ گردن کی جگہ پر یہ آیت پڑھی جائے ''ایاک نعبد و ایاک نستعین'' حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جھاڑ پھونک اور تعویذات کرنا شرک ہے'' ان احادیث میں تطبیق یوں دی جائے گی کہ وہ لوگ اپنے دم اور جھاڑ پھونک میں شرکیہ کلمات بھی ملا دیا کرتے تھے اس سے ان کو منع کیا گیا، لہٰذا اگر شرکیہ کلمات وغیرہ نہ ہو تو جائز ہے۔

صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''ایسے جھاڑ پھونک کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک کی کوئی بات نہ ہو۔''

بعض روایات کے الفاظ یہ ہیں ''حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع کیا ہے حالانکہ میں بچھو کے ڈسنے کا دم کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو اس کو پہنچانا چاہیے۔''

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ممانعت پہلے کی گئی ہو پھر منسوخ کردی گئی ہو یا پھر ممانعت اس لیے ہوگی کہ وہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ جھاڑ پھونک کا نفع کلام کے اثر سے ہوتا ہے (یعنی خود کلام مؤثر ہے) لیکن جب اسلام آیا اور ان کے دل ودماغ میں حق بات مرتسم ہوگئی تو ان کو اس شرط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی گئی کہ اصل نفع اور نقصان پہنچانے والا اللہ ہے۔

حدیث میں مذکور لفظ ''تمائم'' تمیمۃ کی جمع ہے، اس کا معنی ہے وہ تعویذ گنڈا جو گلہ وغیرہ میں لٹکایا جاتا ہے، وہ لوگ اس کو دافع بلیات وآفات خیال کرتے تھے جو کہ محض ایک جہالت ہے۔

یاد رکھئے کہ بعض کلمات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں کچھ خواص پائے جاتے ہیں اور وہ بحکم خداوندی نفع رساں ہوتے ہیں، علماء نے اس کی صحت پر شہادت دی ہے۔ جب عام انسان کے کلام کا یہ حال ہے تو اللہ کے کلام میں کس قدر تاثیر ہوگی؟

☆......☆......☆

الادب و الادیب

خزاں کے بعد

> زمانہ منقلب ہے، انقلاب آیا ہی کرتے ہیں
> اندھیرے رات میں، کچھ دیر کو چھایا ہی کرتے ہیں
> مہ وخورشید کو بھی لگ ہی جاتا ہے گہن اک دن
> پھر اس کے بعد پیہم نور برسایا ہی کرتے ہیں
> خزاں کے بعد دورِ فصل گل آتا ہے گلشن میں
> چمن والو! خزاں میں پھول مرجھایا ہی کرتے ہیں
> جنہیں عزم جواں ملتا ہے راہِ زندگانی میں
> مصائب، راہِ منزل ان کو دکھلایا ہی کرتے ہیں
> سکھا دیتی ہے قدرت جن کو انداز جہانبانی
> وہ ہر اُلجھی ہوئی گتھی کو سلجھایا ہی کرتے ہیں
> لگن ہو جن کے دل میں وہ پہنچ جاتے ہیں منزل تک
> حوادث راستے میں دام پھیلایا ہی کرتے ہیں
> جو چلتے ہیں انہیں کو راہ میں ٹھوکر بھی لگتی ہے
> یہ ٹھوکر کھا کے خوش قسمت سنبھل جایا ہی کرتے ہیں
> جواں ہمت سبق لیتے ہیں دنیا میں حوادث سے

محمد زکی کیفی

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ الحمدللہ القلم اخبار آج کل کے جو بھی دنیاوی اخبار ہیں اُن کی نسبت بہت اچھا اخبار ہے......

القلم اخبار کے ساتھ ساتھ ایک دینی کتاب جیسا ہے جس میں دین کی اچھی معلومات ہیں......

یہ اخبار عصر حاضر کے مسلمانوں کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے۔ جس میں رنگ ونور ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جس کا بے صبری سے انتظار رہتا ہے۔ بلامبالغہ القلم اسلام اور اہل ایمان کا حقیقی ترجمان ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مشن میں کامیاب فرمائے۔ آمین

والسلام

ابومحمد سمیع اللہ، کہروڑپکا

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ	۱	۲
دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ	06 فروری	20 فروری
دورہ تربیہ	12 فروری	26 فروری

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱) 19 تا 26 فروری

بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد ٹمیز و پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱) 05 تا 12 فروری

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhasaif@alqalamonline.com

ملزم کو بری کیا جاتا ہے

یور آنرز!

پاکستان کے لوگ نہیں جانتے تھے کہ خودکش بمبار کیا ہوتا ہے اور اس کے پھٹنے سے کتنی تباہی برپا ہوتی ہے.....

امن وامان کی صورتحال اگرچہ مثالی نہ تھی مگر اتنی بدتر بھی نہ تھی کہ ماؤں کو بچوں کو سکول بھیجتے وقت قربانی کی نیت کرنا پڑتی ہو....

کراچی میں قتل وغارت گری کا رواج تھا اور معلوم یوں اندھی ٹارگٹ کلنگ کا کسی کو تصور بھی نہ تھا۔

ملک میں مذہبی اختلافات بھی تھے اور ان کی بنا پر لڑائی جھگڑوں کا رواج بھی تھا مگر ایک حد تک۔

بلوچ ناراض تھے لیکن بلوچستان علاقہ غیر نہیں بنا تھا۔

شمال مغربی صوبہ اور اس سے ملحقہ قبائل پاکستان کا ہی حصہ سمجھے جاتے تھے اور لوگ بے خوف وخطر وہاں آتے جاتے تھے۔

کشمیر پر قومی پالیسی متفقہ تھی اس میں دو رائے نہ تھیں......

اور افغانستان اپنی تاریخ میں پہلی بار پاکستان کے لئے ایک بے ضرر ہمسایہ تھا اور وہاں سے ہماری طرف محبت کی ہوائیں آتی تھیں......

پاکستان کے لوگوں کو آٹے کے بحران کا بھی خیال بھی نہ آیا تھا اور بجلی گیس کے بارے میں ہمارے نصاب میں پڑھایا جاتا تھا کہ وہ ہمارے پاس ضرورت سے زائد دستیاب ہیں.....

ہمارے مسائل تھے مگر کسی مسئلے نے یوں لاینحل کی شکل اختیار نہ کی تھی....

پھر ایک دن وہ شخص پاکستان کا حکمران بن گیا جس پر آج مقدمے کی کارروائی چل رہی ہے.....

ابن الشلبۃ والسارق.....

وہ کوا اپنی دم پر آگ باندھ کر آیا اور ملک کو سلگا کر چل دیا.....

اس کی ایک ایک پالیسی ایسا جال ہے کہ پوری قوم آج اس میں پھنسی تڑپ رہی ہے مگر خروج کی راہیں نہیں پاتی۔

اس نے کشمیر کی پالیسی پر یوٹرن لیا، سیز فائر کی آڑ میں ہندوستان کو غیر قانونی باڑ لگانے کی کھلی اجازت دی۔ ہندوستان اجازت دی۔ آج وہ قبائل جو پاکستان کی تکمیل کی خاطر سینکڑوں میل دور جا کر دشمن سے ٹکرائے اور پاکستان کی حفاظت کی خاطر عشروں سے آگے سینہ سپر رہے، جہاں کے جنگجو عوام نے پاکستان کی تعمیر میں سب سے زیادہ حصہ شامل کیا، اب دشمن کے علاقے شمار ہوتے ہیں اور ہم ان کے لئے اور وہ ہمارے لئے نفرت کا نشان بن چکے ہیں۔

اس نے مغرب کے کہنے پر مدارس پر عرصہ حیات تنگ کیا اور امن وامان کا نشان سمجھے جانے والے مدارس مشکوک مقامات ٹھہرے اور ان میں پڑھنے والے طلبہ اور علماء مشکوک ترین مخلوق۔

یوں قوم میں وہ تقسیم اور پھوٹ ڈالی جو ہر دن کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔

اس نے ایک شخصیت کو قتل کر کے بلوچستان میں وہ آگ بھڑکائی کہ صرف ریاست بیزار جذباتی نوجوان نہیں بلکہ اکبر بگٹی جیسا ریاست کا حامی سیاستدان بھی اسلحہ اٹھانے اور فراری کیمپوں کی سکونت اختیار کرنے پر مجبور ہوا اور یوں آپ اس لڑائی کا ایندھن بنا......

اس نے ملک کے مخلص وفادار جہادی طبقے سے دشمنی باندھی۔ دین اور ملک کی خاطر لڑنے والے نوجوانوں کو ملک کا دشمن قرار دے کر عقوبت خانوں کی نذر کیا اور وہ پاکستان کے وہ دشمن بن کر نکلے جنہیں قوم آج تک بھگت رہی ہے اور جو خود پر قابو پا گئے ان کے لئے امتحان کی طویل رات آج تک جاری ہے۔

اس نے بے گناہوں پر آگ برسائی اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی حرمت پامال کی...

یہ وہ بُردہ فروش ہے، جس نے عورتوں اور بچوں کو ڈالروں کے عوض بیچا اور اپنے اس ذلیل کارنامے کا برملا اعلان کیا....

اس نے ڈاکٹر عافیہ جیسی عفت مآب بہنوں کے سودے کئے اور قوم کو ندامت کی گالی بنایا...

اس کی بے ضمیری اور بے حمیتی نے ریپ کا نشانہ بننے والی خواتین کو تمسخر کا نشانہ بنایا اور مجرموں کی پشت پناہی کی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن۔ ہر روز اخبارات کا منہ ایسی حرکتوں کے ذکر سے کالا ہوتا ہے...

اس نے قوم کے قاتلوں، لٹیروں کو اپنی قوت قرار دے کر ان کے ہاتھ مضبوط کئے اور کافی حد تک پر امن ہو چکے کراچی کو ایک بار پھر ایسی آگ دکھائی جو ابھی تک بجھنے میں نہیں آ رہی۔

اپنی پشت محفوظ کر کے کشمیری مسلمانوں پر پہلا وار..... اس کی پالیسیوں نے کشمیری مسلمانوں کو جو نصف صدی سے زائد عرصہ سے جدوجہد کر رہے تھے ہم سے مایوس کر دیا، اور ہمارا دشمن توانا ہوا۔

اس نے افغانستان کے بارے میں بزدلانہ پالیسی اپنائی اور یوں آج ہمارے پڑوس میں وہ افغانستان ہے جہاں سے خودکش بمبار آتے ہیں اور ہماری بستیاں تاراج کرتے ہیں......

اس نے امریکہ کو قبائل پر ڈرون بازی کی

اس نے قوم کو بحران دیئے..... آٹے کی قلت، اجناس کی قلت، بجلی کی قلت، گیس کی قلت اور یہ سلسلہ پھر رکنے کو نہیں آیا......

اس نے ملک میں بسنے والی اقوام کے مابین نفرتوں کے وہ بیج بوئے جن کی فصل آج پوری قوم کاٹ رہی ہے اور اس کا خراج لاشوں کے ذریعے پکار رہی ہے.....

یور آنرز!

یہ اس شخص کے جرائم کی اجمالی فہرست ہے....

ایک ایک شق کی تفصیل میں جائیں تو ہر ہر پہلو اس شخص سے نفرت سخت تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس نے پاکستان کو وہ زخم لگائے جن کے بھرنے کی بظاہر کوئی امید نظر نہیں آتی۔ یہ ہمارے سارے دشمنوں کو پیارا ہے۔ انڈیا اس کو پوجتا ہے اور امریکہ اس کے گن گاتا ہے۔ اسرائیل اس کی سلامتی کے لئے دعا گو ہے اور مغرب اس کے اقدامات پر شاداں... اور اہل ایمان ہیں کہ اس کا نام سامنے آتے ہی جل جاتے ہیں اور شکل دیکھیں تو بھڑک اٹھتے ہیں۔ میں اس کے ان جرائم کی تفصیلات بیان کرنے لگوں تو شاید عدالت کی مہلت ناکافی ہو۔ اس لئے اس اجمال کو کافی سمجھا جائے اور اس شخص کو ننگ دین، ننگ وطن، غدار قوم، دشمن ملک قرار دیا جائے...

قوم آج آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔

اس کے ہاتھوں ستائے ہوئے اہل ایمان کے کان آپ کی طرف لگے ہیں.....

اسے ملنے والی سزا آگ کو ٹھنڈا کرنے میں معاون ثابت ہو اور دلوں کی جلن شاید بجھ جائے۔ بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک ہار کر انتقام کی خاطر اسلحہ اٹھانے والوں کو شاید کچھ قرار آ جائے۔

قوم کے بزرگ کی لاش اور بیٹی کی توہین پر استوار بلوچ بغاوت کی دیوار شاید ڈھے جائے اور بلوچستان امن کا گہوارہ بن جائے۔

ریاست اور اس کے نظام سے مایوس ہو کر علیحدگی پر مائل طبقے کا کچھ اعتماد بحال ہو جائے اور وہ اپنی سوچ بدل لیں۔

دکھے ہوئے دلوں کو قرار آ جائے اور ٹوٹے ہوئے دل جڑ جائیں۔

یہ ایک نازک گھڑی ہے۔

اس میں سنایا جانے والا فیصلہ ایک تاریخی فیصلہ ہوگا جو آئندہ حالات کا رُخ متعین کر دے گا۔

ہم کدھر جا رہے ہیں اور کدھر جانا چاہ رہے ہیں؟ وہ مطمح نظر واضح ہو جائے گا۔

ہم حالات کو بدلنے کے لئے سنجیدہ ہیں یا حالات مزید بگاڑنے پر آمادہ؟ سامنے آ جائے گا۔

ہم خرابی کے اسباب مٹانا چاہتے ہیں یا انہیں بڑھاوا دینا؟ بات کھل جائے اور اسکی روشنی میں ہر شخص اپنا راستہ متعین کر لے گا۔

ہم گوش بر آواز ہیں اور ہماری سماعتیں اب وہ فیصلہ سننا چاہیں گی جو ہمیں اس ملک کے مستقبل سے روشناس کرا دے۔ اور ہاں یہ ایک نوجوان مسجد کے باہر اسلامی اخبار بیچتا پکڑا گیا ہے اس کا فیصلہ بھی سنا دیا جائے۔

بہت شکریہ!.......

آرڈر، آرڈر، آرڈر

فاضل عدالت فاضل وکیل کے ان تمام دلائل کو بنظر غائر جائزہ لینے کے بعد فیصلہ سناتی ہے کہ

''فاضل ملزم پرویز مشرف کو باعزت بری کیا جاتا ہے اور اسلامی اخبار بیچنے والے کو پانچ سال قید بامشقت کی سزا سنائی جاتی ہے۔

اس تاریخی فیصلے کے بعد بھی ملک کے حالات نہیں سنورتے تو اس میں سسٹم کا کوئی قصور نہیں، سسٹم بہت مقدس چیز ہوتی ہے......

عدالت برخاست کی جاتی ہے......''

☆......☆......☆

مولانا محمد مسعود ازہر اور پرویز مشرف

میں اس موضوع پر لکھنا نہیں چاہ رہا تھا... مگر کئی دوستوں نے موبائل کالز اور میسجز کے ذریعے بار بار مجھ سے اس موضوع پر بحث کرنے کا مطالبہ کیا... اس لئے بامر مجبوری میں اس موضوع پر قلم اٹھا رہا ہوں...

میں اس موضوع پر کیوں نہیں لکھنا چاہ رہا تھا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں پرویز مشرف جیسے رسوا کن ڈکٹیٹر کو شیخ طریقت مولانا محمد مسعود ازہر کے پاؤں کی خاک کے برابر بھی نہیں سمجھتا، لیکن چونکہ پرویز مشرف نے بھارتی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ''اگر وہ برسر اقتدار ہوتے تو مسعود ازہر کے ساتھ سختی سے نمٹتے، مولانا مسعود ازہر نان

سٹیٹ ایکٹر ہے اور اس نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا''...

پہلی بات تو یہ ہے کہ جو مولانا محمد مسعود ازہر بہاولپور میں بزرگوار محترم اللہ بخش صابر مرحوم کے گھر پیدا ہوئے، اور پھر انہوں نے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں قرآن وحدیث کے علوم حاصل کرنے کے بعد اسی جامعہ میں استاذ کی حیثیت سے طویل وقت گزارا، جس مولانا محمد مسعود ازہر کے اخلاص، حب الوطنی، دینی حمیت، غیرت اور للہیت کا ایک زمانہ گواہ ہے، جس مولانا محمد مسعود ازہر کی دعوت وتبلیغ کے منفرد اسلوب سے ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں نوجوان اور بوڑھے، شیطانی راستوں کو ترک کر کے اسلامی حمیت سے مالا مال ہوئے...

اس مولانا محمد مسعود ازہر کے بارے میں یہ کہنا کہ انہوں نے پرویز مشرف پر کبھی قاتلانہ حملہ کروایا تھا... یہ ایک انتہائی سطحی اور احمقانہ سوچ کے سوا کچھ بھی نہیں... پرویز مشرف جب اقتدار میں تھے تب بھی ''پینے پلانے'' کا شغل فرمایا کرتے تھے''... اس انٹرویو کے بعد عوامی رائے یہی ہے کہ موصوف چونکہ ''ہوش'' میں نہیں تھے اس لئے وہ اس قسم کے لایعنی الزام لگا گئے...

بعض قارئین اس بات پر شاکی تھے کہ رسوا کن ڈکٹیٹر نے شیخ طریقت مولانا محمد مسعود ازہر کے حوالے سے جو لب ولہجہ اختیار کیا وہ جاہلانہ اور بدتمیزی والا تھا، یہ شکوہ سن کر میری ہنسی چھوٹ گئی اور میں نے شکوہ کرنے والے دوست سے کہا کہ موصوف سے تمہیں اور امید بھی کیا تھی؟

بندے کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ قے کے ذریعے وہی کچھ باہر اگلتا ہے، ورنہ کون نہیں جانتا کہ چاند پر تھوکنے والوں کے اپنے چہرے ہی گندے ہوا کرتے ہیں، یاد ش بخیر، پرویز مشرف جب اقتدار میں تھے تو انہوں نے جہاد، اور جہادیوں کا راستہ روکنے کیلئے پوری حکومتی مشینری کو وقف کر ڈالا، میری معلومات کے مطابق ان کے سیاہ دور حکومت میں مولانا محمد مسعود ازہر کو بار بار نظر بند کیا گیا، ان کی جماعت جیش محمد ﷺ کو کالعدم قرار دیکر امریکہ اور یہود ونصاریٰ کے دباؤ پر دین داروں پر بے شمار پابندیاں عائد کر دی گئیں، مظلوم پاکستانی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو چند ہزار ڈالروں کے بدلے امریکیوں کو بیچ ڈالا گیا، پرویز مشرف نے پانچ سو سے زائد مسلمان ڈالروں کے بدلے امریکہ کے ہاتھ فروخت کئے، روشن خیالی کے یہودی منصوبے کو پروان چڑھانے کیلئے وہ کون سا ظلم ہے کہ جو پاکستانی مذہبی طبقے پر نہ ڈھایا گیا ہو، وہ کون سا ستم ہے کہ جس کا نشانہ مسلمانوں کو نہ بنایا گیا ہو، پرویز مشرف کے منحوس اقتدار کو ختم ہوئے بھی تقریبا 9 سال بیتنے والے ہیں.. مگر یہ پرویز پالیسیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جس کی سزا آج بھی پوری قوم دہشتگردی کی صورت میں بھگت رہی ہے....

حقیقت یہ ہے کہ گرفتاریوں، اور نظر بندیوں کے باوجود مولانا محمد مسعود ازہر کو دینی و جہادی خدمات سے روکا جا سکا اور نہ ہی مقبوضہ کشمیر کے مظلوم عوام کی حمایت سے باز رکھا جا سکا، ملکی سلیت کے دفاع کے حوالے سے جو روشن کردار مولانا محمد مسعود ازہر نے ادا کیا... کوئی دوسرا اس کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا، جو نریندر مودی آج مولانا محمد مسعود ازہر کو گرفتار کرنے کیلئے سیاپا ڈال رہا ہے، کوئی اس عالمی دہشتگرد سے پوچھے کہ کچھ عرصہ قبل جب مولانا محمد مسعود ازہر تمہاری جیلوں میں 6 سال تک قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے، ہر قسم کا ظلم وتشدد کر کے بھی ان سے پاکستان کی محبت چھین سکے اور نہ ہی انہیں اسلامی جہاد سے پیچھے ہٹا سکے، تم اگر مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق آزادی دے دو، اور ہندوستان کے مسلمانوں پر ظلم وستم بند کر دو تو پھر تمہیں مولانا ازہر کی گرفتاری کا مطالبہ ہی نہیں کرنا پڑے گا...

سوال یہ ہے کہ نریندر مودی تو ہندوستان کے ہزاروں مسلمانوں کا قاتل اور 1971ء میں پاکستان کے ایک حصے کو کاٹ کر بنگلہ دیش بنانے والا دہشت گرد ہے، وہ اگر مولانا محمد مسعود ازہر کے خلاف بات کرتا ہے تو بات قابل فہم ہے، مگر پرویز مشرف جتنا بڑا بھی سیکولر کیوں نہ ہو، مگر ہے تو پاکستانی، پھر اسے کیا سوجھی کہ عین اس وقت کہ جب پورا انڈیا مولانا ازہر پر چڑھ دوڑا، پرویز مشرف سمیت دیگر سیکولر لادینیت کے ''مینڈک'' مودی کی ہاں میں ہاں ملا کر مولانا ازہر کے خلاف ٹرٹرانے لگے.. لگتا ہے کہ جہاد دشمنی اور اسلام دشمنی کے ایک نکتے نے دونوں اطراف کے سیکولرز کو اکٹھا کر دیا...

فرمایا کہ میں اگر برسر اقتدار ہوتا تو مولانا ازہر کے ساتھ سختی سے نمٹتا، جب آپ اقتدار میں تھے تو تب بھی تو بے انتہا سختیاں کی تھیں... پھر آپ کی ان سختیوں نے ''جہاد'' کا کیا بگاڑ لیا؟ اور اب آپ اقتدار میں ہوتے ہی کیوں؟ کیا آپ نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ''خالہ جی کا ویڑہ'' سمجھ رکھا ہے کہ جو آپ 20 سال تک اقتدار میں رہتے.....

اور اقتدار میں تو پھر چوہا بھی آ جائے تو ''شیر'' بن جاتا ہے، اب آپ کو کیا ہوا؟ کس کا خوف اور ڈر ہے کہ جو جناب عوام میں آنے کا نام نہیں لیتے، ارے بندۂ خدا! اب عوام میں آؤ اور عوام کا سامنا کرو! ہے بھلا اتنی ہمت؟ 15 سال قبل جب مولانا محمد مسعود ازہر انڈیا کی جیل سے رہا ہونے کے بعد افغانستان کے راستے کراچی پہنچے تو بغیر کسی پیشگی تیاری کے صرف اطلاع سن کر کراچی کے لاکھوں عوام جس والہانہ انداز میں ان کے استقبال کیلئے پہنچے تھے وہ مناظر آج بھی دنیا کو یاد ہیں، اقتدار کے کوچے سے رسوا ہو کر نکلنے کے بعد موصوف کبھی لندن، کبھی دبئی میں گلچھرے اڑاتے رہے... اور پھر ایک دن اقتدار کی دوبارہ تلاش میں پاکستان آن پہنچے... موصوف کی دوبارہ آمد پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود... کراچی ایئرپورٹ پر جو لاکھوں عوام پہنچے ان کی تعداد صرف چند سو تک محدود تھی، اور عدالتوں میں وکلاء برادری کے مجاہدوں نے جس طرح سے جوتا باری کر کے موصوف کا رسوا کن استقبال کیا وہ سارے واقعات تاریخ اپنے صفحات میں محفوظ کر چکی ہے، جس طرح سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ، سلطان صلاح الدین ایوبیؒ پر تاریخ آج بھی فخر کرتی ہے، بالکل اسی طرح مولانا محمد مسعود ازہر جیسے لوگ تاریخ کے ماتھے کا ہمیشہ کیلئے جھومر بن جاتے ہیں... جس طرح راجہ داہر، میر جعفر اور میر صادق جیسے کردار تاریخ کوڑے دان کی نذر کرتی چلی آ رہی ہے، بالکل اسی طرح پرویز مشرف جیسے لوگ کوڑے دان کا حصہ بن جایا کرتے ہیں...

☆......☆......☆

مکتوب خادم (21-01-2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر رحم فرمائے''.. چارسدہ یونیورسٹی'' کے سانحہ پر دکھ ہوا.. مرحومین کے اہل خانہ سے قلبی تعزیت ہے''.. اُبامہ'' نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان ''عدم استحکام'' کا شکار رہے گا.. یہ پیشین گوئی نہیں پلان ہے.. حکومت پر دباؤ ڈالا جاتا رہے گا کہ.. مساجد، مدارس اور شرعی جہاد پر پابندیاں اور سختیاں برسائی جائیں.. اس کے نتیجے میں لوگ فساد اور تخریب کاری کی نرسریوں میں بھرتی ہوں گے.. یوں ''عدم استحکام'' جاری رہے گا.. ایک طرف بھارت جیسا دشمن ہے.. دوسری طرف ضمیر فروش لالچی میڈیا ہے اور تیسری طرف حکمت وتدبر سے عاری حکمران.. ہمارا ملک ایک ساتھ ان تمام آفتوں میں گھر چکا ہے.. جب تک بھارت کو اس کی اوقات پر نہیں لایا جائے گا.. جب تک میڈیا کی ملک دشمنی اور اسلام دشمنی کو لگام نہیں دی جائے گی.. جب تک ملک کے دیندار طبقے کو اس کا باعزت مقام نہیں دیا جائے گا.. یہ ملک مودی پرویز مشرف کی جلائی ہوئی حرام آگ میں اسی طرح تڑپتا رہے گا.. بھائیو! اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا وقت ہے.. جمعہ کی رات جو آج مغرب سے شروع ہوگی اس میں دعائیں، آہیں اور آنسو قبول ہوتے ہیں.. سچا استغفار ندامت کے گرم آنسو اور والہانہ درود وسلام کی رحمت.. مقابلہ حسن شاندار رہے..

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

اعتدال پسند اسلام اور امریکہ

قسط 1

نقش جمال | مدثر جمال تونسوی

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کامل، مکمل، جامع اور معتدل ترین دین ومذہب ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ تو کسی پہلو سے ناقص ہیں اور نہ ہی کسی اعتبار سے کمزور۔ اسلامی تعلیمات میں نہ تو افراط ہے کہ لوگوں کے لیے ان پر عمل کرنا ممکن نہ ہو اور نہ ہی تفریط ہے کہ لوگوں کو مکمل رہنما میسر نہ آ سکتی ہو، اسی لیے اسے معتدل دین ومذہب قرار دیا گیا ہے اور یہ اسلام جہاد وقتال فی سبیل اللہ کی شمولیت کے ساتھ ہی معتدل ہے، ایسا نہیں ہے کہ اگر اسلام میں جہاد وقتال کو موجود رکھا جائے تو اس سے اس کے اعتدال میں کوئی فرق آ جائے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اسلام میں سے جہاد وقتال فی سبیل اللہ کو نکال دیا جائے تو وہ اعتدال پسند دین رہ ہی نہیں سکتا، مگر عصر حاضر میں عالمی کفریہ طاقتیں اگر خوف زدہ ہیں تو اسی جہاد وقتال سے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ اگر ان کی جابرانہ وقاہرانہ قوت وطاقت کو کسی چیز سے حقیقی خطرہ ہے تو وہ جہاد وقتال فی سبیل ہے اور اسی کے ساتھ انہیں اسلام سے بھی خطرہ ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جہاد اسلام کا ہی ایک اہم ترین حکم ہے اور مسلمان جب بھی اس کی قوت واستطاعت پاتے ہیں تو اس حکم پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔

اس لیے امریکہ کی سرپرستی میں دو کوششیں ہو رہی ہیں: (۱) جہاد وقتال فی سبیل اللہ کا راستہ روکنا (۲) ایسے اسلام کو ترویج دینا جس میں جہاد وقتال فی سبیل اللہ کا درس نہ ہو..... چنانچہ ان کاوشوں سے وجود میں آنے والی چیز کو امریکہ کی سرپرستی میں ''اعتدال پسند اسلام'' اور اس کو قبول کرنے والوں کو ''اعتدال پسند مسلمان'' کا نام دیا جا رہا ہے۔

یہ باتیں محض بناوٹ نہیں ہیں بلکہ خود امریکہ میں اس بارے جو کام ہو رہا ہے اور وہیں کے اداروں نے اپنے کام کے بارے میں جو تحقیقی رپورٹس شائع کی ہیں یہ سب باتیں اور بھی بہت سی باتیں ان میں موجود ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ قبل دار العلوم دیوبند کے ماہانہ رسالہ میں ''ذاکر اعظمی'' کے قلم سے ایسی ہی ایک رپورٹ پر مفصل مضمون شائع ہوا ہے جس میں ان حقائق کی پردہ کشائی کی گئی ہے۔ ذیل میں اسی رپورٹ کو قدرے توضیح اور حسب حال تغیر کے ساتھ آپ بھی ملاحظہ کیجئے جس سے آپ کو بہت سے الجھی ہوئی گتھیاں سلجھتی ہوئی نظر آئیں گی۔ مضمون میں بتایا گیا ہے کہ:

حال ہی میں معروف امریکی تحقیقی ادارہ (RAND Corporation) جس کی سرپرستی حکومت امریکہ سالانہ 150 ملین ڈالر کے خطیر بجٹ سے کرتی ہے اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے ایک تازہ ترین رپورٹ پیش کی ہے۔ مذکورہ رپورٹ کی تیاری میں تین سال کا عرصہ لگا جو ۲۱۷ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا عنوان ہے ''اعتدال پسند مسلم معاشرہ کا قیام'' (Building Moderate Muslim Networks) اس رپورٹ میں اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جس جارحانہ انداز میں زہر افشانی کی گئی ہے وہ امریکہ اور اہل مغرب کے مذہبی تعصب اور انتہا پسندی کا آئینہ دار ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم اس مبنی بر تعصب رپورٹ کے بارے میں تجزیہ پیش کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔

اس تحقیقی رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ عصر حاضر میں ''مغرب نواز'' (جسے امریکہ نے اعتدال پسند مسلم قیادت (کا نام دیا ہے، اس) کو کس طرح ابھارا جائے، مسلمانوں کو ان کے اصلی سرچشمے یعنی قرآن وسنت سے کس طرح برگشتہ کیا جائے، سیکولرزم اور مغربی افکار کو مسلم معاشروں میں کس طرح پروان چڑھایا جائے، وہ کون سے وسائل ہیں جو مسلم نوجوانوں کے دلوں میں ان کے مذہب کے تعلق سے شکوک وشبہات پیدا کر سکتے ہیں، اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس بات پر کس طرح قائل کیا جائے کہ ان کی پستی اور زبوں حالی سے نجات صرف اور صرف امریکی (سرپرستی میں رائج ہونے والے نام نہاد) اعتدال پسند اسلام کو اپنانے میں مضمر ہے۔

یہ رپورٹ مسلم معاشروں میں ایک فکری ونظریاتی اسلامی انقلاب کی بات کرتی ہے جو امریکہ اور مغرب نواز ہو۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل امریکہ صوفیت اور تقلیدی اسلام کو اہل مغرب کے لئے خطرہ نہیں تصور کرتا تھا، لیکن مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں بلا کسی تفریق کے ساری دنیا کے مسلمانوں کو امریکہ اور اہل مغرب کے لئے بطور چیلنج پیش کیا گیا ہے جن کے خطرات سے نمٹنے کے لئے مسلم دنیا میں امریکہ کی جانب سے پیش کردہ اعتدال پسند اسلام یا امریکی اسلام کا انقلاب برپا کرنا از حد ضروری ہے۔ اس مختصری تمہید کے بعد ہم اس رپورٹ میں زیر بحث آئے اہم نقاط پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

اسلام کی تشکیل نو:

اس رپورٹ کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کا مرکزی محور امریکہ کی عالمی سیاست ہے جس کا اصل ہدف شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دینا، (واضح رہے کہ شیعہ، سنی اختلاف بہت قدیم ہے اور اس میں بے شک حق سنیوں کے ساتھ ہے لیکن اگر امریکہ اس اختلاف کو ہوا دے گا تو یہ بات یقیناً ڈبل خطرہ ہوگی کیوں کہ اس سے اہل باطل شیعوں کو بھی فائدہ ملے گا اور امریکہ کو بھی اور ظاہر ہے کہ اسے کسی صورت درست نہیں سمجھا جا سکتا)۔ سعودی عرب اور دیگر مسلم ملکوں کے تئیں معاندانہ رویہ کو اختیار کرنا، اور نہ صرف اسلام پسندوں بلکہ پورے اسلامی معاشرہ کو امریکہ کا ہمنوا بنانا ہے تاکہ ساری دنیا کے مسلمان امریکہ سے کندھا سے کندھا ملا کر چل سکیں اور بقول امریکہ عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ رپورٹ اس بات پر زور دیتی ہے کہ کمیونزم کے سابقہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعتدال پسند یا انتہا پسند مسلمان کے بجائے اسلام کے پورے ڈھانچہ کی اور ہالنگ (Overhauling) کی جائے اور سارے مسلمانوں کو ایک ہی زمرہ میں شمار کیا جائے اور انہیں اہل مغرب کے لئے ایک کھلا چیلنج تصور کیا جائے۔

موجودہ رپورٹ اعتدال پسند مسلم نیٹ ورک کے قیام کی پرزور اپیل کرتی ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اصل مقصد اب نفس اسلام کو ہی تبدیل کرنا ہے کیونکہ سابقہ تجربات کی روشنی میں مسلمان خواہ اعتدال پسند ہو یا شدت پسند وہ بحیثیت مجموعی اس شریعت محمدی پر ایمان رکھتا ہے جس پر ان کی دنیا وآخرت کی کامیابی کا سارا دارومدار ہے۔ لہٰذا اسلام کے ڈھانچہ کو تبدیل کئے بغیر مسلمانوں کی مذہبی سوچ میں تبدیلی پیدا کرنا سعی لاحاصل ہے۔

اعتدال پسندی کا امریکی معیار کیاہے؟

مذکورہ رپورٹ کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ رپورٹ ہذا اسلام پسندوں، شدت پسندوں اور (Radical) مسلمانوں کے درمیان دانستہ طور پر شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ لبرل اور (امریکہ کی نظر میں) اعتدال پسند مسلمانوں (Liberal and Moderate Muslims) کو ہر طرح کی مالی اور فکری امداد فراہم کی جائے، بحیثیت مجموعی اس رپورٹ کی روشنی میں امریکی اعتدال پسندی کی تعریف صرف ان مسلمانوں پر صادق آتی ہے جو امریکہ کی جانب سے وضع کردہ اعتدال پسندی کی مندرجہ ذیل شرائط پر پورے اترتے ہوں:

۱) اسلامی شریعت کے نفاذ کو غیر ضروری سمجھنا۔

۲) اس بات پر ایمان رکھنا کہ عورت شوہر کے بجائے (Boy Friend) کو اختیار کرنے میں کلی طور پر آزاد ہے۔

۳) اقلیتی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کے مسلم اکثریت والے ملک کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کو جائز تصور کرنا۔

۴) لبرل مسلمانوں کی حتی المقدور مدد کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۵) صرف دو طرح کے اسلامی رجحان کی تائید کرنا، ایک تقلیدی اسلام یعنی وہ مسلمان جو نماز کے علاوہ دین کے دوسرے امور سے بے بہرہ ہو، دوسرے وہ (نام نہاد) صوفی مسلمان جو قبر پرستی وغیرہ جیسی بدعات کو صحیح تصور کرتے ہیں، ان دونوں اسلامی رجحان کے علاوہ سارے اسلامی اَفکار کو وہابیت کے زمرے میں شمار کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ اسلام کا یہ تصور شرق اوسط میں امریکہ کے سابق سفیر ڈینس روس کی اس سفارش کی روشنی میں وضع کیا گیا ہے جس میں سیکولر یا لبرل اسلام کے فروغ پر زور دیا گیا ہے، جس کا مقصد ایسی سیکولر تنظیموں کا قیام ہے جو ہو بہو وہی دینی اور سماجی خدمات انجام دیں جو عام طور سے اسلامی تنظیمیں انجام دیتی ہیں خواہ وہ طبی کیمپ کی صورت میں ہو یا یتیموں کی کفالت کا مسئلہ وغیرہ۔

مذکورہ رپورٹ کا سب سے مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ اعتدال پسند مسلمان کے معیار کو جاننے کے لئے (۱۰) سوال وضع کئے گئے ہیں، جو مسلمان اس مندرجہ ذیل معیار پر پورا اترے گا وہی اعتدال پسند کہلائے گا۔

۱) وہی جمہوریت قابل قبول ہوگی جو مغرب کے معیار پر پورا اترے گی۔

۲) جمہوریت اسلامی اصول ومبادی سے متصادم ہے۔

۳) اسلامی شریعت کا نفاذ اعتدال پسند اور انتہا پسند مسلمان کے درمیان خط فاصل ہے۔

۴) اعتدال پسند مسلمان وہ ہے جو عورتوں کے حقوق کو عصر حاضر کے تناظر میں دیکھے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں۔

۵) کیا آپ شدت پسندی کی تائید کرتے ہیں؟

۶) کیا آپ جمہوریت کو اس کے وسیع تر یعنی مغرب کے وضع کردہ انسانی حقوق کے تناظر میں دیکھتے ہیں (جو اباحیت اور ہم جنسی جیسے بدترین اعمال کو جائز تصور کرتا ہے)؟

۷) کیا آپ اس جمہوریت کے تعلق سے کچھ تحفظات رکھتے ہیں جو فرد کو تبدیلی مذہب کی مکمل آزادی دیتی ہے؟

۸) کیا آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ انسان اپنا مذہب تبدیل کرنے میں پوری طرح سے آزاد ہے؟

۹) کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حکومت کی ذمہ داری صرف شریعت کے فوجداری (Criminal) پہلو کا نفاذ ہے؟ یا صرف شریعت کے سول کوڈ کو ہی نافذ کیا جانا چاہیے؟ کیا آپ اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی شریعت کے ماسوا دنیا کو دوسرے قوانین یعنی کیمونزم یا اشتراکیت وغیرہ کو اسلامی معاشرہ میں نافذ کیا جا سکتا ہے؟

۱۰) کیا آپ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ اقلیت سے تعلق رکھنے والا شخص مسلم معاشرہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو سکتا ہے؟ کیا ایک غیر مسلم پوری آزادی کے ساتھ ایک اکثریتی مسلم ملک میں اپنی عبادت گاہ تعمیر کر سکتا ہے؟

انہیں سوالوں کے جوابات کی روشنی میں یہ متعین ہوگا کہ ایک مسلمان امریکی معیار کے مطابق اعتدال پسند ہے یا شدت پسند؟

(جاری ہے)